تفہیم السنۃ ۶

کتاب الدعاء

دعا کے مسائل

اُدْعُونِيْ أَسْتَجِبْ لَكُمْ

محمد اقبال کیلانی

فہرست

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلَاۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ ، أَمَّا بَعْدُ

رسول اکرم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے "دعا عبادت ہے" (ترمذی) ایک دوسری حدیث میں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ "دعا عبادت کی روح ہے" (ترمذی) تخلیق آدم کے بعد سب سے پہلی عبادت جو حضرت آدم علیہ السلام کو سکھلائی گئی وہ "دعا" ہی تھی حضرت آدم علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے حکم پر پورا نہ اتر سکے تو اللہ تعالیٰ نے ان پر نظر کرم فرمانے کے لئے یہ دعا سکھائی "رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْلَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَکُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ" "اے ہمارے پروردگار ! ہم نے اپنے آپ پر ظلم کیا ہے اگر تو نے ہماری مغفرت نہ کی ہم پر رحم نہ فرمایا تو ہم خسارہ پانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔" (سورہ اعراف آیت نمبر ۲۳) تمام عبادتوں میں سے دعا ہی ایک ایسی عبادت ہے جس کے لئے کوئی جگہ دن یا وقت مقرر نہیں بلکہ ہر لمحہ ہر گھڑی مانگنے کی اجازت ہے۔ سیرت النبی ﷺ پر ایک نظر ڈالیں تو یوں لگتا ہے کہ آپ ﷺ کی حیات طیبہ کا کوئی لمحہ اور کوئی گھڑی ایسی نہیں جو دعا سے خالی گزری ہو۔ آپ کے معمول مبارک میں شامل دعائیں ملاحظہ ہوں۔ سونے اور جاگنے کی دعا' اچھا یا برا خواب دیکھنے کی دعا' بیت الخلاء میں داخل ہونے اور نکلنے کی دعا' گھر سے نکلنے اور داخل ہونے کی دعا مسجد میں داخل ہونے اور نکلنے کی دعا' آئینہ دیکھنے کی دعا' کھانا کھانے اور پانی پینے کی دعا میزبان کے حق میں دعا' کفارہ مجلس کی دعا' توبہ کی دعا' پناہ مانگنے کی دعا' اللہ سے بخشش طلب کرنے کی دعا' پسندیدہ اور ناپسندیدہ چیز کو دیکھنے کی دعا' غصہ کے وقت کی دعا' نظر بد سے بچنے کی دعا' مریض کی عیادت کرنے کی دعا' زیارت قبور کی دعا' بازار میں داخل ہونے کی دعا' ادائیگی قرض کی دعا' غم اور پریشانی کے وقت کی دعا' ابتلاء اور آزمائشوں کے وقت کی دعا' سفر پر روانگی اور واپسی کی دعا' ان متفرق دعاؤں کے علاوہ صبح شام کے وقت کے ادعیہ واذکار ان سے الگ تھے۔ مخصوص حالات یا واقعات پیش آنے پر دعاؤں کی فہرست اس سے

الگ ہے مثلاً نیا چاند دیکھنے کی دعا' نیا لباس پہننے کی دعا' نیا پھل کھانے دعا' شادی اور مقاربت کی دعا' آندھی اور طوفان کے وقت کی دعا' گرج اور چمک کے وقت کی دعا' طلب باراں کی دعا' کثرت باراں سے محفوظ رہنے کی دعا' خسوف اور کسوف (نماز) کی دعا' تعزیت کی دعا' دشمن سے مقابلہ کی دعا' کتب احادیث میں مسنون دعاؤں کی تعداد مذکورہ بالا دعاؤں کے مقابلے میں کہیں زیادہ ہے۔ ایک محتاط اندازے کی مطابق صحیح احادیث سے ثابت شدہ دعاؤں کی تعداد سات سو کے لگ بھگ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اہل ایمان کو مختلف واقعات کے حوالے سے ستر سے زائد دعائیں سکھلائی ہیں۔ اس سے دعا کی اہمیت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

ایک نظر اسلام کی بنیادی عبادات --- نماز' روزہ' زکوٰۃ اور حج پر ڈالی جائے تو صادق المصدوق رحمت عالم ﷺ کے ارشاد مبارک "دعا عبادات کا مغز ہے" (ترمذی) کی اصل حقیقت بہت نمایا ہو کر سامنے آتی ہے۔ "صلوۃ" جس کے لغوی معنی "دعا" ہے واقعتاً اول سے آخر تک دعا ہی دعا ہے۔ آغاز وضو میں دعا' وضو کے بعد کی دعائیں' دوران اذان اور اذان کے بعد دعا' اذان اور اقامت کے درمیان دعاؤں کی ترغیب' دوران نماز دعائیں اور نماز کے بعد کی دعائیں۔ گویا دعا ہی ساری نماز کی روح اور جان ہے۔ اسی طرح اسلام کی دوسری اہم عبادت روزہ کو لیجئے۔ اس بابرکت مہینے میں رجوع الی اللہ توبہ استغفار اور ادعیہ واذکار کے ذریعہ جو شخص اپنے گناہ نہ بخشوا سکے اس کے لئے رسول اللہ نے بددعا فرمائی۔ (بحوالہ حاکم) اس مہینے کے آخری عشرے میں لیلتہ القدر جیسی عظیم خیر و برکت کی رات رکھ دی گئی ہے۔ جس کی عبادت ہزار مہینے (۸۳) سال کی عبادت سے افضل قرار دی گئی ہے۔ اس رات کی ساری بھلائیاں اور خیر سمیٹنے کے لئے رسول اکرم ﷺ نے امت کو ایک مختصر اور جامع دعا ہی کی تعلیم دی ہے۔ گویا یہ سارے کا سارا مہینہ اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے توبہ واستغفار اور ادعیہ واذکار کے لئے مخصوص کر دیا گیا ہے۔ حج کو اسلام میں بہت اہمیت حاصل ہے۔ جو حضرات حج کی سعادت سے بہرہ مند ہو چکے ہیں انہیں خوب اندازہ ہے کہ حج پر روانگی سے لے کر گھر واپسی تک' خواہ یہ عرصہ چند مہینوں کا ہو یا چند دنوں کا' حاجی مسلسل ادعیہ واذکار میں مصروف رہتا ہے۔ گھر سے نکلتے وقت دعا' آغاز سفر اور دوران سفر دعائیں۔ حرام باندھنے کے بعد مسلسل تلبیہ' مکہ معظمہ میں داخلے کی دعا' بیت اللہ شریف دیکھنے کی دعا' دوران طواف دعائیں' مقام ابراہیم اور ملتزم پر دعائیں'

۱۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اکرم ﷺ سے دریافت کیا کہ اگر میں لیلۃ القدر پا لوں تو کیا کہوں؟ آپ نے ارشاد فرمایا "کہو' اَللّٰهُمَّ إِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ یا اللہ تو معاف کرنے والا ہے معاف کو پسند کرتا ہے لہذا مجھے معاف فرما۔" (ترمذی)

زمزم پینے سے قبل دعائیں' سعی شروع کرتے وقت اور دوران سعی دعائیں' سعی کے اختتام پر مروہ پر خصوصی دعائیں' منیٰ میں پانچ کر تکبیر' تہلیل تلبیہ' اور دعائیں' میدان عرفات میں ادائیگی نماز کے بعد سے لے کر غروب آفتاب تک کھڑے ہو کر مسلسل توبہ استغفار اور ادعیہ واذکار' عرفات سے واپسی پر مزدلفہ میں نماز فجر سے لے کر اجالا ہونے تک کھڑے ہو کر ادعیہ واذکار' رمی جمار کے بعد کی دعائیں' قربانی کے وقت دعا' منیٰ میں مسلسل تین دن تک قیام کے دوران ادعیہ واذکار' مناسک حج ادا کرنے کے بعد گھر واپس پہنچنے تک حاجی کو دعائیں مانگنے کی تعلیم دی گئی ہے۔ حقیقت یہ کہ رسول اکرم ﷺ کے ارشاد مبارک کے عین مطابق دعا ہی تمام عبادتوں کی روح اور مغز ہے۔

یہاں قبولیت دعا کے بارے میں یہ وضاحت کرنا ضروری ہے کہ جو لوگ دعا کو محض اللہ تعالیٰ سے اپنی ضرورتیں اور حاجتیں پوری کروانے کا ذریعہ سمجھتے ہیں وہ جب یہ دیکھتے ہیں کہ ہماری مطلوبہ ضرورتیں اور حاجتیں پوری نہیں ہو رہیں تو نیم دلی سے دعائیں مانگنے لگتے ہیں یا مایوس ہو کر دعا مانگنا ترک کر دیتے ہیں۔ اور بعض لوگ اس سے بھی آگے بڑھ کر اللہ کا گلہ اور شکوہ کرنے لگتے ہیں۔ یہ صورت حال دراصل دعا کے صحیح اسلامی تصور سے لاعلمی کے باعث پیدا ہوتی ہے۔ قبولیت دعا کے بارے میں رسول اکرم ﷺ نے تین مختلف صورتیں بتلائی ہیں۔

۱ یا تو انسان کی مطلوبہ حاجت پوری کر دی جاتی ہے۔

۲ یا دعا کے برابر کوئی آنے والی مصیبت ٹال دی جاتی ہے۔

۳ یا اس کا اجر و ثواب آخرت میں ذخیرہ کر دیا جاتا ہے۔(مسند احمد)

دعا قبول ہونے کی صورت میں بھی دو امکان موجود ہیں اولاً دعا فوراً اسی وقت قبول ہو جائے۔ جیسا کہ حدیث شریف میں رسول اکرم ﷺ نے بنی اسرائیل کے تین افراد کا واقعہ بیان فرمایا۔ جو دوران سفر طوفان بادوباراں سے پناہ لینے کے لئے ایک غار میں بند ہو گئے۔ انہوں نے اللہ سے دعا مانگی جو اسی وقت قبول ہو گئی۔ ثانیاً اللہ کی مصلحت اور حکمت کے مطابق دعا تھوڑے یا زیادہ عرصے کے بعد قبول ہو جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائی۔ رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولاً مِّنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ۔(۱۲۹:۲) "اے ہمارے پروردگار! ان لوگوں میں خود انہی کی قوم سے ایک ایسا رسول بھیج جو انہیں تیری آیات سنائے' انہیں کتاب اور حکمت سکھائے اور ان کی زندگیاں سنوارے۔" (سورہ بقرہ' آیت نمبر۱۲۹) حضرت

ابراہیم علیہ السلام کی یہ دعا ہزاروں سال بعد قبول ہوئی۔ خود رسول اکرم ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ میں اپنے باپ ابراہیم علیہ السلام کی دعا کا نتیجہ ہوں جس کا مطلب یہ ہے کہ دعا قبول کرنے میں بھی اللہ تعالیٰ کی مصلحت اور حکمت کار فرما ہے چاہے تو فوراً قبول کرلے چاہے تو کم یا زیادہ عرصہ کے بعد قبول فرمائے۔

مذکورہ بالا ساری صورتوں کو سامنے رکھتے ہوئے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ جو شخص دعا محض حاجت طلبی کا ذریعہ سمجھ کر مانگتا ہے اس کا معاملہ اس شخص کا سا ہے جو جہاد فی سبیل اللہ میں محض مال غنیمت حاصل کرنے کے لئے حصہ لے رہا ہو اگر مال غنیمت مل گیا تو مطمئن اور خوش' نہ ملا تو مایوس ناکام ونامراد جبکہ دعا کو عبادت سمجھ کر مانگنے والے شخص کا معاملہ جہاد فی سبیل اللہ میں حصہ لینے والے اس مومن کا سا ہے جو یہ سمجھتا ہے کہ اگر فتح حاصل ہونے پر مال غنیمت مل گیا تو وہ اللہ کا انعام ہوگا۔ اگر نہ ملا تب بھی جہاد میں شرکت کا اجروثواب بہرحال یقینی ہے۔

پس دعا کو عبادت سمجھ کر مانگنے والا کسی حال میں بھی مایوس اور ناکام نہیں ہوتا۔ اگر اس کی مطلوبہ حاجت فوراً پوری ہوجائے تو یہ سراسر اللہ کا انعام اور فضل ہے اگر مطلوبہ حاجت پوری نہ ہو تب بھی اس کی محنت ایک بڑے اور یقینی فائدے سے محروم نہیں رہتی اور وہ ہے بطور عبادت آخرت میں اس کا اجروثواب جس کا احساس انسان کو دنیا کی بجائے آخرت میں کہیں زیادہ ہوگا۔ یہ بات ذہن نشین رہنی چاہئے کہ دعا چونکہ عبادت ہے اور ہر قسم کی عبادت اللہ ہی کے لائق ہے لہٰذا دعا صرف اللہ تعالیٰ ہی سے کرنی چاہئے دعا کرتے وقت کسی فوت شدہ نبی' ولی' یا بزرگ کو وسیلہ بنانا یا ان سے دعا کی درخواست کرنا ان سے مشکل کشائی' حاجت روائی یا کسی قسم کی مدد طلب کرنا شرک فی العبادت ہے۔ جس سے ہر مسلمان کو بچنا چاہئے۔ البتہ کسی زندہ نیک آدمی سے دعا کی درخواست کرنا جائز ہے۔

دعا بہترین ہدیہ ہے

رسول اکرم ﷺ اپنے جانثار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی دینی خدمات پر خوش ہوتے تو انہیں اسی متاع گراں بہا۔۔۔دعا۔۔۔ کا ہدیہ عنایت فرماتے۔ جنگ تبوک کے موقع پر دوران سفر سامان خورد و نوش ختم ہوگیا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے سامان خورد و نوش سے لدے ہوئے بے شمار اونٹ مہیا کردیئے رسول اکرم ﷺ نے خوش ہوکر اپنے دونوں ہاتھ آسمانوں کی طرف اٹھا کر تین دفعہ یہ دعا فرمائی۔ "یااللہ ! میں عثمان سے راضی ہوں تو بھی عثمان سے راضی ہوجا" پھر صحابہ سے کہا "تم بھی

عثمان کے حق میں دعا کرو" ۲ ہجری میں جنگ بدر کے لئے نکلنے سے قبل رسول اکرم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مشاورت فرمائی دوران مشاورت حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ نے مختصر تقریر کی اور کہا "یارسول اللہ ﷺ ! ہم وہ نہیں جو موسیٰ کی قوم کی طرح کہہ دیں۔ فَاذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا اِنَّا هٰهُنَا قَاعِدُوْنَ "تو اور تیرا رب جا کر لڑے ہم تو یہاں بیٹھے ہیں۔" اس اللہ قسم جس کے قبضہ قدرت میں ہماری جان ہے اور جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے ہم آپ کے دائیں بائیں آگے پیچھے لڑیں گے۔ واللہ جب تک ہم میں سے ایک آنکھ بھی گردش کرتی ہے آپ کا ساتھ نہ چھوڑیں گے۔" یہ الفاظ سن کر رسول اکرم ﷺ کا چہرہ مبارک فرط مسرت سے چمک اٹھا اور حضرت مقداد رضی اللہ عنہ کے لئے دعاخیر فرمائی ۔ دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو رشک آنے لگا کاش یہ الفاظ زبان رسالت ماب سے ان کے لئے نکلے ہوتے۔

حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی اسلام کے لئے خدمات بڑی مخلصانہ اور فدا کارانہ تھیں۔ جنگ احزاب میں زخمی ہونے کی وجہ سے شہید ہوئے تو رسول اللہ ﷺ کو شدید صدمہ ہوا۔ اپنے جاں نثار صحابی کا سرزانوئے مبارک پر رکھ لیا اور دل کا رنج وغم درج ذیل دعائیہ الفاظ میں ڈھل گیا۔ "الٰہی تیری راہ میں سعد نے بڑی زحمت اٹھائی ۔ اس نے تیرے رسول کی تصدیق کی اور حقوق اسلام ادا کئے۔ الٰہی تو اس کی روح کے ساتھ ویساہی معاملہ کر جیسا تو اپنے دوستوں کی روح کے ساتھ کرتا ہے۔" تدفین کے بعد رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بتایا کہ ستر ہزار فرشتے سعد رضی اللہ عنہ کے جنازے میں شریک ہوئے تھے۔ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے ایک بار رات بھر کاشانہ نبوی ﷺ پر پہرہ دیا۔ صبح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے ان کے حق میں یہ دعا فرمائی "ابوایوب ! خدا تمہیں اپنی حفظ وامان میں رکھے' تم نے اس کے نبی کی حفاظت کی۔" بعض اوقات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رسول اکرم ﷺ کی زبان مبارک سے دعا سننے کے منتظر رہتے' لیکن بعض اوقات خود آپ ﷺ سے دعا کی درخواست کرتے۔ ایک موقع پر رسول اکرم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا "میری امت سے ستر ہزار افراد بے حساب جنت میں جائیں گے" حضرت عکاشہ رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر عرض کیا "یارسول اللہ ﷺ ! دعا فرمایئے کہ اللہ مجھے بھی ان میں سے کردے۔" آپ نے فرمایا "تم ان میں سے ہو۔" (صحیح مسلم) خود ایک مرتبہ رسول اکرم ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو عمرہ پر روانگی کے وقت ارشاد فرمایا "عمر! مجھے بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھنا۔" (بحوالہ ابوداؤد' ترمذی) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دعا میں یاد رکھنے کی ہدایت فرما کر آپ

نے امت کو یہ تعلیم دی کہ ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان کی لئے سب سے بہتر ہدیہ اگر کوئی ہو سکتا ہے تو وہ دعا ہی ہے۔ ایک حدیث شریف میں بھی آپ ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی کہ "زندوں کا اپنے مردوں کے لئے بہترین ہدیہ ان کے لئے بخشش کی دعا کرنا ہے۔(بیہقی)وفات مبارک سے چند روز قبل رسول اکرم ﷺ کی طبیعت اچانک ناساز ہوگئی۔ فوت شدہ جاں نثار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی گزشتہ یادیں ذہن میں تازہ ہوگئیں تو بقیع الغرقد (مدینہ منورہ کا قبرستان) تشریف لے گئے دیر تک اللہ کے حضور دست دعا پھیلا کر اپنے فوت شدہ اصحاب کے لئے بخشش کی دعا فرماتے رہے۔ پس دعا بہترین عبادت ہی نہیں بلکہ زندہ اور مردہ مسلمان بھائیوں کے لئے بہترین ہدیہ بھی ہے۔

دعا مومن کا ہتھیار ہے

ہر انسان اپنی زندگی میں کبھی نہ کبھی ایسے حالات سے یقیناً دوچار ہوتا ہے۔ جب اس کے سارے دنیاوی سہارے ٹوٹ جاتے ہیں۔ امیدیں ختم ہوجاتی ہیں ظاہری اسباب اور وسائل ناکام ہوجاتے ہیں۔ قریب ترین اعزہ و اقارب پر اعتماد نہیں رہتا حتی کہ بھائی بھائی کے ساتھ بات نہیں کرسکتا' بیوی شوہر کے ساتھ اور اولاد اپنے والدین کے ساتھ کھل کر بات نہیں کرسکتے گویا سب کچھ ہوتے ہوئے بھی انسان تنہائی بے بسی اور بے کسی کا عالم محسوس کرتا ہے۔ تب انسان کے اندر سے ایک آواز اٹھتی ہے کہ ایک سہارا اب بھی موجود ہے۔ ایک دروازہ اب بھی کھلا ہے' جہاں انسان اپنے دکھ سکھ اور مصائب و آلام کی داستان ہروقت بیان کرسکتا ہے۔ اس کیفیت کا ذکر خود اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ان الفاظ میں کیا ہے۔

﴿ اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَ يَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَ يَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ءَ اِلٰهٌ مَّعَ اللهِ ﴾ (۲۷:۶۲)

"بھلا کون ہے جو بے قرار کی دعا قبول کرتا ہے۔ جب وہ اسے پکارتا ہے اور اس کی تکلیف دور کرتا ہے اور زمین میں تمہیں خلافت عطا کرتا ہے (یہ کام کرنے والا) اللہ کے سوا کوئی اور بھی ہے؟" (سورہ نمل' آیت ۶۲) ایک شخص رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا "یارسول اللہ ! آپ ہمیں کس چیز کی طرف دعوت دیتے ہیں؟" آپ نے ارشاد فرمایا "اللہ کی طرف جو اکیلا ہے' جس کا کوئی شریک نہیں' جب تم کسی مشکل میں ہوتے ہو تو تمہاری مشکل کشائی کرتا ہے'

جنگلوں میں راہ بھول کر اسے پکارتے ہو تو تمہاری راہنمائی کرتا ہے' جب تمہاری کوئی چیز کھو جائے اور اس سے مانگو تو تمہیں واپس لوٹاتا ہے' جب قحط سالی میں اس سے دعائیں مانگو تو موسلادھار بارشیں برساتا ہے۔" (مسند احمد) قرآن مجید نے ہمارے سامنے انبیاء کرام علیہم السلام کی بہت سی مثالیں رکھی ہیں کہ انہوں نے مصیبت پریشانی اور آزمائش کے وقت اللہ کو پکارا اور اللہ نے ان کی مصیبت اور تکلف دور فرمائی۔ حضرت یونس علیہ السلام اپنی قوم کو عذاب کی خبر دے کر چلے گئے خود ایک بھری ہوئی کشتی میں سوار ہوئے۔ بوجھ کی زیادتی کی وجہ سے قرعہ ڈالا گیا تو حضرت یونس علیہ السلام کے نام نکلا' چنانچہ انہیں سمندر میں چھلانگ لگانی پڑی۔ جہاں ایک مچھلی نے اللہ کے حکم سے انہیں نگل لیا' تب حضرت یونس علیہ السلام نے اللہ کو پکارنا شروع کیا۔ فَنَادٰی فِی الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَنَجَّیْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذٰلِكَ نُنْجِی الْمُؤْمِنِیْنَ "تب یونس علیہ السلام نے ہمیں تاریکیوں میں پکارا' تیرے سوا کوئی الہ نہیں تیری ذات پاک ہے میں بے شک قصور وار ہوں تب ہم نے اس کی دعا قبول کی اور اسے غم سے نجات بخشی۔ مومنوں کو ہم اسی طرح نجات دلاتے ہیں۔" (سورہ انبیاء' آیت نمبر۸۷۔۸۸) سورہ صافات میں اللہ پاک فرماتے ہیں "اگر یونس علیہ السلام ہمیں یاد نہ کرتا تو قیامت تک مچھلی کے پیٹ میں ہی پڑا رہتا۔" (آیت نمبر ۱۴۴) عزیز مصر کی بیوی نے حضرت یوسف علیہ السلام کے حسن سے متاثر ہو کر انہیں بہت بڑے فتنے میں ڈالنے کی کوشش کی تب حضرت یوسف علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے التجا کی۔ قَالَ رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِمَّا یَدْعُوْنَنِیْٓ اِلَیْهِ وَاِلَّا تَصْرِفْ عَنِّیْ كَیْدَهُنَّ اَصْبُ اِلَیْهِنَّ وَاَكُنْ مِّنَ الْجٰهِلِیْنَ۔ یوسف علیہ السلام نے کہا "میرے رب ! قید مجھے منظور ہے بہ نسبت اس کے کہ میں وہ کام کروں جو یہ لوگ مجھ سے چاہتے ہیں۔ اگر تو نے ان کی چالوں کو مجھ سے دور نہ کیا تو میں ان کے جال میں پھنس جاؤں گا اور جاہلوں میں شامل ہو جاؤں گا۔" (سورہ یوسف' آیت نمبر ۳۳) اللہ تعالیٰ نے حضرت یوسف علیہ السلام کی دعا قبول فرمائی فَاسْتَجَابَ لَهٗ رَبُّهٗ فَصَرَفَ عَنْهُ كَیْدَهُنَّ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ "یوسف کے رب نے اس کی دعا قبول کی' عورتوں کی چالیں اس سے دور کر دیں اور یوسف آزمائش سے بچ گئے بیشک وہی ہے جو سب کی سنتا ہے اور جانتا ہے۔" (سورہ یوسف' آیت نمبر ۳۴) حضرت ایوب علیہ السلام نے طویل عرصہ بیماری میں مبتلا رہنے کے بعد اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائی اِنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ○ "اے میرے رب! مجھے بیماری لگ گئی ہے اور تو ارحم الراحمین ہے۔" (سورہ انبیاء'

آیت نمبر۸۳) اللہ تعالیٰ نے حضرت ایوب علیہ السلام کی دعا قبول فرمائی اور صحت سے نوازا۔

انبیاء کرام اور اہل ایمان پر دعوت حق کے راستے میں بڑی بڑی کٹھن آزمائشیں اور صعوبتیں آئیں۔ قوم کے لوگوں نے کسی کو قتل کرنا چاہا' کسی کو سنگسار کرنا چاہا کسی کو جلاوطن کرنا چاہا' کسی کو قید کرنا چاہا' کسی کے ہاتھ کاٹنے چاہے' تب اہل ایمان نے ظالموں کے مقابلے میں اللہ سے مدد اور نصرت کی دعا کی' تو اللہ نے انہیں ظالموں سے نجات دلائی۔ حضرت لوط علیہ السلام نے قوم کو توحید کی دعوت دی اور بدکاری سے روکا۔ قوم نہ مانی اور حضرت لوط علیہ السلام کو جلاوطن کرنا چاہا' فرشتے خوب صورت لڑکوں کی شکل میں عذاب لے کر آئے' تب حضرت لوط علیہ السلام نے اللہ سے دعا کی رَبِّ نَجِّنِیْ وَاَھْلِیْ مِمَّا یَعْمَلُوْنَ "اے میرے رب ! مجھے اور میرے اہل وعیال (یعنی میرے پیرکاروں) کو قوم کی بدکرداریوں سے نجات دے۔" (سورہ الشعراء' آیت نمبر۱۶۹) اللہ تعالیٰ نے حضرت لوط علیہ السلام کو ان کے اہل و عیال سمیت نجات عطا فرمائی۔ فرعون کے دربار میں حضرت موسیٰ علیہ السلام اور جادوگروں کے درمیان مقابلہ ہوا۔ جادوگر شکست کھا گئے اور حقیقت معلوم ہوتے ہی جادوگر حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لے آئے۔ فرعون نے انہیں دھمکی "میں تمہارے ہاتھ پاؤں مخالف سمتوں سے کٹوا دوں گا اور تم سب کو سولی پر لٹکادوں گا" تب جادوگروں نے اللہ کے حضور دعا کی ربنا افرغ علینا صبرا و توفنا مسلمین "اے ہمارے پرودگار ! ہم پر صبر کا فیضان کر اور ہمیں دنیا سے اس حال میں اٹھا کہ ہم مسلمان ہوں۔" (سورہ اعراف' آیت نمبر۱۲۶) اس دعا کے بعد اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کے دل اس قدر مضبوط کردیئے کہ انہوں نے بھرے دربار میں بادشاہ کے سامنے کہہ دیا فَاقْضِ مَا اَنْتَ قَاضٍ اِنَّمَا تَقْضِیْ ھٰذِہِ الْحَیٰوۃَ الدُّنْیَا "تو جو کچھ کرنا چاہتا ہے کرلے' تو زیادہ سے زیادہ بس (ہماری) دنیا کی زندگی کو ہی ختم کرسکتا ہے۔" (اس سے زیادہ ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتا) (سورہ طٰہٰ' آیت نمبر۷۲)

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں مسلسل تیرہ سال تک مصائب وآلام سے بھرپور جدوجہد فرماتے رہے۔ بالآخر اہل مکہ کے غیر انسانی اور ظالمانہ سلوک سے تنگ آکر اس توقع کے ساتھ طائف تشریف لے گئے کہ شاید وہاں کے لوگ میری بات سننے پر آمادہ ہوجائیں لیکن وہاں آپ کے ساتھ جو سنگدلانہ سلوک کیا گیا اس سے آپ کو شدید صدمہ پہنچا۔ آپ زخمی حالت میں طائف سے باہر قرن الثعالب کے مقام پر پہنچے تھوڑی دیر آرام فرمایا۔ حواس بحال ہوئے تو اللہ تعالیٰ کے حضور ہاتھ پھیلا کر یہ دردانگیز دعا مانگی "الٰہی اپنی قوت کی کمی اپنی بے سروسامانی اور لوگوں کے مقابلے میں اپنی بے بسی کی

فریاد تجھی سے کرتا ہوں۔ تو ہی میرا مالک ہے' آخر مجھے کس کے حوالے کرنے والا ہے۔ کیا اس حریف بیگانہ کے' جو مجھ سے ترش روئی روا رکھتا ہے یا ایسے دشمن کے جو میرے معاملے پر قابو رکھتا ہے لیکن اگر مجھ پر تیرا غضب نہیں ہے تو پھر مجھے کچھ پرواہ نہیں' بس تیری عافیت میرے لئے زیادہ وسعت رکھتی ہے میں اس بات کے مقابلے میں کہ تیرا غضب مجھ پر پڑے یا تیرا عذاب مجھ پر آئے' تیرے ہی نور و جمال کی پناہ طلب کرتا ہوں جس سے ساری تاریکیاں روشن ہو جاتی ہیں اور جس کے ذریعے دین و دنیا کے سارے معاملات سنور جاتے ہیں' مجھے تو تیری رضامندی اور خوشنودی کی طلب ہے بجز تیرے کہیں سے کوئی قوت و طاقت نہیں مل سکتی (سیرت ابن ہشام' بحوالہ محسن انسانیت)

بظاہر جب تمام سہارے ٹوٹ چکے تھے' امید کی کوئی کرن دکھائی نہیں دیتی تھی۔ مکہ اور طائف کے سرداروں نے ظلم و ستم اور سنگدلی کی انتہا کر دی تھی۔ ہر طرف یاس انگیز فضا مسلط تھی۔ آپ نے اپنے زخمی اور ٹوٹے دل کا حال ایک انتہائی رقت انگیز دعا کی شکل میں مالک حقیقی کے سامنے رکھ دیا۔ آپ ﷺ کی یہ دعا عرش الٰہی سے پے در پے فتح و نصرت کی نویدیں لے کر آئی۔ گھٹاٹوپ اندھیروں سے نور سحر کے آثار ہویدا ہونے لگے۔ اسی سفر میں جنوں کی ایک جماعت آپ ﷺ کی زبان مبارک سے قرآن سن کر ایمان لے آئی۔ معراج آسمانی کے ذریعے آپ کو قرب الٰہی کا انتہائی بلند مقام عطا کیا گیا' یکے بعد دیگر بیعت عقبہ اولیٰ اور بیعت عقبہ ثانیہ عمل میں آئیں۔ جو روشن مستقبل کے لئے سنگ بنیاد ثابت ہوئیں۔

حقیقت یہ ہے کہ زندگی میں آنے والے مصائب و آلام' رنج و غم اور مشکلات و محن' خواہ انفرادی سطح کے ہوں یا اجتماعی سطح کے' ان سے نجات حاصل کرنے کے لئے دعا سے زیادہ موثر اور قابل اعتماد ہتھیار کوئی نہیں ہو سکتا جو شخص کشمکش حیات میں دعا کے بغیر زندگی بسر کر رہا ہے اس کا انجام اس سپاہی سے مختلف نہیں ہو سکتا جو گھمسان کی جنگ میں حصہ لینے کے لئے ہتھیار لے بغیر میدان جنگ میں گھس جائے۔

دعا کے بارے میں ایک غلط فہمی کا ازالہ

قبولیت دعا کے بارے میں بعض لوگ یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ گنہگار لوگوں کی دعا قبول نہیں کرتا اور بزرگوں کی دعا کبھی رد نہیں کرتا اس عقیدہ کے نتیجے میں جو صورت حال پیدا ہوتی ہے وہ یہ ہے:

۱ بندہ اللہ سے اپنے تعلق کو ختم کرکے بزرگوں سے محتاجی کا تعلق قائم کرلیتا ہے۔
۲ بزرگوں کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے ان کی خدمت میں نذرونیاز پیش کرنا ضروری سمجھتا ہے۔
۳ دعائیں قبول ہونے کے بعد بندہ بزرگوں کو وہی مقام دینے لگتا ہے' جو اللہ تعالیٰ کا ہے اور یوں اپنی ساری زندگی اللہ کی بجائے بزرگوں کی بندگی میں بسر کردیتا ہے۔

یہ بالکل وہی صورت حال ہے جو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں جابجا مختلف انداز میں مشرکین کے بارے میں بیان فرمائی ہے۔ درحقیقت یہ عقیدہ رکھنا کہ اللہ تعالیٰ گنہگار لوگوں کی دعا قبول نہیں کرتا کتاب و سنت کے سراسر منافی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد مبارک ہے۔

﴿ قَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْ أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَ ﴾ (۶۰:۴۰)

"(لوگو) تمہارا رب کہتا ہے کہ تم سب مجھ سے دعا کرو' میں تمہاری دعا قبول کروں گا' جو لوگ میری عبادت (دعا) سے تکبر کرتے ہیں (یعنی نہیں مانگتے) وہ ذلیل و خوار ہوکر جہنم میں داخل ہوں گے۔" (سورہ مومن' آیت نمبر۶۰)

ایک حدیث میں رسول اکرم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے "جو شخص اللہ سے دعا نہیں کرتا' اللہ اس سے ناراض ہوتا ہے۔" (بحوالہ ترمذی) مذکورہ بالا آیت اور حدیث میں تمام مسلمانوں کو' خواہ نیک ہوں یا گنہگار' بلا استثناء حکم دیا ہے کہ اللہ سے ضرور دعا کرو اور دعا نہ کرنے والوں کو سزا کا فیصلہ بھی سنادیا۔ اللہ کے نزدیک شیطان سے زیادہ ملعون اور معتوب کوئی نہیں ہوسکتا۔ اس نے کھلم کھلا اللہ کے حکم کی نافرمانی کی' اللہ تعالیٰ نے اسے مردود قرار دیا۔ لیکن اس کے باوجود جب اس نے اللہ سے دعا کی رَبِّ فَأَنْظِرْنِيْ إِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ "کہ اے میرے رب! مجھے قیامت کے دن تک (لوگوں کو گمراہ کرنے کی) مہلت دے۔" تو اللہ تعالیٰ نے اس کی یہ دعا قبول فرمائی اور ارشاد فرمایا قَالَ فَإِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ إِلٰى يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ "کہا' تجھے مقرر دن کے وقت (یعنی قیامت) تک کے لئے مہلت ہے۔" (سورہ حجر' آیت نمبر۳۶۔۳۸) شیطان کی یہ درخواست کسی نیک مقصد کے لئے نہ تھی بلکہ بندوں کو گمراہ کرنے کے لئے تھی تب بھی اللہ نے اس کی دعا رد نہیں فرمائی۔ اس کے باوجود یہ سمجھنا کہ گنہگاروں کی دعا اللہ قبول نہیں فرماتا۔ محض شیطانی فریب ہے۔ وہ ذات بابرکات جو اتنی رحیم وکریم ہے کہ اپنے دشمنوں' باغیوں اور سرکشوں کو زندگی بھر ہر طرح کی نعمتوں سے نوازتی چلی جاتی ان

کی ساری ضرورتیں اور حاجتیں پوری کرتی ہے تو پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ اس کے اپنے بندے جب اس سے کوئی چیز مانگیں تو وہ نہ دے؟

جس طرح یہ عقیدہ باطل ہے کہ اللہ تعالیٰ گنہگاروں کی دعا قبول نہیں کرتا' اسی طرح یہ عقیدہ بھی باطل ہے کہ اللہ تعالیٰ بزرگوں کی دعا کبھی رد نہیں کرتا۔

حضرت نوح علیہ السلام نے بیٹے کو طوفان میں غرق ہوتے دیکھا۔ تو اللہ تعالیٰ سے دعا کی رَبِّ اِنَّ ابْنِیْ مِنْ اَهْلِیْ وَاِنَّ وَعْدَكَ الْحَقُّ وَاَنْتَ اَحْكَمُ الْحَاكِمِیْنَ "اے میرے رب ! میرا بیٹا میرے گھر والوں سے ہے اور تیرا وعدہ سچا ہے (لہٰذا اسے بچا لے) تو سب حاکموں سے بڑا حاکم ہے۔" (سورہ ہود' آیت نمبر ۴۵) اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح علیہ السلام کی یہ دعا نہ صرف یہ کہ رد فرما دی بلکہ ساتھ یہ بھی ارشاد فرمایا اِنِّیْ اَعِظُكَ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْجَاهِلِیْنَ' "اے نوح ! میں تجھے نصیحت کرتا ہوں کہ اپنے آپ کو جاہلوں کی طرح نہ بنا لے۔" (سورہ ہود' آیت نمبر ۴۶) قیامت کے دن حضرت ابراہیم علیہ السلام اللہ تعالیٰ سے عرض کریں گے "اے میرے رب ! تو نے مجھ سے وعدہ فرمایا تھا کہ قیامت کے دن مجھے رسوا نہیں کرے گا' لیکن میری رسوائی اس سے زیادہ کیا ہو سکتی ہے کہ میرا باپ تیری رحمت سے محروم ہے۔" اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا "میں نے جنت کافروں کے لئے حرام کر دی ہے۔" چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی خواہش کو رد کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد کو بجو بنا کر جہنم میں ڈال دے گا۔ (بخاری)

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کے لئے تین دعائیں کیں ۱۔ میری امت قحط سے ہلاک نہ ہو ۲۔ میری امت غرق عام سے ہلاک نہ ہو ۳۔ میری امت میں خانہ جنگی نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ نے پہلی دو دعائیں قبول فرمالیں لیکن تیسری دعا قبول نہیں فرمائی۔ (مسلم)

پس یہ سمجھنا کہ اللہ تعالیٰ کسی نبی ولی یا بزرگ کی دعا کبھی رد نہیں کرتا بالکل باطل عقیدہ ہے۔

صحیح اسلامی عقیدہ یہ ہے کہ:

اولاً ہر شخص کو اپنے لئے خود اللہ تعالیٰ سے دعا مانگنی چاہئے کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کا واضح حکم ہے جبکہ کسی نیک آدمی سے دعا کروانا جائز تو ہے لیکن اس کا حکم کہیں بھی نہیں دیا گیا۔ ثانیاً قبولیت دعا کا انحصار مکمل طور پر اللہ تعالیٰ کی مرضی اور مصلحت پر ہے وہ جب چاہے' جس کی چاہے اور جتنی چاہے دعا قبول کرے' جس کی چاہے رد کر دے۔

دعا اور تقدیر

تقدیر کے بارے میں پائی جانے والی بے شمار الجھنیں دراصل تقدیر کے بارے میں پائے جانے والے غلط مفہوم کے باعث پیدا ہوتی ہیں تقدیر کا صحیح مفہوم سمجھنے کے لئے درج ذیل امور پیش نظر رہنے چاہئیں

۱ تقدیر کا لغوی معنی اندازہ (guess) لگانا ہے۔

۲ اللہ تعالیٰ کا علم اس قدر وسیع اور لامحدود ہے کہ ماضی' حال اور مستقبل' غائب اور حاضر' دن یا رات' روشنی تاریکی کی اصطلاحات اس کے لئے بالکل بے معنی ہیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہر چیز ایک کھلی کتاب کی طرح ہے۔

۳ اللہ کا علم وسیع اور لامحدود ہونے کی وجہ سے اس قدر یقینی ہے کہ اپنی مخلوق کے بارے میں اس کا لگایا ہوا اندازہ یا لکھی ہوئی تقدیر کبھی غلط نہیں ہوسکتی۔

۴ اللہ تعالیٰ کا اپنی مخلوق کے بارے میں انداز لگانا یا تقدیر لکھنا مخلوق کو کسی بات پر مجبور نہیں کرتا' جس طرح امتحان سے قبل کسی استاد کا اپنے شاگرد کے بارے میں یہ اندازہ (guess) لگانا کہ فلاں فلاں شاگرد فیل ہوگا' فلاں فلاں پاس ہوگا کسی شاگرد کو فیل یا پاس ہونے پر مجبور نہیں کرتا' خواہ وہ اندازہ امتحان کے بعد سو فیصد درست ہی کیوں نہ ہو اسی طرح اللہ تعالیٰ کا اپنے مخلوق کے بارے میں اندازہ لگانا یا تقدیر لکھنا کسی کو کسی فعل پر ہرگز مجبور نہیں کرتا۔

۵ کسی شخص کی تقدیر لکھنے کے بعد کیا اللہ تعالیٰ اس تقدیر کو من وعن نافذ کرنے پر مجبور ہے یا اسے بدلنے پر قادر ہے؟ جواب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فیصلوں کو بدلنے پر پوری طرح قادر ہے اور یہ بات رسول اکرم ﷺ کی بعض دعاؤں سے ثابت ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ بعض فیصلوں کو یقیناً بدلتے ہیں۔ دعا قنوت میں رسول اکرم ﷺ سے یہ الفاظ ثابت ہیں۔ وَقِنِیْ شَرَّمَا قَضَیْتَ "مجھے اس برائی سے بچالے جس کا تونے فیصلہ کیا ہے۔" (بحوالہ ترمذی' ابوداؤد' نسائی وغیرہ) ایک دوسری حدیث کے الفاظ یہ ہیں "اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ سُوْءِ الْقَضَاءِ" "یااللہ ! ہم برے فیصلہ سے تیری پناہ چاہتے ہیں (بخاری' مسلم) اگر اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کے بارے میں پہلے سے کئے ہوئے فیصلوں کو بدلنے پر قادر نہیں تو ان دعاؤں کے الفاظ بالکل بے معنی اور بے مقصد ہو کررہ جاتے۔ پس ان الفاظ کا صاف اور سیدھا مطلب یہی ہے کہ دعاؤں کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ

اپنے فیصلے یقیناً بدلتے ہیں۔ یہ بات رسول اکرم ﷺ نے ایک حدیث میں بھی ارشاد فرمائی ہے کہ "تقدیر کو کوئی شے نہیں بدل سکتی 'مگر دعا۔" (بحوالہ ترمذی)
مذکورہ بالا پانچ نکات کو سامنے رکھتے ہوئے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ جو شخص یہ سمجھتا ہے کہ چونکہ اللہ تعالیٰ روز اول سے ہمارے بارے میں اچھے یا برے فیصلے لکھ چکا ہے لہٰذا دعا کرنے کا کوئی فائدہ نہیں' وہ سراسر گمراہی میں مبتلا ہے۔ شیطان نے اسے اللہ تعالیٰ کے بارے میں دھوکہ اور فریب میں مبتلا کر رکھا ہے۔

دعا اور ظاہری اسباب

حصول مقصد کے لئے ظاہری اسباب کی اہمیت سے انکار ممکن نہیں خود شریعت نے اسباب اور تدابیر اختیار کرنے کا حکم دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد مبارک ہے "وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّمِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ" جہاں تک تمہارا بس چلے زیادہ سے زیادہ طاقت اور تیار بندھے رہنے والے گھوڑے مقابلے کے لئے تیار رکھو۔" (سورہ انفال' آیت نمبر۶۰) ایک آدمی رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا "یا رسول اللہ ﷺ میں اپنی اونٹنی کو باندھوں اور اللہ پر توکل کروں یا اسے چھوڑ دوں اور توکل کروں؟" آپ ﷺ نے فرمایا "پہلے اسے باندھو پھر توکل کرو۔" (ترمذی) اس سے پتہ چلتا ہے کہ شریعت ظاہری اسباب وسائل اور تدابیر اختیار کرنے کو معیوب نہیں سمجھتی بلکہ اس کا حکم دیتی ہے' جو چیز معیوب ہے وہ ظاہری اسباب اور وسائل پر توکل کرنا اور رجوع الی اللہ کو نظر انداز کرنا یا اس کی اہمیت کم کرنا ہے۔ دین حق کی سربلندی کے لئے رسول اکرم ﷺ نے جہاں عملاً دن رات جدوجہد فرمائی وہاں کسی بھی لمحے دعا کے ذریعے رجوع الی اللہ کو فراموش نہیں کیا۔ کفر و اسلام کے سب سے پہلے اور عظیم ترین معرکہ ---- غزوہ بدر --- میں رسول اکرم ﷺ نے جہاں اپنی استطاعت کے مطابق مادی اسباب اور وسائل مہیا فرمائے وہاں میدان جنگ میں صف آرا ہونے کے بعد سب سے پہلے اللہ کے حضور انتہائی خضوع و خشوع کے ساتھ دست دعا پھیلا کر یہ درخواست کی "یا اللہ ! یہ ہیں قریش' جو اپنے سارے سامان فخر و غرور کے ساتھ میدان جنگ میں آئے ہیں' تجھ سے دشمنی رکھتے ہیں' تیرے رسول کو جھٹلاتے ہیں پس اے اللہ ! جس نصرت کا تو نے مجھ سے وعدہ کیا ہے اب وہ بھیج دے۔ یا اللہ اگر آج یہ مٹھی بھر جماعت ہلاک ہوگئی تو روئے زمین پر کبھی تیری عبادت

نہ ہوگی۔" (سیرت ابن ہشام) گویا آپ ﷺ نے ظاہری اسباب کی ممکنہ تیاری اور دعا دونوں میں سے کسی ایک کو بھی نظرانداز نہیں فرمایا۔ ہاں اگر دونوں چیزوں میں تقابل کا سوال درپیش ہو تو ہمارے نزدیک بلاتامل ظاہری اسباب کے معاملہ میں دعا ہی اہم اور ضروری ہے۔ زندگی کے بہت سے معاملات ایسے ہیں جن میں ظاہری اسباب یا تدابیر اختیار کرنا ممکن ہی نہیں مثلاً آفات سماوی' جیسے زلزلہ' طوفان بادوباراں' سیلاب' خشک سالی' (بارش کا نہ ہونا) وغیرہ۔ غور فرمائیے' ایسے حوادث سے بچنے کے لئے انسان قبل از وقت کون سی مادی تدابیر اختیار کرسکتا ہے جبکہ ایسے حوادث سے بچنے کے لئے بے شمار دعاؤں کی تعلیم دی گئی ہے۔ احادیث میں بنی اسرائیل کے تین افراد کا واقعہ آتا ہے' جو چٹان غار کے سامنے آگری۔ اس صورت حال میں یا اس ملتے جلتے دوسرے واقعات میں دعا کے علاوہ کون سی تدابیر یا وسائل اختیار کئے جاسکتے ہیں؟ کوئی شخص بدترین بڑھاپے کی عمر (ارذل العمر) پسند نہیں کرتا لیکن اس سے بچنے کے لئے کون سے اسباب یا وسائل اختیار کئے جاسکتے ہیں۔ سوائے اس دعا کے جو رسول اکرم ﷺ نے ہمیں سکھلائی ہے؟ جس طرح بہت سے معاملات میں مادی وسائل اور تدابیر اختیار کرنا ممکن نہیں ہوتا اس طرح زندگی کے بہت سے معاملات ایسے ہوتے ہیں جن میں انسان اپنی ہمت اور عقل کے مطابق دنیا بھر کی تدابیر اور وسائل آزمانے کے باوجود حصول مقصد میں ناکام رہتا ہے اور چار وناچار اسے دعا کی طرف رجوع کرنا پڑتا ہے مثلاً ہر دیندار اور پرہیزگار آدمی یہ چاہتا ہے کہ اس کی اولاد صالح' متقی اور والدین کی فرمانبردار بنے' اگر خدانخواستہ ایسا نہ ہو تو والدین اپنی اولاد کی اصلاح کے لئے ہر وہ تدبیر اور جتن کر گزرتے ہیں' جو ان کے بس میں ہو' لیکن بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ والدین کی ساری ساری تدبیریں اور کوشش دھری کی دھری رہ جاتی ہیں اور معاملہ یہاں آکر ختم ہوتا ہے کہ اب اللہ سے دعا کی جائے کہ وہ ہماری اولاد کو ہدایت دے اور ان کی اصلاح فرمائے۔ میڈیکل سائنس بلاشبہ بہت ترقی کرچکی ہے' لیکن اب بھی کتنی بیماریاں ایسی ہیں جن کا علاج ابھی تک دریافت نہیں ہوسکا۔ ایسی بیماریوں کی تو بات ہی دوسری ہے کہ ان کا دعا کے علاوہ کوئی علاج ہے ہی نہیں' لیکن وہ بیماریاں جن کا علاج دریافت ہوچکا ہے ان کے مریضوں میں سے بھی بے شمار مریض ایسے ہوتے ہیں' جو دنیا بھر کے بڑے بڑے ممالک میں جاکر جدید ترین علاج کروا دیکھتے ہیں لیکن آخری چارہ کار یہی ہوتا ہے کہ ساری دنیا چھان ماری ہے کہیں سے شفا نصیب نہیں ہوئی' اللہ سے دعا کیجئے کہ صحت عطا فرمائے' بعض اوقات آدمی نادانستہ طور پر ایسے فتنوں میں پھنس جاتا ہے کہ ان سے نکلنے کی ہر تدبیر اور

کوششیں ناکام اور لا حاصل ثابت ہوتی ہے بلکہ بعض اوقات انسانی تدابیر اور کوششیں ایسے فتنوں سے نکالنے کی بجائے مزید پھنسانے کا باعث بن جاتی ہے۔ایسے حالات میں انسان کو بالآخر دعا ہی کا سہارہ لینا پڑتا ہے۔ پس حقیقت یہ کہ وہ معاملات جن میں تدابیر اور مادی وسائل اختیار کرنا ممکن ہی نہیں وہاں دعا ہی سب سے بڑی تدبیر اور دعا ہی سب سے بڑا وسیلہ ہے اور وہ معاملات جن میں انسان بساط بھر تدابیر اور وسائل مہیا کر سکتا ہے ان میں بھی بسا اوقات وسائل اور تدابیر اختیار کرنے کے باوجود تھک ہار کر دعا کی طرف ہی رجوع کرنا پڑتا ہے۔

پس اس ساری گفتگو کا حاصل یہ ہے کہ جہاں کہیں ظاہری اسباب اور وسائل مہیا کرنا یا تدابیر اختیار کرنا ممکن ہو وہاں اختیار کرنے چاہئیں لیکن ان پر توکل ہرگز نہیں کرنا چاہئے' توکل کے لائق صرف ایک ہی چیز ہے اور وہ ہے دعا کے ذریعے رجوع الی اللہ۔ غزوہ بدر میں شکستہ اور قلیل وسائل کے ساتھ رجوع الی اللہ نے مسلمانوں کو بہترین فتح سے ہمکنار کیا۔ جبکہ غزوہ حنین میں بہترین اور کثیر وسائل کے ساتھ وسائل پر توکل کے تصور نے مسلمانوں کو شکست سے دوچار کردیا۔ دعا اور ظاہری اسباب پر بحث کرتے ہوئے۔ غزوہ بدر اور غزوہ حنین میں مسلمانوں کو دی گئی تعلیم کو ہرگز نظر انداز نہیں کرنا چاہئے۔

اللہ کا ذکر

قرآن مجید میں اللہ تعالی نے مسلمانوں کو کثرت سے ذکر کرنے کا حکم دیا ہے سورہ احزاب میں اللہ پاک کا ارشاد مبارک ہے یَآ اَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوا اذْکُرُوا اللّٰهَ ذِکْرًا کَثِیْرًا۝ "اے لوگو' جو ایمان لائے ہو ! اللہ کو کثرت سے یاد کرو۔" (آیت نمبر ۴۱) اللہ کو کثرت سے یاد کرنے کا مطلب یہ ہے کہ انسان اپنے قول و فعل دونوں میں اللہ کو یاد رکھے قول میں ذکر یہ ہے کہ ہر بات میں اللہ کا نام لیا جائے مثلاً ہر کام شروع کرنے سے پہلے بسم اللہ کہا جائے حصول نعمت پر الحمدللہ کہا جائے اچھی چیز دیکھنے پر ماشاء اللہ کہا جائے وعدہ کرنے پر ان شاء اللہ کہا جائے تلاوت قرآن کثرت سے کی جائے نیز اٹھتے بیٹھتے' چلتے پھرتے ہر وقت مسنون دعائیں پڑھی جائیں فعل میں ذکر یہ ہے کہ انسان اپنے تمام معاملات میں اللہ کے احکام کو یاد رکھے نماز' زکاۃ 'روزہ' اور حج کے علاوہ والدین کے حقوق 'بیوی بچوں کے حقوق 'عزیز و اقارب کے حقوق 'ہمسایوں کے حقوق 'بیواؤں اور یتیموں کے حقوق باہمی لین دین کاروبار

کے معاملات، ملازمت کے فرائض، غرض ہر معاملے میں اللہ تعالیٰ کے احکام کی اطاعت اور پیروی کی جائے۔ اسی ذکر کی تعریف رسول اللہ ﷺ نے ایک حدیث میں یوں فرمائی ہے مَنْ اَطَاعَ اللّٰهَ فَقَدْ ذَكَرَ اللّٰهَ "جس نے اللہ کی اطاعت کی اس نے گویا اللہ کا ذکر کیا" (بحوالہ قرآن مجید، اشرف الحواشی، صفحہ نمبر۲۹) قول و فعل میں ہر وقت اللہ تعالیٰ کو یاد رکھنے کو ذکر کثیر کہا گیا ہے اور اسی ذکر کثیر کو دنیا اور آخرت میں کامیابی اور فلاح کا ذریعہ بتایا گیا ہے سورہ جمعہ میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد مبارک ہے وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ○ "اللہ کو کثرت سے یاد کرو تاکہ تم فلاح پاؤ" (آیت نمبر۱۰) ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا "یارسول اللہ ! جہاد کرنے والوں میں سب سے زیادہ اجر پانے والا کون ہے؟" آپ ﷺ نے فرمایا "جو ان میں سے اللہ کو کثرت سے یاد کرنے والا ہے" اس نے پھر عرض کیا "روزہ رکھنے والوں میں سے سب سے زیادہ اجر کسے ملے گا؟" آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "جوان میں سے اللہ کو کثرت سے یاد کرے" پھر اس شخص نے نماز، زکاۃ، حج اور صدقہ کرنے والوں کے متعلق پوچھا تو آپ نے ہر ایک کا یہی جواب دیا "جوان میں سے اللہ کو کثرت سے یاد کرنے والا ہے۔" (بحوالہ مسند احمد) ایک شخص نے عرض کیا "یارسول اللہ ! سب سے افضل عمل کون سا ہے؟" آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "تو اس دنیا سے اس حال میں رخصت ہو کہ تیری زبان اللہ کی یاد میں مشغول ہو۔" (ترمذی) رسول اللہ ﷺ نے اللہ کا ذکر کرنے والوں کو زندہ اور نہ کرنے والوں کو مردہ قرار دیا ہے (بخاری و مسلم) ایک حدیث میں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ شیطان ابن آدم کے دل پر بیٹھا رہتا ہے جب انسان اللہ کو یاد کرتا ہے تو شیطان پیچھے ہٹ جاتا ہے اور جب غافل ہوتا ہے تو وسوسہ ڈالنے لگتا ہے۔ (بخاری)

اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کے بھائی حضرت ہارون علیہ السلام کو فرعون جیسے ظالم اور سرکش بادشاہ کے پاس جانے کا حکم دیا۔ تو ساتھ ہی یہ تاکید فرمائی اِذْهَبْ اَنْتَ وَاَخُوْكَ بِاٰيٰتِيْ وَلَا تَنِيَا فِيْ ذِكْرِيْ "تم اور تمہارا بھائی دونوں میری نشانیاں لے کر جاؤ اور میری یاد میں کمی نہ کرنا" (سورہ طٰہٰ آیت نمبر۴۲) گویا دعوت حق کی راہ میں پیش آنے والی آزمائش اور ابتلا کے مقابلے میں سب سے بڑا ہتھیار، اللہ کی یاد ہے جو داعی کو قوت اور حوصلہ عطا کرتی ہے جنگ بدر کے موقع پر جب مسلمانوں کی ایک قلیل سی بے سروسامان جماعت کو اپنے سے کئی بڑے مسلح لشکر سے مقابلہ درپیش تھا، تو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو یہ ہدایت فرمائی يَآاَيُّهَا الَّذِيْنَ اِذَا لَقِيْتُمْ فَاثْبُتُوْا وَاذْكُرُوا اللّٰهَ

كَثِيرًا لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ٥ "اے لوگو' جو ایمان لائے! جب کسی گروہ سے تمہارا مقابلہ ہو تو ثابت قدم رہو اور اللہ کو کثرت سے یاد کرو تاکہ تمہیں کامیابی حاصل ہو" (سورہ انفال' آیت نمبر ۴۵) پس دعوت حق کی ابتلاو آزمائش کا معاملہ ہو یا میدان جنگ میں کفار سے معرکہ قتال درپیش ہو' اللہ کی یاد ہی فلاح اور کامیابی کی ضمانت ہے اسی ذکر کثیر کی برکت سے انسان کو دنیا جہان کی وہ سب سے بڑی نعمت سکون قلب حاصل ہوتی ہے جسے حاصل کرنے کے لئے آج مخلوق خدا لاکھوں اور کروڑوں روپے صرف کررہی ہے جس کی خاطر بے شمار لوگ اپنی دنیا اور دین تک برباد کرلیتے ہیں لیکن یہ نہیں جانتے کہ یہ نعمت کسی بازار یا مزار سے نہیں ملتی نہ کسی درگاہ یا خانقاہ سے حاصل ہوتی ہے بلکہ آسمانوں سے نازل ہوتی ہے أَلَا بِذِكْرِ اللَّهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ "یاد رکھو ! سکون قلب تو اللہ کے ذکر سے ہی ملتا ہے۔" (سورہ الرعد' آیت نمبر ۲۸)

اللہ کی یاد سے غفلت' دنیا اور آخرت میں شدید خسارے کا موجب ہے اللہ تعالیٰ کا فیصلہ ہے وَمَنْ أَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِي فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنْكًا وَنَحْشُرُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْمَىٰ "اور جس نے میری یاد سے منہ موڑا اس کے لئے دنیا میں تنگ زندگی ہوگی اور قیامت کے روز ہم اسے اندھا کرکے اٹھائیں گے" (سورہ طٰہٰ' آیت نمبر ۱۲۴) دنیا میں تنگ زندگی سے مراد محض رزق کی تنگی نہیں بلکہ مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی شخص کروڑ پتی بھی ہوگا تو اسے سکون قلب میسر نہیں آئے گا اگر کوئی ملک کا فرمانروا ہوگا تو اسے بھی چین نصیب نہیں ہوگا۔ سورہ زخرف میں اللہ پاک کا ارشاد مبارک ہے وَمَنْ يَعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمَٰنِ نُقَيِّضْ لَهُ شَيْطَانًا فَهُوَ لَهُ قَرِينٌ٥ "جو شخص اللہ کی یاد سے غفلت برتے گا ہم اس پر ایک شیطان مسلط کردیں گے جو (ہروقت) اس کے ساتھ رہے گا" (الزخرف: آیت نمبر ۳۶) جس آدمی پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے سزا کے طور پر شیطان مسلط کردیا جائے اسے دنیا میں سکون اور چین کیسے میسر آسکتا ہے اور پھر اس کی آخرت کی بربادی میں کون سی کسر باقی رہ جائے گی؟ اللہ تعالیٰ سب مسلمانوں کو ایسی حالت سے محفوظ رکھے۔ آمین

توبہ

ارشاد نبوی ﷺ ہے: "ہر شخص خطاکار ہے اور بہترین خطاکار توبہ کرنے والے ہیں (ترمذی' ابن ماجہ) اس حدیث مبارک میں رسول اکرم ﷺ نے دو باتوں کی نشاندہی فرمائی ہے پہلی یہ کہ ہر شخص

سے گناہ سرزد ہوتے ہیں کوئی شخص اپنے آپ کو گناہوں سے معصوم نہ سمجھے دوسری یہ کہ گناہ کے بعد توبہ مطلوب ہی نہیں بلکہ پسندیدہ ہے سورہ بقرہ میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَیُحِبُّ الْمُتَطَھِّرِیْنَ "اللہ تعالیٰ یقیناً توبہ کرنے والوں اور پاکیزگی اختیار کرنے والوں سے محبت کرتا ہے"(سورہ بقرہ آیت نمبر ۲۲۲) توبہ اللہ کے نزدیک کس قدر محبوب اور پیارا عمل ہے اس کا اندازہ اس حدیث سے لگایا جاسکتا ہے جس میں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:"اگر ایک آدمی اپنی سواری پر کسی چٹیل میدان سے گزر رہا ہو اور آرام کرنے کی غرض سے نیچے اتر کر سوجائے اسی دوران اس کی سواری(معہ سامان سفر)گم ہوجائے اور جب سوکر اٹھے تو اپنی سواری کو تلاش کرتے کرتے تھک جائے بھوک اور پیاس کی وجہ سے موت اسے سامنے نظر آنے لگے اور وہ مایوس ہوکر درخت کے سائے میں بیٹھ جائے تب اچانک اس کی سواری اسے مل جائے اور یہ آدمی اس کی نکیل پکڑے' خوشی کے مارے (شدت جذبات سے مغلوب ہوکر) یہ کہہ دے "اے اللہ ! تو میرا بندہ میں تیرا رب" اللہ تعالیٰ کو توبہ کرنے والے کی توبہ سے اس سے بھی زیادہ خوشی محسوس ہوتی ہے (بخاری و مسلم)اندازہ فرمایئے ایک ایسا عمل جس کا فائدہ سراسر خود بندے کو پہنچتا ہے اللہ اس سے کتنا خوش ہوتا ہے ایک حدیث شریف میں ہے کہ رات کے وقت اللہ تعالیٰ اپنا ہاتھ پھیلاتے ہیں تا کہ دن میں گناہ کرنے والا توبہ کرلے (اور اللہ اس کی توبہ قبول فرماتا ہے) پھر دن کے وقت اللہ تعالیٰ اپنا ہاتھ پھیلاتے ہیں تا کہ رات میں گناہ کرنے والا توبہ کرلے۔ (مسلم)اس سے پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو بندے کی توبہ کا کس قدر انتظار رہتا ہے اس غلام کی خوش نصیبی کے کیا کہنے جس کے دروازے پر خود اس کا مالک چل کر آئے اور دستک دے کر کہے کہ جو مانگنا چاہتے ہو مانگو' میں دینے کو تیار ہوں اور اس غلام کی بدنصیبی کا کیا ٹھکانا جس کا مالک چل کر اس کے دروازے پر آئے اور دستک دے کر پوچھے کہ تمہاری کیا حاجت ہے جو مانگنا چاہتے ہو مانگو میں دینے کو تیار ہوں اور غلام میٹھی نیند سورہا ہو یا اپنے مالک کے اس کرم وسخا سے ہی ناآشنا ہو' توبہ کی ترغیب اس سے زیادہ اور کیا ہوگی کہ خود رسول اکرم ﷺ فرماتے ہیں "لوگو! اللہ کے حضور توبہ کرو بے شک میں روزانہ سو مرتبہ توبہ کرتا ہوں" (مسلم) اس بات کا اندازہ ہر شخص کو خود کرلینا چاہئے کہ اسے رسول اللہ ﷺ کے مقابلے میں کس قدر زیادہ توبہ کرنے کی ضرورت ہے۔

توبہ کا لغوی معنی واپس پلٹنا ہے توبہ کرنے کا مطلب یہ ہے کہ انسان گناہ کے راستے سے واپس پلٹ آیا ہے اور نیکی کے راستے پر لگ گیا ہے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مسلمانوں کو خالص توبہ

(توبۃ النصوح) کرنے کا حکم دیا ہے۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے کسی نے خالص توبہ کا مفہوم پوچھا تو انہوں نے کہا میں نے یہی سوال رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا "اس سے مراد یہ ہے کہ جب تم سے کوئی گناہ ہو جائے تو اس پر نادم ہو' پھر اللہ سے معافی مانگو اور آئندہ کبھی اس گناہ کا ارتکاب نہ کرو" (ابن جریر بحوالہ تفہیم القرآن)

اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے توبہ کے لئے تین شرطیں مقرر فرمائی ہیں

☆ اولاً گناہ پر نادم ہونا۔

☆ ثانیاً اللہ سے معافی مانگنا۔

☆ ثالثاً آئندہ اس گناہ سے مکمل طور پر اجتناب کرنا۔

توبہ کے معاملے میں چند دیگر اہم امور درج ذیل ہیں۔

۱ توبہ کا وقت عالم نزع طاری ہونے سے پہلے تک ہے رسول اللہ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے "اللہ بندے کی توبہ اس وقت تک قبول فرماتا ہے جب تک وہ نزع میں مبتلا نہیں ہوتا" (ترمذی)

۲ گناہ پر کسی دنیاوی غرض کے لئے ندامت محسوس کرنا۔ مثلاً بے عزتی کے ڈر سے' مالی نقصان کے خوف سے' بیماری یا موت کے ڈر سے' توبہ کی تعریف میں نہیں آتا۔

۳ اگر کسی کا نفس توبہ کے بعد بھی گزشتہ گناہ کے تصور سے لطف اندوز ہوتا ہے تو اسے اس وقت تک بار بار توبہ کرتے رہنا چاہئے جب تک اس کا نفس حقیقتاً ندامت محسوس نہ کرنے لگے۔

۴ اللہ تعالیٰ کی رحمت انسانی وہم و گمان سے بھی زیادہ وسیع ہے اس کی رحمت سے کبھی مایوس نہیں ہونا چاہئے۔ رسول اکرم ﷺ نے بنی اسرائیل کے ایک شخص کا واقعہ بیان فرمایا جس نے ننانوے قتل کئے تھے۔ اس نے ایک درویش سے اپنی توبہ کے بارے میں دریافت کیا تو اس نے کہا "تمہاری توبہ قبول نہیں ہو سکتی" چنانچہ اس شخص نے اسے بھی قتل کر دیا تب اس نے ایک اور آدمی سے مسئلہ پوچھا اس نے بتایا "ہاں ! تمہاری توبہ قبول ہو سکتی ہے بشرطیکہ تم فلاں (نیک لوگوں کی) بستی میں چلے جاؤ۔" چنانچہ یہ آدمی اپنی بستی سے ہجرت کر کے دوسری طرف چل دیا۔ راستے میں اسے موت آگئی' جنت اور جہنم کے فرشتے آپس میں اختلاف کرنے لگے اللہ تعالیٰ کی طرف سے دونوں (اگلی اور پچھلی) زمینیں ماپنے کا حکم ہوا' زمین ناپی گئی تو نیک لوگوں کی بستی (جس طرف ہجرت کر کے جا رہا تھا) بالشت بھر قریب نکلی اور اس کی مغفرت کر دی گئی (بخاری و مسلم)

ایک بوڑھا شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا "یا رسول اللہ ﷺ

!ساری زندگی گناہوں میں گزری ہے کوئی گناہ ایسا نہیں جس کا ارتکاب نہ کیا ہو۔ روئے زمین کی ساری مخلوق میں اگر میرے گناہ تقسیم کردیئے جائیں تو سب کو لے ڈوبیں کیا میری توبہ کی کوئی صورت ہے؟ آپ ﷺ نے پوچھا "کیا تو نے اسلام قبول کرلیا ہے؟" اس نے عرض کیا "میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں" آپ ﷺ نے فرمایا "جا اللہ معاف کرنے والا اور برائیوں کو نیکیوں میں بدلنے والا ہے۔" اس نے عرض کیا "کیا میرے سارے گناہ اور جرم معاف ہوجائیں گے؟" آپ نے ارشاد فرمایا "ہاں تیرے سارے گناہ اور جرم معاف ہوجائیں گے۔" (ابن کثیر) پس اللہ کی رحمت سے نہ تو خود کسی کو مایوس ہونا چاہئے اور نہ ہی کسی دوسرے شخص کو یہ حق پہنچتا ہے کہ وہ کسی توبہ کرنے والے کو اللہ کی رحمت سے مایوس کرے۔

۵۔ جس طرح اللہ کی رحمت سے مایوس ہونا گناہ ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ کو غفور اور رحیم سمجھ کر عمداً گناہ کرتے چلے جانا یا توبہ کرکے باربار توڑتے چلے جانا اس سے بھی بڑا گناہ ہے جو دراصل اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مذاق اور تمسخر کے مترادف ہے قرآن پاک میں ارشاد مبارک ہے وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ (لوگو خبردار رہو) "کوئی دھوکے باز تمہیں اللہ کے معاملے میں دھوکہ نہ دینے پائے" (سورہ لقمان آیت نمبر ۳۳) اللہ کے معاملے میں دھوکہ یہی ہے کہ انسان اس فریب میں مبتلا رہے کہ اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہے گناہ کرتے چلے جاؤ وہ بخشتا چلا جائے گا اور سزا نہیں دے گا۔ رسول اکرم ﷺ نے ایمان کی صحیح کیفیت امید اور خوف کے درمیان بتلائی ہے انسان کو جتنی اللہ کی رحمت سے مغفرت کی امید رکھنی چاہئے اتنا ہی اللہ کی پکڑ اور گرفت کا خوف بھی دامن گیر رہنا چاہئے۔

استغفار

استغفار کا مطلب ہے معافی اور بخشش طلب کرنا اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے حصول بخشش کے لئے چار شرائط مقرر فرمائی ہیں

﴿ وَ اِنِّیْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ وَ اٰمَنَ وَ عَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدٰى ﴾ (۸۲:۲۰)

"جو شخص توبہ کرے، ایمان لائے نیک عمل کرے اور سیدھا چلتا رہے اس کے لئے میں بہت بخشنے والا ہوں" (سورہ طہ آیت نمبر ۸۲)

ان شرائط کے مطابق اولاً انسان کو سب سے پہلے اپنی گزشتہ زندگی کے گناہوں (اللہ کی نافرمانی، شرک یا کفر) سے سچی توبہ کرنی چاہئے۔ ثانیاً اللہ کے بعد اللہ کے رسول، کتاب اور آخرت پر خلوص دل سے ایمان لانا چاہئے۔ ثالثاً کتاب وسنت کے مطابق اپنے اعمال کی اصلاح کرنی چاہے اور آخر میں نیکی کے راستے پر استقامت سے جمے رہنا چاہئے ایسے لوگوں سے اللہ تعالیٰ نے معافی اور بخشش کا پختہ وعدہ فرمایا ہے۔ حدیث قدسی ہے اللہ پاک فرماتا ہے "اے ابن آدم! اگر تیرے گناہ آسمان کے کناروں تک پہنچ جائیں اور تو مجھ سے استغفار کرے تو میں تجھے بخش دوں گا اے ابن آدم! اگر تو میرے پاس روئے زمین کے برابر گناہ لے کر آئے اور مجھے اس حال میں ملے کہ میرے ساتھ شرک نہ کیا ہو تو میں روئے زمین کے برابر تجھے مغفرت عطا کروں گا" (احمد، ترمذی)

ایک دوسری حدیث میں رسول اکرم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے "وہ شخص خوش قسمت ہے جس کے نامۂ اعمال میں کثرت سے استغفار پایا گیا" (ابن ماجہ، نسائی)

گناہوں کی معافی کے علاوہ استغفار دنیا میں کتنی نعمتوں اور برکتوں کا باعث ہے اس کا اندازہ اس واقعہ سے لگایا جاسکتا ہے حضرت حسن بصری رحمہ اللہ کی مجلس میں ایک شخص نے خشک سالی کی شکایت کی تو انہوں نے ہدایت کی "اللہ سے استغفار کرو" دوسرے شخص نے تنگ دستی کی شکایت کی، تیسرے نے کہا میرے ہاں اولاد نہیں چوتھے نے کہا میری زمین کی پیداوار کم ہے حضرت حسن بصری رحمہ اللہ ہر ایک کو یہی جواب دیتے "استغفار کرو۔" لوگوں نے پوچھا "یہ کیا معاملہ ہے؟ آپ نے سب لوگوں کو مختلف شکایتوں کا ایک ہی علاج بتلایا ہے۔" حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے ان کے جواب میں سورہ نوح کی یہ آیات تلاوت فرمائیں۔

﴿ فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ إِنَّهُ كَانَ غَفَّارًا ۝ يُرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا ۝ وَّ يُمْدِدْكُمْ بِأَمْوَالٍ وَّ بَنِيْنَ وَ يَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّ يَجْعَلْ لَّكُمْ أَنْهٰرًا ۝ ﴾ (۷۱:۱۰-۱۲)

"حضرت نوح علیہ السلام نے (اپنی قوم سے) کہا "اپنے رب سے استغفار کرو بے شک وہ بڑا بخشنے والا ہے وہ تم پر آسمان سے خوب بارشیں برسائے گا تمہیں مال اور اولاد سے نوازے گا، تمہارے لئے باغات پیدا کرے گا اور نہریں جاری کرے گا۔" (کشاف بحوالہ تفہیم القرآن)

غیر مسنون ادعیہ واذکار

مسلمان کی زندگی میں ادعیہ واذکار کی جس قدر اہمیت ہے اسی قدر اہمیت اس بات کی ہے کہ صرف مسنون ادعیہ واذکار کیے جائیں اور غیر مسنون ادعیہ واذکار کو بلا تامل ترک کردیا جائے۔

بدقسمتی سے ہمارے ہاں جہالت اس قدر زیادہ ہے کہ سنت مطہرہ کو قبول عام حاصل نہیں ہوتا لیکن بدعات جنگل کی آگ کی طرح پھیلتی چلی جاتی ہیں حالانکہ وہ عمل جو سنت رسول سے ثابت نہ ہو اس سے اجر و ثواب کی امید رکھنا عبث اور بے کار ہے اور ایسے عمل پر محنت اور ریاضت کرنا لاحاصل ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد مبارک ہے یَآ اَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْا اَعْمَالَکُمْ○ "اے لوگو' جو ایمان لائے ہو ! اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال برباد نہ کرو" (سورہ محمد' آیت نمبر۳۳) اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے واضح الفاظ میں ایسے اعمال کو ضائع قرار دیا ہے جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت سے باہر ہیں خود رسول اکرم ﷺ نے بے شمار مواقع پر اسی عقیدہ کی وضاحت فرمائی ہے چند احادیث ملاحظہ ہوں۔

۱ "جس نے دین میں کوئی ایسا کام کیا جو شریعت میں نہیں وہ کام مردود ہے۔" (بخاری و مسلم)

۲ "ہر نئی چیز بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے اور گمراہی کا ٹھکانہ آگ ہے۔" (نسائی)

۳ "سنت رسول سے گریز کرنے والا ہلاک ہونے والا ہے۔" (ابن ابی عاصم)

کتاب وسنت کی تعلیمات سے یہ بات بالکل واضح ہے کہ دین میں سنت رسول ﷺ چھوڑ کر کوئی دوسرا طریقہ اختیار کرنا سراسر گمراہی اور ہلاکت ہے۔ ایک حدیث میں رسول اکرم ﷺ نے یہاں تک ارشاد فرمایا ہے "اگر آج موسیٰ بھی زندہ ہوتے تو ان کے لئے بھی میری اتباع کے بغیر کوئی چارہ کار نہ ہوتا۔" (احمد)

اب ایک نظر ان ادعیہ واذکار پر ڈالئے جو ہمارے ہاں رائج ہیں مثلاً دعا سریانی' دعا جمیلہ' دعا حبیب' دعا امن' دعا مستجاب' دعا نور' دعا نصف شعبان' دعا حزب البحر' دعا عکاشہ' دعا گنج العرش' دعا بیض' دعا منزل' عہد نامہ' قصیدہ غوثیہ' شش قفل' ہفت ہیکل' درود تاج' درود لکھی' درود اکبر' درود مقدس' درود ماہی وغیرہ یہ سب ایسے اذکار ہیں جو سنت رسول ﷺ سے ثابت نہیں' لیکن اس کے باوجود یہ مسلمانوں کی زندگیوں میں اس طرح رچ بس چکے ہیں کہ مسنونہ ادعیہ واذکار مثلاً تلاوت قرآن' تسبیح وتقدیس تکبیر و تحمید اور تہلیل' نماز' روزہ' زکاۃ وغیرہ طاق نسیاں بن کر رہ گئے ہیں۔

غیر مسنون ذکر کے سلسلہ میں ہم یہاں "اللہ" "یااللہ ھو" کے ذکر کے بارے میں یہ وضاحت کرنا ضروری سمجھتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ کی سنت مطہرہ اور اس کے بعد خلفاء راشدین ودیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تابعین، تبع تابعین ائمہ حدیث اور فقہاء عظام میں سے کسی کے قول وفعل سے صرف "اللہ" یا "اللہ ھو" کے ذکر کا کوئی ثبوت نہیں ملتا اس غیر مسنون ذکر کی دعوت دینے والے گروہ کی تعلیمات کا سب سے خطرناک پہلو یہ ہے کہ اس کے ذریعہ آہستہ آہستہ انسان کے عقائد میں اس طرح نقب لگائی جاتی ہے کہ "ذاکر" بالآخر شرک کی اتھاہ گہرائیوں میں پہنچ جاتا ہے ابتداء میں ذاکر کو اللہ ھو کی ضربوں سے اس طرح قلب کو جاری کرنے کی تعلیم دی جاتی ہے کہ ذاکر کا قلب ہروقت ازخود سوتے، جاگتے، چلتے، پھرتے، اٹھتے، بیٹھتے، کھاتے، پیتے "اللہ ھو" کا ذکر کرنے لگے اس کے بعد ذاکر کو "اللہ ھو" کے ذکر کی ضربوں سے اللہ تعالیٰ کو (معاذ اللہ) اپنے جسم میں سرایت کرنے یا ضم کرنے کی تعلیم دی جاتی ہے یہ وہی عقیدہ ہے جسے صوفیاء کی اصطلاح میں "حلول" کہا جاتا ہے جو کہ کھلم کھلا شرک اکبر ہے۔ ذکر کے اس مقام پر پہنچ کر ذاکر ذکر کو تلاوت قرآن نماز، زکاۃ، روزہ اور حج سے افضل سمجھنے لگتا ہے۔

اللہ ھو کے ذکر کی مجالس میں دوران ذکر نہ صرف رسول اکرم ﷺ کی زیارت کروانے کا دعوی کیا جاتا ہے بلکہ ذاکر قلبی کو بیت المعمور (بیت اللہ شریف کے برابر آسمانوں پر وہ گھر جس کا فرشتے طواف کرتے ہیں) تک پہنچانے کا مژدہ بھی سنایا جاتا ہے اس ذکر کے داعی یہ عقیدہ بھی رکھتے ہیں کہ ساٹھ (۶۰) سال تک ذاکر قلبی نہ بننے والوں کو رسول اکرم ﷺ اپنی امت سے خارج کردیتے ہیں۔ ان کا یہ عقیدہ بھی ہے کہ مرنے کے بعد ذاکر قلبی سے منکر نکیر سوال جواب نہیں کرتے نیز ذاکر قلبی اپنی قبر میں بیٹھ کر نہ صرف اللہ اللہ کرتا رہتا ہے بلکہ قبر پر آنے والے لوگوں کو فیض بھی پہنچاتا ہے۔

قارئین کرام! یہ تمام عقائد نہ صرف یہ کہ کتاب وسنت سے ثابت نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کا انسانی جسم میں حلول کرنا اور ذاکر قلبی کا قبر میں بیٹھ کر لوگوں کو فیض پہنچانے کا عقیدہ سراسر شرک اکبر میں شامل ہے۔

غیر مسنون اور خود ساختہ ادعیہ واذکار کا دوسرا المناک پہلو یہ ہے کہ ان پر عمل کرنے سے مسنون ادعیہ واذکار کی اہمیت بالکل ختم ہوکر رہ جاتی ہے رسول اکرم ﷺ نے لا الہ الا اللہ کو افضل ذکر قرار دیا ہے سبحان اللہ، الحمد للہ اور اللہ اکبر کہنے کی بڑی فضیلت بیان فرمائی ہے اللہ تعالیٰ کے ننانویں ناموں کو جنت میں داخل ہونے کی ضمانت قرار دیا ہے' لاحول ولا قوۃ الا باللہ کو جنت کا خزانہ کہا گیا ہے' اسم اعظم

کو قبولیت دعا کا شرف حاصل ہے' درود شریف کا ذکر قیامت کے دن رسول رحمت ﷺ کی سفارش کا باعث ہو گا' قرآن مجید کو خود اللہ کریم نے "ذکر" بتلایا ہے جس کی تلاوت کے ایک ایک حرف پر دس نیکیاں ملتی ہیں۔ اس کے علاوہ صبح شام کے اذکار سونے جاگنے کے اذکار' کھانے پینے کے اذکار' توبہ استغفار اور استعاذہ کے اذکار' دنیا و آخرت کی بھلائی طلب کرنے کے اذکار' غرض بے شمار ایسے ادعیہ واذکار ہیں جو صحیح احادیث سے ثابت ہیں جن پر رسول اکرم ﷺ نے خود بھی عمل کیا اور امت کو بھی اس پر عمل کرنے کی ترغیب دلائی۔ سوچنے کی بات یہ ہے کہ رسول اکرم ﷺ کے بتلائے ادعیہ واذکار کو ترک کر کے غیر مسنون اور خود ساختہ ادعیہ واذکار پر عمل کرنا ان کی دعوت دینا اور ان کی اشاعت کرنا اتباع رسول ﷺ ہے یا مخالفت رسول ﷺ اطاعت رسول ہے یا بغاوت رسول ﷺ؟

اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان لانے کا تقاضا یہ ہے کہ زندگی کے ہر معاملہ میں رسول اکرم ﷺ کی من و عن پیروی اور اتباع کرنے کی مقدور بھر کوشش کی جائے اور جو کام سنت رسول ﷺ سے ثابت نہ ہو وہ کر کے اللہ ﷺ کے غضب کو دعوت نہ دی جائے کہ اہل ایمان کو ایسا کرنے سے منع فرمایا گیا ہے يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ترجمہ۔ "اے لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے آگے نہ بڑھو اور اللہ سے ڈرتے رہو۔" (سورہ حجرات آیت نمبر۱)

حذر اے چیرہ دستاں

بعض صحیح احادیث میں مختلف ادعیہ واذکار کا بہت زیادہ اجر و ثواب اور دینی و دنیاوی فوائد بتائے گئے ہیں مثلاً جو شخص دن میں سو مرتبہ سبحان اللہ وبحمدہ پڑھے تو اس کے گناہ خواہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں معاف کر دیئے جاتے ہیں (بخاری و مسلم)

ایک دوسری حدیث میں ہے جو شخص صبح و شام سات بار حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ پڑھے اللہ اس کے دین و دنیا کے سارے فکر دور کر دیتا ہے (ابوداؤد) اسی طرح آپ کا ارشاد مبارک ہے سورہ حشر کی آخری تین آیات هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ... (صبح کے وقت پڑھنے والے کے لئے اللہ تعالیٰ ستر ہزار فرشتے مقرر کر دیتا ہے جو شام تک اس کے لئے دعا کرتے ہیں اگر اسی دن مر جائے تو شہادت کا مرتبہ پاتا ہے اسی طرح شام کے وقت یہ آیات

پڑھنے والے کے لئے بھی ایسا ہی اجر وثواب ہے۔(بحوالہ ترمذی' دارمی) اسی طرح بہت سے دوسرے ادعیہ واذکار ہیں جن کے دنیاوی فوائد اور اخروی اجر و ثواب بہت زیادہ بیان کئے گئے ہیں ہمارا ایمان ہے کہ جو شخص اسلام کے بنیادی فرائض پورے کرنے کے بعد الۃ مسنون ادعیہ واذکار کا اہتمام کرے گا اسے یقیناً وہ اجر و ثواب اور فوائد حاصل ہوں گے جو اللہ کے رسول ﷺ نے بتائے ہیں۔

بعض حضرات اپنے خود ساختہ نظریات کے پیش نظر ایسی احادیث کو یا تو بلا تامل ضعیف کہہ دیتے ہیں یا ان کا تذکرہ استخفاف' استحقار اور استہزاء کے انداز میں کرتے ہیں اسی طرح بعض مادہ پرست وسائل اور اسباب کی دنیا میں زندگی بسر کرنے والے لوگ "دعا" کا تذکرہ توہین آمیز انداز میں کرتے ہیں۔ اللہ او رسول ﷺ کے ارشادات کے ساتھ استخفاف' استحقار یا استہزاء کا طرز عمل قیامت کے دن بڑے خسارے کا باعث بنے گا۔ اس روز جنتی لوگ جہنمیوں سے سوال کریں گے تمہیں کون سی چیز جہنم میں لے گئی؟ دوسرے اسباب کے علاوہ جہنمی ایک سبب یہ بیان کریں گے وَكُنَّا نَخُوضُ مَعَ الْخَائِضِينَ "(اللہ اور رسول کے احکام کا)مذاق اڑانے والوں کے ساتھ مل کر ہم بھی مذاق اڑایا کرتے تھے۔" (سورہ مدثر' آیت نمبر۴۵) اللہ کے رسول اپنی اپنی قوم کے پاس دعوت حق لے کر آئے۔ انکار کی صورت میں انہیں آنے والے عذاب سے ڈرایا تو بیشتر قوموں نے اپنے رسولوں کی اس تنبیہ کا مذاق اڑایا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کے انجام کا تذکرہ کرتے ہوئے جگہ جگہ یہ بات ارشاد فرمائی فَحَاقَ بِالَّذِينَ سَخِرُوا مِنْهُمْ مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِءُونَ○ "رسولوں کا مذاق اڑانے والے خود اس چیز کے پھیر میں آگئے جس کا وہ مذاق اڑایا کرتے تھے۔" (سورہ انبیاء' آیت نمبر۴۱) پس حدیث رسول ﷺ کے بارے میں استخفاف یا استہزاء کا طرز عمل اختیار کرنے والوں کو ڈرنا چاہئے کہیں یہ چیز ان کے دین وایمان کی بربادی کا باعث نہ بن جائے۔

حذر اے چیرہ دستاں سخت ہیں فطرت کی تعزیریں

☆☆☆

قارئین کرام! سلسلہ اشاعت مطبوعات حدیث کے جامع منصوبہ سے ہمارے پیش نظر جہاں عوام الناس کی تعلیم وتربیت کرنا مقصود ہے وہاں حدیث رسول ﷺ کی ضرورت اور اہمیت کو اجاگر کرنا بھی مطلوب ہے۔ دین اسلام کی بنیاد دو ہی چیزوں پر ہے کتاب اللہ اور سنت رسول ﷺ۔ ہماری ساری جدوجہد اس مقصد کے لئے ہے کہ لوگ دینی مسائل اور احکام جاننے کے لئے کتاب وسنت کی طرف

رجوع کریں اور کتاب وسنت سے ہٹ کر دوسرے عقائد اور اعمال کو بلا تامل ترک کریں اس مقصد کو سامنے رکھتے ہوئے جہاں ہم نے مسنون ادعیہ اذکار کا مجموعہ مرتب کیا ہے وہاں کتاب کے آخر میں غیر مسنون ادعیہ واذکار کا ایک باب بھی شامل کیا ہے تاکہ لوگ غیر مسنون ادعیہ واذکار سے آگاہ رہیں اور ان سے مکمل اجتناب برتیں۔

یہ بات قابل وضاحت ہے کہ احادیث کے متن میں دعا کے الفاظ دو بریکٹ (( )) کے اندر کر دیئے گئے ہیں جبکہ اردو ترجمے میں بھی یہی طریقہ اختیار کیا گیا ہے تاکہ ہر آدمی دعائیہ الفاظ کی پہچان آسانی سے کرسکے۔

حسب سابق ہم نے کتاب میں صحیح اور حسن درجے کی احادیث کا معیار قائم رکھنے کی پوری کوشش کی ہے ہم پورے عجزوانکسار کے ساتھ اللہ کے حضور اپنی کم مائیگی اور تہی دامنی کا اعتراف کرتے ہیں کتاب میں حسن وخوبی کے تمام پہلو محض اللہ کے فضل وکرم کا نتیجہ ہیں جبکہ خامیاں اور غلطیاں ہماری کوتاہی اور غفلت کے باعث ہیں اللہ کریم سے دعا فرمایئے کہ وہ ہماری خامیوں اور غلطیوں کو اپنے دامن عفو میں جگہ عنایت فرمائے اور کتاب میں خیروخوبی کے تمام پہلوؤں کو اپنے فضل وکرم سے شرف قبولیت عطا فرمائے۔ آمین

ادارہ حدیث پبلی کیشنز ان واجب الاحترام علماء کرام کا تہہ دل سے شکر گزار ہے جنہوں نے اپنی شبانہ روز مصروفیات سے وقت نکال کر کتاب کی نظر ثانی فرمائی جزاھم اللہ احسن الجزاء

احباب حدیث پبلی کیشنز کے علاوہ مجھے اپنے ان محسنوں کا شکریہ ادا کرنا ازبس ضروری ہے جن سے ذاتی تعارف ہے نہ جان پہچان لیکن اشاعت حدیث کی جدوجہد میں وہ ہمارے شریک سفر ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے خاص فضل وکرم سے تمام حضرات کی سعی جمیلہ کی دنیا وآخرت میں عزت افزائی فرمائے آمین

﴿ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝﴾ (۲:۱۲۷)

(اے ہمارے پروردگار ! تو ہماری یہ خدمت قبول فرما' بے شک تو خوب سننے والا اور جاننے والا ہے (سورہ بقرہ آیت نمبر۱۲۷)

محمد اقبال کیلانی عفی اللہ عنہ
جامعہ ملک سعود ، الریاض،
المملکۃ العربیۃ السعودیۃ

۱۳ ذی القعدہ ۱۴۱۱ھ
۲۷ مئی ۱۹۹۱ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَلَمْ أَكُنْ بِدُعَائِكَ رَبِّ شَقِيًّا

(۱۹ : ۴)

اے میرے ربّ !
مَیں تجھ سے دُعا مانگ کر
کبھی بھی نامُراد نہیں ہُوا

(سُورہ مریم : ۴)

مختصر اصطلاحات حدیث

حدیث [1]

رسول اللہ ﷺ کا فرمان "قولی حدیث" آپ ﷺ کا عمل "فعلی حدیث" آپ ﷺ کی اجازت "تقریری حدیث" کہلاتی ہے۔

مرفوع: جس حدیث میں صحابی رسول اللہ ﷺ کا نام لے کر حدیث بیان کرے مرفوع کہلاتی ہے۔

موقوف: جس حدیث میں صحابی رسول اللہ ﷺ کا نام لئے بغیر حدیث بیان کرے یا اپنے خیال کا اظہار کرے موقوف کہلاتی ہے۔

آحاد [2]: جس حدیث کے راوی تعداد میں متواتر حدیث کے راویوں سے کم ہوں آحاد کہلاتی ہے۔ آحاد کی تین قسمیں ہیں

متواتر: جس حدیث کے راوی ہر زمانے میں اتنے ہوں جن کا جھوٹ پر اکٹھے ہونا ممکن نہ ہو متواتر کہلاتی ہے۔

مقبول: جس حدیث کے راویوں کی دیانت اور سچائی تسلیم ہو مقبول کہلاتی ہے۔

غیر مقبول: جس حدیث کے راویوں کی دیانت اور سچائی مشتبہ ہو غیر مقبول کہلاتی ہے۔

حسن: جس حدیث کے راوی صحیح حدیث کے راویوں کی نسبت حافظے میں کم ہوں باقی شرائط وہی ہوں حسن کہلاتی ہے۔

صحیح: جس حدیث کے راوی ثقہ، پرہیزگار اور قابل اعتبار حافظہ کے مالک ہوں اور سند متصل ہو، صحیح کہلاتی ہے۔

درجہ ۱	درجہ ۲	درجہ ۳	درجہ ٤	درجہ ٥	درجہ ٦	درجہ ۷
جسے بخاری اور مسلم دونوں نے روایت کیا ہو (متفق علیہ)	جسے صرف بخاری نے روایت کیا ہو	جسے صرف مسلم نے روایت کیا ہو	جسے بخاری اور مسلم کی شرائط کے مطابق کسی دوسرے محدث نے روایت کیا ہو۔	جسے صرف بخاری کی شرائط کے مطابق کسی دوسرے محدث نے روایت کیا ہو۔	جسے صرف مسلم کی شرائط کے مطابق کسی دوسرے محدث نے روایت کیا ہو۔	جسے بخاری اور مسلم کے علاوہ دوسرے محدثین نے صحیح سمجھا ہو۔

ضعیف

معلق	منقطع	مرسل	معضل	موضوع	متروک	شاذ	منکر
جس حدیث کا ایک یا سارے راوی ابتدائے سند سے منقطع ہوں۔	جس حدیث کا ایک یا ایک سے زیادہ راوی مختلف مقامات سے ساقط ہوں	جس حدیث کا راوی آخر سند سے ساقط ہو یعنی تابعی کے بعد صحابی کا نام نہ ہو۔	جس حدیث کے دو یا دو سے زائد راوی اکٹھے سند کے درمیان سے منقطع ہوں۔	جس حدیث کے راوی کا حدیث کے معاملے میں جھوٹ بولنا ثابت ہو۔	جس حدیث کے راوی پر صرف جھوٹ کی تہمت، لیکن حدیث کے معاملہ میں جھوٹ ثابت نہ ہو۔	ایک ثقہ راوی اپنے سے زیادہ ثقہ راوی اور ضابط کی مخالفت کرے۔	جس حدیث کا راوی وہمی یا فاسق یا بدعتی ہو

اصطلاحات کتب

۱- صحاح ستۃ : حدیث کی چھ کتب بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ کو قلت صحت کی بنیاد پر صحاح ستہ کہا جاتا ہے۔

۲- جامع : جس حدیث میں اسلام کے متعلق تمام مباحث عقائد، احکام، تفسیر، جنت، دوزخ وغیرہ موجود ہوں جامع کہلاتی ہے۔

۳- سنن : جس کتاب میں صرف احکامات کے متعلق احادیث جمع کی گئی ہوں سنن کہلاتی ہیں مثلاً سنن ابی داؤد۔

٤- مسند : جس کتاب میں ترتیب وار ہر صحابی کی احادیث یک جا کردی گئیں ہوں مسند کہلاتی ہے مثلاً مسند احمد۔

٥- مستخرج : جس کتاب میں ایک کتاب کی احادیث کسی دوسری سند سے روایت کی جائیں مستخرج کہلاتی ہیں مثلاً مستخرج الاسماعیلی علی البخاری۔

٦- مستدرک : جس کتاب میں ایک محدث کی قائم کردہ شرائط کے مطابق وہ احادیث جمع کی جائیں جو اس محدث نے اپنی کتاب میں درج نہ کی ہوں مستدرک کہلاتی ہے مثلاً مستدرک حاکم

۷- اربعین : جس کتاب میں چالیس احادیث جمع کی گئی ہوں اربعین کہلاتی ہے مثلاً اربعین نووی۔

---

[2] جس حدیث کے راوی ہر زمانے میں دو سے زائد رہے ہوں "مشہور" جس کے راوی کسی زمانے میں کم سے کم دو رہے ہوں "عزیز" اور جس حدیث کے راوی کسی زمانہ میں ایک رہا ہو "غریب" کہلاتی ہے۔

فَضْلُ الدُّعَاءِ
دعا کی فضیلت

مسئلہ ۱ دعا عبادت ہے۔

عَنِ النُّعْمَانِ ابْنِ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ الدُّعَاءَ هُوَ الْعِبَادَةُ ثُمَّ قَرَأَ ﴿ وَ قَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْ أَسْتَجِبْ لَكُمْ ﴾ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ (۱) (صحیح)

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "دعا ہی عبادت ہے پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی "تمہارا رب کہتا ہے مجھ سے دعا مانگو میں تمہاری دعا قبول کروں گا۔" اسے احمد، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲ دعا اللہ کے نزدیک بڑی عظمت والا عمل ہے۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيْسَ شَيْءٌ أَكْرَمَ عَلَى اللّٰهِ مِنَ الدُّعَاءِ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (۲) (حسن)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اللہ کے نزدیک دعا سے زیادہ عظمت والا کوئی عمل نہیں۔" اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳ دعا سے تقدیر بدل جاتی ہے۔

عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَرُدُّ الْقَضَاءَ إِلَّا الدُّعَاءُ وَلَا يَزِيْدُ فِي الْعُمُرِ إِلَّا الْبِرُّ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (۳) (حسن)

۱ – صحیح سنن ابن ماجة ، للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحدیث ۳۰۸۶
۲ – صحیح سنن الترمذی ، للالبانی ، الجزء الثالث ، رقم الحدیث ۲۶۸۴
۳ – صحیح سنن الترمذی ، للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحدیث ۱۷۳۹

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”تقدیر کو دعا کے علاوہ کوئی چیز نہیں بدل سکتی اور عمر میں نیکی کے علاوہ کوئی چیز اضافہ نہیں کر سکتی۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۴ دعا نازل شدہ اور نازل ہونے والی تمام آفات کے لئے فائدہ مند ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ **إِنَّ الدُّعَاءَ یَنْفَعُ مِمَّا نَزَلَ وَ مِمَّا لَمْ یَنْزِلْ فَعَلَیْکُمْ عِبَادَ اللّٰہِ بِالدُّعَاءِ** . رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ (۱) (حسن)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”دعا نازل شدہ (آفات) اور جو ابھی نازل نہیں ہوئیں سب کے لئے نفع بخش ہے لہٰذا اے اللہ کے بندو دعا ضرور کیا کرو۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۵ اللہ تعالیٰ جسے اپنی رحمت سے نوازنا چاہتے ہیں اسے دعا کی توفیق عنایت فرمادیتے ہیں۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ **مَنْ فُتِحَ لَهُ مِنْکُمْ بَابُ الدُّعَاءِ فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الرَّحْمَةِ وَ مَا سُئِلَ اللّٰہُ شَیْئًا یَعْنِیْ أَحَبَّ إِلَیْهِ مِنْ أَنْ یُسْأَلَ الْعَافِیَةَ** . رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ (۲) (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس شخص کے لئے دعا کا دروازہ کھولا گیا (یعنی دعا کی توفیق دی گئی) اس کے لئے گویا رحمت کے دروازے کھول دیئے گئے اور جو چیز اللہ سے مانگی جاتی ہے ان میں سب سے زیادہ اللہ کے نزدیک پسندیدہ عافیت ہے“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۶ دعا کرنے والے کو اللہ کبھی محروم نہیں رکھتے۔

مسئلہ ۷ دعا کے لئے ہاتھ اٹھانے مسنون ہیں۔

عَنْ سَلْمَانَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ **إِنَّ رَبَّکُمْ حَیِیٌّ کَرِیْمٌ**

۱۔ صحیح سنن الترمذی ، للالبانی ، الجزء الثالث ، رقم الحدیث ۲۸۱۳
۲۔ مشکوۃ المصابیح ، للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحدیث ۲۲۳۹

يَسْتَحْيِيْ مِنْ عَبْدِهِ إِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ إِلَيْهِ فَيَرُدُّهُمَا صِفْرًا . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ (١) (صحيح)

حضرت سلمان (فارسی) رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تمہارا رب بڑا حیا کرنے والا اور سخی ہے جب بندہ اس کے حضور ہاتھ اٹھاتا ہے تو انہیں خالی لوٹاتے ہوئے اسے شرم آتی ہے" اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

١ـ صحيح سنن ابن ماجة ، للالباني ، الجزء الاول ، رقم الحديث ٣١١٧

أَهَمِّيَّةُ الدُّعَاءِ

دعا کی اہمیت

مسئلہ ٨ دعا نہ مانگنے سے اللہ ناراض ہوتا ہے۔

عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ **إِنَّهُ مَنْ لَمْ یَسْئَلِ اللّٰهَ یَغْضَبْ عَلَیْهِ** . رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ (١) (حسن)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جو شخص اللہ سے نہیں مانگتا اللہ اس سے ناراض ہوتا ہے۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

☆☆

١- صحیح سنن الترمذی ، للالبانی ، الجزء الثالث ، رقم الحدیث ٢٦٨٦

آدَابُ الــــدُّعَــاءِ

دعا کے آداب

مسئلہ ۹ دعا مانگنے سے قبل اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء اور پھر نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجنا چاہئے۔

عَنْ فُضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ رَضِىَ اللهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ قَاعِدٌ إِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَصَلَّى فَقَالَ : اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ **عَجِلْتَ أَيُّهَا الْمُصَلِّى إِذَا صَلَّيْتَ فَقَعَدْتَ فَاحْمَدِ اللهَ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ وَصَلِّ عَلَيَّ ثُمَّ ادْعُهُ** ، قَالَ : ثُمَّ صَلَّى رَجُلٌ آخَرُ بَعْدَ ذٰلِكَ فَحَمِدَ اللهَ وَصَلَّى عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ **أَيُّهَا الْمُصَلِّى أُدْعُ تُجَبْ** . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (۱) (صحيح)

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ (ایک روز) رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان تشریف فرماتے کہ ایک آدمی (مسجد میں) داخل ہوا نماز پڑھی اور دعا مانگنے لگا "یااللہ مجھے معاف فرما' مجھ پر رحم کر۔" آپ ﷺ نے فرمایا "اے نمازی ! تو نے (دعامانگنے میں) جلدی کی۔ جب نماز پڑھ چکو اور دعا کے لئے بیٹھو تو اللہ کی شایان شان حمد وثنا کرو پھر مجھ پر درود بھیجو پھر اپنے لئے دعا کرو۔" فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک دوسرے آدمی نے نماز پڑھی اور (اس کے بعد) اللہ کی حمد وثنا کی' نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجا تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا "اے نمازی ! دعا کر تیری دعا قبول کی جائے گی۔" اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۰ دعا دل جمعی اور دوٹوک الفاظ میں کرنی چاہئے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِىَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا دَعَا أَحَدُكُمْ

۱- صحيح سنن الترمذي ، للالباني ، الجزء الثالث ، رقم الحديث ۲۷٦٥

فَلْيَعْزِمِ الْمَسْئَلَةَ وَلاَ يَقُوْلَنَّ اَللّٰهُمَّ إِنْ شِئْتَ فَاعْطِنِيْ فَإِنَّهُ لاَ مُسْتَكْرِهَ لَهُ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۱)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جب تم میں سے کوئی دعا کرے تو اللہ سے پختہ ارادے کے ساتھ سوال کرے اور یوں نہ کہے "اے اللہ اگر تو چاہے تو عطا فرما۔" اس لئے کہ اللہ تعالیٰ پر کوئی زبردستی نہیں کر سکتا۔ (جو اسے دعا قبول کرنے سے روک لے۔) اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۱ دعا مانگتے ہوئے قبولیت کا مکمل یقین رکھنا چاہئے۔

مسئلہ ۱۲ دعا پوری توجہ اور یکسوئی سے کرنی چاہئے۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أُدْعُوا اللّٰهَ وَ أَنْتُمْ مُوْقِنُوْنَ بِالْإِجَابَةِ وَاعْلَمُوْا أَنَّ اللّٰهَ لاَ يَسْتَجِيْبُ دُعَاءً مِّنْ قَلْبٍ غَافِلٍ لَاهٍ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (۲) (حسن)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ سے قبولیت کے مکمل یقین کے ساتھ دعا کرو اور یاد رکھو! اللہ تعالیٰ غافل اور بے دھیان دل کی دعا قبول نہیں کرتا" اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۳ دعا مانگنے سے قبل اپنے گناہوں کا اعتراف اور اظہار ندامت کرنا چاہئے۔

وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ اللّٰهَ لَيَعْجَبُ مِنَ الْعَبْدِ إِذَا قَالَ ﴿ لاَ إِلٰهَ إِلاَّ أَنْتَ إِنِّيْ قَدْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ إِنَّهُ لاَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلاَّ أَنْتَ ﴾ قَالَ : عَبْدِيْ عَرَفَ أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ وَيُعَاقِبُ رَوَاهُ الْحَاكِمُ (۳)

حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جب بندہ کہتا ہے "تیرے سوا کوئی الٰہ نہیں میں نے اپنے آپ پر ظلم کیا ہے میرے گناہ معاف فرما تیرے سوا کوئی گناہ معاف کرنے والا نہیں۔" تو اللہ کو یہ بات بہت اچھی لگتی ہے اور اللہ فرماتا ہے "میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا رب

۱۔ کتاب الدعا ، باب لیعزم المسئلة
۲۔ صحیح سنن الترمذی، للالبانی ، الجزء الثالث ، رقم الحدیث ۲۷٦٦
۳۔ سلسلہ احادیث الصحیحہ ، للالبانی ، الجزء الرابع ، رقم الحدیث ۱٦۵۳

ہے جو معاف بھی کرتا ہے سزا بھی دیتا ہے۔" اسے حاکم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۴ خاص خاص مواقع پر دعا کے الفاظ تین تین بار دہرانا مسنون ہے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ سَئَلَ اللّٰهَ الْجَنَّةَ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ قَالَتِ الْجَنَّةُ ((اَللّٰهُمَّ أَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ)) وَ مَنِ اسْتَجَارَ مِنَ النَّارِ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ قَالَتِ النَّارُ ((اَللّٰهُمَّ أَجِرْهُ مِنَ النَّارِ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ (۱) (صحيح)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا "جو شخص اللہ سے تین مرتبہ جنت مانگے (اس کے حق میں) جنت کہتی ہے یااللہ ! اسے جنت میں داخل فرما اور جو شخص تین مرتبہ آگ سے پناہ مانگے (اس کے حق میں) آگ کہتی ہے "یا اللہ ! اسے آگ سے بچالے۔" اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۵ کسی دوسرے کے لئے دعا مانگنے والے کو پہلے اپنے لئے پھر دوسرے کے لئے دعا مانگنی چاہئے۔

عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا ذَكَرَ أَحَدًا فَدَعَا لَهُ بَدَأَ بِنَفْسِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (۲) (صحيح)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ جب کسی کا ذکر کرتے اور اس کے لئے دعا کرتے تو پہلے اپنے لئے دعا فرماتے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۶ جامع (تھوڑے الفاظ' لیکن زیادہ معانی والی) دعا مانگنی چاہئے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَسْتَحِبُّ الْجَوَامِعَ مِنَ الدُّعَاءِ وَ يَدَعُ مَا سِوٰى ذٰلِكَ رَوَاهُ أَبُوْدَاوٗدَ (۳) (صحيح)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ ﷺ جامع دعائیں پسند فرماتے اور دوسری دعاؤں کو چھوڑ دیتے تھے۔ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۷ دعا کے لئے ہاتھ اٹھانے مسنون ہیں۔

۱- صحيح سنن ابن ماجة ، للالباني ، الجزء الثاني ، رقم الحديث ۳۵۰۲
۲- صحيح سنن الترمذي ، للالباني ، الجزء الثالث ، رقم الحديث ۲۶۹۶
۳- مشكوة المصابيح ، للالباني ، الجزء الثاني ، رقم الحديث ۲۲۴۶

وضاحت حدیث مسئلہ نمبر۷ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ ۱۸ ہاتھ اٹھائے بغیر بھی دعا کرنا جائز ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَدْعُوْا فِي الصَّلاَةِ يَقُوْلُ ﴿ **اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ أَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَ أَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَاوَالْمَمَاتِ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْمَاثَمِ وَالْمَغْرَمِ** ﴾ رَوَاهُ مُسْلِمٌ . (۱)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ ﷺ نماز میں (تشہد اور درود کے بعد) یہ دعا مانگتے "الٰہی! میں تیری جناب سے عذاب قبر' مسیح الدجال کے فتنے' موت وحیات کی آزمائش' گناہوں اور قرض سے پناہ مانگتا ہوں۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۹ امام کو دعا کراتے وقت اپنے علاوہ باقی لوگوں کو بھی دعا میں شریک کرنا چاہئے۔

عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لاَ يَحِلُّ لاِمْرِیءٍ أَنْ يَنْظُرَ فِيْ جَوْفِ بَيْتِ امْرِیءٍ حَتّٰى يَسْتَأْذِنَ فَإِذَا نَظَرَ فَقَدْ دَخَلَ وَ لاَ يَؤُمُّ قَوْمًا فَيَخُصُّ نَفْسَهُ بِدَعْوَةٍ دُوْنَهُمْ فَإِنْ فَعَلَ فَقَدْ خَانَهُمْ وَلاَيَقُوْمُ إِلَى الصَّلاَةِ وَهُوَحَقِنٌ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (۲) (صحيح)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا "کسی شخص کے لئے جائز نہیں کہ وہ کسی دوسرے کے گھر میں اجازت لئے بغیر جھانکے اس لئے کہ جب کسی نے جھانکا گویا وہ اس (گھر) میں داخل ہوا۔ کوئی شخص جو لوگوں کی امامت کرائے دعا کے وقت دوسروں کے بغیر صرف اپنے لئے دعا نہ کرے' اگر ایسا کرے گا تو لوگوں کی خیانت کرے گا' کوئی شخص پیشاب وغیرہ روک کر نماز نہ پڑھے۔" اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۰ دعا سننے والے کو دعائیہ کلمات کے آخر میں "آمین" کہنا چاہئے۔

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ دَعْوَةُ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ

۱۔ مختصر صحيح مسلم ، للالباني، رقم الحديث ۳۰۶ ۲۔صحيح سنن الترمذي ، للالباني ، الجزء الاول، رقم الحديث ۲۹۳

لِأَخِيْهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ مُسْتَجَابَةٌ عِنْدَ رَأْسِهِ مَلَكٌ مُؤَكَّلٌ كُلَّمَادَعَا لِأَخِيْهِ بِخَيْرٍقَالَ الْمَلَكُ الْمُؤَكَّلُ بِهِ آمِيْنَ وَلَكَ بِمِثْلٍ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "کسی مسلمان کی اپنے بھائی کے لئے غائبانہ دعا قبول ہوتی ہے غائبانہ دعا کرنے والے کے پاس ایک فرشتہ مقرر ہوتا ہے جب وہ اپنے بھائی کے لئے کوئی بھلائی والی غائبانہ دعا کرتا ہے تو فرشتہ "آمین" (اللہ تیری دعا قبول کرے) کہتا ہے اور ساتھ یہ بھی کہتا ہے کہ "تجھے بھی اللہ ویسی ہی بھلائی عطا کرے۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۱ معمولی سے معمولی چیز بھی صرف اللہ تعالیٰ سے مانگنی چاہئے۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِيَسْأَلْ اَحَدُكُمْ رَبَّهُ حَاجَتَهُ كُلَّهَا حَتّٰى يَسْأَلَهُ شِسْعَ نَعْلِهِ إِذَا انْقَطَعَ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (۲) (حسن)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تم میں سے ہر ایک کو اپنی ہر ضرورت اللہ سے مانگنی چاہئے حتی کہ جوتی کا تسمہ ٹوٹ جائے تو وہ بھی اسی سے مانگیں۔ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۲ دعا کرتے وقت اپنا رخ قبلہ کی طرف رکھنا چاہئے۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ نَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِلَى الْمُشْرِكِيْنَ وَ هُمْ أَلْفٌ وَ أَصْحَابُهُ ثَلَاثُ مِائَةٍ وَ تِسْعَةَ عَشَرَ رَجُلاً فَاسْتَقْبَلَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ الْقِبْلَةَ ثُمَّ مَدَّ يَدَيْهِ فَجَعَلَ يَهْتِفُ بِرَبِّهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ .(۳)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جنگ بدر کے روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکین مکہ پر ایک نظر ڈالی ان کی تعداد ایک ہزار تھی جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم کی تعداد تین سو انیس تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ کی طرف رخ کیا اور اپنے ہاتھ (اللہ کے حضور) پھیلا دیئے اور پکار کر دعا کرنے لگے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

☆☆

۱- مختصر صحیح مسلم ، للالبانی ، رقم الحدیث ۱۸۸۲
۲- مشکوۃ المصابیح ، للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحدیث ۲۲۵۱
۳- مختصر صحیح مسلم ، للالبانی ، رقم الحدیث ۱۱۵۸

أَلْكَلِمَاتُ الَّتِيْ تُسْتَجَابُ بِهَا الدُّعَاءُ

وہ کلمات جن کے ذریعے دعا قبول کی جاتی ہے

مسئلہ ۴۳ اسم اعظم کے وسیلے سے کی گئی دعا قبول ہوتی ہے۔

عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ سَمِعَ رَجُلاً يَقُوْلُ : أَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ بِأَنَّكَ أَنْتَ اللهُ لاَإِلٰهَ إِلاَّ أَنْتَ الْأَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِيْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَ لَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ فَقَالَ : رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لَقَدْ سَأَلَ اللهَ بِإِسْمِهِ الْأَعْظَمِ الَّذِيْ إِذَا سُئِلَ بِهِ أَعْطٰى وَ إِذَا دُعِيَ بِهِ أَجَابَ . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ (۱) (صحیح)

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو کہتے ہوئے سنا "اے اللہ ! میں تجھ سے اس لئے مانگتا ہوں کہ تو اللہ ہے تیرے سوا کوئی الہٰ نہیں تو اکیلا ہے' بے نیاز ہے نہ اس نے کسی کو جنا نہ وہ کسی سے جنا گیا اور اس کی برابری کرنے والا کوئی نہیں" آپ ﷺ نے فرمایا "اس شخص نے اللہ تعالیٰ کے اسم اعظم کے وسیلے سے دعا مانگی ہے اور اسم اعظم کے وسیلے سے جب اللہ سے مانگا جاتا ہے تو وہ عطا فرماتا ہے اور جب اس سے دعا کی جاتی ہے تو وہ قبول فرماتا ہے۔" اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلاً يَقُوْلُ ((أَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ بِأَنَّ لَكَ الْحَمْدَ لاَ إِلٰهَ إِلاَّ أَنْتَ وَحْدَكَ لاَ شَرِيْكَ لَكَ، الْمَنَّانُ بَدِيْعُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ ، ذُوالْجَلاَلِ وَالْإِكْرَامِ)) فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَقَدْ سَأَلَ اللهَ بِإِسْمِهِ الْأَعْظَمِ الَّذِيْ إِذَا سُئِلَ بِهِ أَعْطٰى وَ إِذَا دُعِيَ بِهِ أَجَابَ . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ (۲) (صحیح)

۱- صحیح سنن ابن ماجة ، للالبانی، الجزء الاول ، رقم الحدیث ۳۱۱۱

۲- صحیح سنن ابن ماجة ، للالبانی، الجزء الثانی ، رقم الحدیث ۳۱۱۲

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو یوں دعا مانگتے ہوئے سنا "یااللہ ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کیونکہ ہر طرح کی حمد تیرے ہی لئے سزوار ہے تیرے سوا کوئی الٰہ نہیں، تو اکیلا ہے تیرا کوئی شریک نہیں، تو احسان فرمانے والا ہے، زمین و آسمان کا پیدا کرنے والا ہے اے بزرگی اور بخشش کے مالک ! " آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اس شخص نے اسم اعظم کے واسطے سے دعا مانگی ہے اور اسم اعظم وہ ہے جس کے وسیلہ سے دعا مانگی جائے تو قبول کی جاتی ہے جب اس کے واسطے سے سوال کیا جاتا ہے تو پورا کیا جاتا ہے۔" اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

۲۴ قبولیت دعا کے دیگر کلمات درج ذیل ہیں۔

۱۔ عَنْ سَعْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ دَعْوَةُ ذِی النُّوْنِ إِذْ دَعَا رَبَّہُ وَ ھُوَ فِیْ بَطْنِ الْحُوْتِ ﴿ لَا إِلٰہَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِیْنَ﴾ فَإِنَّہُ لَمْ یَدْعُ بِھَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ فِیْ شَیْءٍ قَطُّ إِلَّا اسْتَجَابَ اللّٰہُ لَہُ . رَوَاہُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ(۱) (صحیح)

حضرت سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "مچھلی والے (یعنی حضرت یونس علیہ السلام) کی دعا جو اس نے مچھلی کے پیٹ میں مانگی تھی "تیرے سوا کوئی الٰہ نہیں تو (ہر خطا سے) پاک ہے میں ظالموں میں سے ہوں" کے واسطے سے جب بھی کوئی مسلمان دعا کرتا ہے اللہ قبول فرماتا ہے۔" اسے احمد اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

۲۔ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّیْلِ فَقَالَ ((لَاإِلٰہَ إِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہُ لَاشَرِیْكَ لَہُ لَہُ الْمُلْكُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ)) وَ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَاإِلٰہَ إِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ أَكْبَرُ وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰہِ ثُمَّ قَالَ رَبِّ اغْفِرْلِیْ أَوْ قَالَ ثُمَّ دَعَا اسْتُجِیْبَ لَہُ فَإِنْ تَوَضَّأَ وَ صَلّٰی قُبِلَتْ صَلَاتُہُ . رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ (۲)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو شخص رات میں جاگے اور کہے "اللہ کے سوا کوئی الٰہ نہیں وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں، بادشاہی اسی کے لئے ہے حمد کے لائق وہی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، اللہ پاک ہے حمد اللہ ہی کے لئے ہے، اللہ کے سوا کوئی الٰہ نہیں

۱۔ صحیح سنن الترمذی، للالبانی، الجزء الثالث، رقم الحدیث ۲۷۸۵ ۲۔ مختصر صحیح بخاری للزبیدی، رقم الحدیث ۶۱۱

اللہ سب سے بڑا ہے نیکی کرنے اور گناہ سے بچنے کی طاقت اللہ کی توفیق سے ہی ملتی ہے۔" ان کلمات کے بعد پھر یہ کہے "اے میرے رب ! مجھے بخش دے۔" یا آپ ﷺ نے فرمایا "دعا کرے تو اس کی دعا قبول کی جاتی ہے اور اگر وضو کرکے نماز پڑھے تو نماز قبول کی جائے گی۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : أَلِظُّوْا بِيَا ذَالْجَلاَلِ وَالْاِكْرَامِ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ .(۱)
(صحيح)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا (دعا کرتے ہوئے) "یا ذالجلال و الاکرام کے الفاظ لازم پکڑو۔" اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

★ ★

۱- صحيح سنن الترمذي ، للالباني، الجزء الثالث، رقم الحديث ۲۷۹۷

أَلْاَوْقَاتُ الَّتِيْ تُسْتَجَابُ فِيْهَا الدُّعَاءُ

قبولیت دعا کے اوقات

مسئلہ ۴۵ رات کے آخری حصہ میں دعا قبول کی جاتی ہے۔

عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ : يَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَآءِ الدُّنْيَا حِيْنَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرُ يَقُوْلُ مَنْ يَدْعُوْنِیْ فَأَسْتَجِيْبَ لَهُ مَنْ يَسْأَلُنِیْ فَأُعْطِيَهُ وَ مَنْ يَسْتَغْفِرُنِیْ فَأَغْفِرَلَهُ . رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "ہمارا رب (ہر رات) جب آخر تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے تو آسمان دنیا پر اترتا ہے اور فرماتا ہے: کون مجھ سے دعا کرتا ہے میں اس کی دعا قبول کروں۔ کون مجھ سے کچھ مانگتا ہے میں اس کو دوں۔ کون مجھ سے گناہوں کو معافی چاہتا ہے کہ میں اس کے گناہ معاف کروں۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَبِیْ أُمَامَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ أَقْرَبُ مَا يَكُوْنُ الرَّبُّ مِنَ الْعَبْدِ فِیْ جَوْفِ اللَّيْلِ الْآخِرِ فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَكُوْنَ مِمَّنْ يَذْكُرُ اللهَ فِیْ تِلْكَ السَّاعَةِ فَكُنْ . رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ (۲) (صحیح)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھ سے عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ رات کے آخری حصہ میں رب اپنے بندے کے بہت قریب ہوتا ہے لہذا اگر اس وقت اللہ کو یاد کرنے والوں میں شامل ہونے کی ہمت کرسکو تو کرو۔ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

۱۔ مختصر صحیح بخاری للزبیدی، رقم الحدیث ۶۰۶

۲۔ صحیح سنن الترمذی، للالبانی، الجزء الثالث، رقم الحدیث ۲۸۳۳

مسئلہ ۲۶ اذان اور اقامت کے درمیان دعا قبول کی جاتی ہے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أَلدُّعَاءُ لاَيُرَدُّ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (۱) (صحیح)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اذان اور اقامت کے درمیان دعا رد نہیں کی جاتی۔" اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۷ سجدہ میں دعا قبول کی جاتی ہے۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ : أَقْرَبُ مَا يَكُوْنُ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهِ وَ هُوَ سَاجِدٌ فَأَكْثِرُوا الدُّعَاءَ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۲)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "سجدہ کی حالت میں بندہ اپنے رب کے بہت قریب ہوتا ہے لہٰذا سجدہ میں کثرت سے دعا کیا کرو۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۸ جمعہ کے دن (کسی ایک گھڑی میں) دعا قبول کی جاتی ہے۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ ذَكَرَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ : فِيْهِ سَاعَةٌ لاَ يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَ هُوَ قَائِمٌ يُصَلِّيْ يَسْأَلُ اللهَ تَعَالَى شَيْئًا إِلاَّ أَعْطَاهُ إِيَّاهُ وَ أَشَارَ بِيَدِهِ يُقَلِّلُهَا . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۳)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جمعہ کے دن کا ذکر کیا اور فرمایا "اس میں ایک گھڑی ایسی ہے جس میں کوئی مسلمان کھڑا نماز پڑھ رہا ہو اور اللہ سے کچھ مانگے تو اللہ اس کو عنایت فرماتا ہے اور ہاتھ کے اشارے سے آپ نے واضح فرمایا کہ وہ ساعت مختصر سی ہے۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۹ اذان کے بعد دعا قبول کی جاتی ہے۔

مسئلہ ۳۰ میدان جنگ میں مسلمانوں اور کافروں کے لشکر جب باہم گتھم گتھا

۱- صحیح سنن الترمذی، للالبانی، الجزء الثالث، رقم الحدیث ۲۸٤۳ ۲- مختصر صحیح مسلم، للالبانی، رقم الحدیث ۲۹۸
۳- مختصر صحیح بخاری للزبیدی، رقم الحدیث ۵۲۱

ہوتے ہیں' اس وقت دعا قبول کی جاتی ہے۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثِنْتَانِ لاَ تُرَدَّانِ أَوْ قَلَّ مَا تُرَدَّانِ الدُّعَاءُ عِنْدَ النِّدَاءِ وَعِنْدَالْبَأْسِ حِيْنَ يَلْحَمُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ (۱)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "دو دعائیں رد نہیں کی جاتیں ایک اذان کے بعد' دوسری لڑائی کے وقت جب (دونوں لشکر) ایک دوسرے سے ٹکراتے ہیں۔" اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۱ بارش نازل ہونے کے وقت دعا قبول کی جاتی ہے۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثِنْتَانِ مَا تُرَدَّانِ الدُّعَاءُ عِنْدَ النِّدَاءِ وَ تَحْتَ الْمَطَرِ . رَوَاهُ الْحَاكِمُ (۲) (صحیح)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "دو وقت کی دعائیں رد نہیں کی جاتیں یا بہت ہی کم رد کی جاتی ہیں (پہلی) اذان کے بعد اور (دوسری) بارش نازل ہونے کے وقت۔ اسے حاکم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۲ یوم عرفہ (۹ ذی الحجہ) کی دعا قبول کی جاتی ہے۔

عَنْ عَمْرِوبْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِيَ اللّٰهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : خَيْرُ الدُّعَاءِ دُعَاءُ يَوْمِ عَرَفَةَ وَخَيْرُ مَا قُلْتُ أَنَا وَالنَّبِيُّوْنَ مِنْ قَبْلِيْ لاَ إِلٰهَ إِلاَّ اللّٰهُ وَحْدَهٗ لاَ شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (۳) (حسن)

حضرت عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ (شعیب کے) دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "بہترین دعا عرفہ کے دن کی دعا ہے اور بہترین دعا جو میں نے اور مجھ سے پہلے نبیوں نے مانگی وہ یہ ہے "اللہ کے سوا کوئی الٰہ نہیں وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں بادشاہی اسی کی ہے حمد اسی کے لئے سزاوار ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۳ توبہ کرنے والے کی دعا رات یا دن کی ہر گھڑی میں قبول کی جاتی

۱- صحيح سنن ابی داؤد، للالبانی، الجزء الثانی، رقم الحديث ۲۲۱۵
۲- سلسلة احاديث الصحيحة ، للالبانی، الجزء الثالث ، رقم الحديث ۱٤٦٩
۳- صحيح سنن الترمذی، للالبانی، الجزء الثالث، رقم الحديث ۲۸۳۷

ہے۔

عَنْ أَبِیْ مُوْسَی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ : إِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ یَبْسُطُ یَدَہُ بِاللَّیْلِ لِیَتُوْبَ مُسِیْءُ النَّھَارِ وَ یَبْسُطُ یَدَہُ بِالنَّھَارِ لِیَتُوْبَ مُسِیْءُ اللَّیْلِ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِھَا . رَوَاہُ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا "اللہ عزوجل رات کے وقت اپنا ہاتھ پھیلاتا ہے تاکہ دن میں گناہ کرنے والا توبہ کرے (تو اس کی توبہ قبول فرمائے) پھر دن کے وقت اپنا ہاتھ پھیلاتا ہے تاکہ رات میں گناہ کرنے والا توبہ کرے (تو اس کی توبہ قبول فرمائے) حتی کہ سورج مغرب سے طلوع ہوجائے (یعنی قیامت قائم ہوجائے۔)" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۴ زمزم پینے سے قبل کی گئی دعا قبول ہوتی ہے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ : مَاءُ زَمْزَمَ لِمَا شُرِبَ لَہُ . رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ (۲) (صحیح)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ زمزم کا پانی جس نیت سے پیا جائے وہ پوری ہوتی ہے۔ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

۱- مختصر صحیح مسلم ، للالبانی، رقم الحدیث ۱۹۲۱ ۲- صحیح سنن ابن ماجۃ ، للالبانی، الجزء الثانی، رقم الحدیث ۲۴۸۴

اَلَّـــذِیْنَ تُسْتَجَــابُ دُعَــائُــهُمْ

وہ لوگ جن کی دعا قبول کی جاتی ہے۔

مسئلہ ۳۵ مظلوم کی دعا قبول کی جاتی ہے۔

مسئلہ ۳۶ مسافر کی دعا قبول کی جاتی ہے۔

مسئلہ ۳۷ باپ کی دعا بیٹے کے حق میں قبول ہوتی ہے۔

عَنْ أَبِیْ هُرَیْـرَةَ رَضِـیَ اللّٰهُ عَنْـهُ قَـالَ : قَـالَ رَسُـوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثَـلَاثُ دَعَـوَاتٍ یُسْتَجَابُ لَهُنَّ لاَ شَكَّ فِیْهِنَّ دَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ وَ دَعْوَةُ الْمُسَافِرِ وَ دَعْـوَةُ الْوَالِـدِ لِوَلَـدِهِ . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ (۱) (حسن)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "تین (آدمیوں) کی دعا قبول کی جاتی ہے جس میں کوئی شک نہیں۔ مظلوم کی دعا' مسافر کی دعا' والد کی دعا اپنے بیٹے کے حق میں۔" اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۸ غازی کی دعا قبول کی جاتی ہے۔

مسئلہ ۳۹ حج اور عمرہ کرنے والے کی دعا قبول ہوتی ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ : اَلْغَازِی فِـیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ الْحَاجُّ وَالْمُعْتَمِرُ وَفْدُ اللّٰهِ دَعَاهُمْ فَأَجَابُوْهُ وَسَأَلُوْهُ فَأَعْطَاهُمْ . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ (۲) (حسن)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "جہاد فی سبیل اللہ کرنے والے' حج اور عمرہ کرنے والے اللہ کے مہمان ہیں۔ اللہ نے انہیں بلایا تو وہ آ گئے لہٰذا اب وہ اللہ سے

۱- صحیح سنن ابن ماجة ، للالبانی، الجزء الثانی، رقم الحدیث ۳۱۱۵
۲- صحیح سنن ابن ماجة ، للالبانی، الجزء الثانی، رقم الحدیث ۲۳۳۹

سوال کریں گے تو اللہ انہیں عطا فرمائے گا۔" اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۴۰ نیک اولاد کی دعا والدین کے حق میں قبول ہوتی ہے۔

عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ لَيَرْفَعُ الدَّرَجَةَ لِلْعَبْدِ الصَّالِحِ فِی الْجَنَّةِ فَيَقُوْلُ يَارَبِّ ! أَنّٰى لِیْ هٰذِهِ فَيَقُوْلُ بِاسْتِغْفَارِ وَلَدِكَ لَكَ . رَوَاهُ أَحْمَدُ (۱) (صحیح)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ نیک آدمی کا جنت میں درجہ بلند فرماتا ہے تو آدمی عرض کرتا ہے اے میرے رب! میرا درجہ کیسے بلند ہوا؟" اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے "تیرے لئے تیرے بیٹے کے استغفار کرنے سے۔" اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۴۱ خوشحالی اور فراغت میں دعا کرنے والے کی تنگی اور مصیبت کے وقت دعا قبول کی جاتی ہے۔

عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَسْتَجِيْبَ اللّٰهُ لَهُ عِنْدَ الشَّدَائِدِ فَلْيُكْثِرِ الدُّعَاءَ فِی الرَّخَاءِ . رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ (۲) (حسن)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جو شخص یہ پسند کرتا ہے کہ مصیبتوں اور تکلیفوں میں اللہ اس کی دعا قبول فرمائے اسے چاہئے کہ خوشحالی کے وقت کثرت سے دعا کیا کرے۔" اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۴۲ روزہ دار کی دعا قبول کی جاتی ہے۔

عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثَلاَثُ دَعَوَاتٍ لاَ تُرَدُّ دَعْوَةُ الْوَالِدِ وَ دَعْوَةُ الصَّائِمِ وَ دَعْوَةُ الْمُسَافِرِ . رَوَاهُ الْبَيْهَقِیُّ (۳) (صحیح)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "تین آدمیوں کی دعا رد نہیں کی جاتی۔ باپ کی، روزہ دار اور مسافر کی۔" اسے بیہقی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۴۳ بیمار کی دعا قبول کی جاتی ہے۔

۱- مشکوۃ المصابیح ، للالبانی ، الجزء الثانی، رقم الحدیث ۲۳۵۴
۲- صحیح سنن الترمذی، للالبانی، الجزء الثالث، رقم الحدیث ۲۶۹۲
۳- سلسلة أحادیث الصحیحة ، للالبانی، الجزء الرابع، رقم الحدیث ۱۷۹۷

مسئلہ ۴۴ مسلمان بھائی کی عدم موجودگی میں مانگی گئی دعا بہت جلد قبول کی جاتی ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : خَمْسُ دَعَوَاتٍ يُسْتَجَابُ لَهُنَّ دَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ حَتّٰى يَنْتَصِرَ وَ دَعْوَةُ الْحَاجِّ حَتّٰى يَصْدُرَ وَ دَعْوَةُ الْمُجَاهِدِ حَتّٰى يَقْعُدَ وَ دَعْوَةُ الْمَرِيْضِ حَتّٰى يَبْرَأَ وَ دَعْوَةُ الْأَخِ لِأَخِيْهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ ثُمَّ قَالَ وَ اَسْرَعُ هٰذِهِ الدَّعَوَاتِ إِجَابَةً دَعْوَةُ الْأَخِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ . رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ (۱) (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "پانچ دعائیں قبول کی جاتی ہیں مظلوم کی دعا یہاں تک کہ بدلہ لے لے۔ حاجی کی دعا یہاں تک کہ (گھر) واپس لوٹے' مجاہد کی دعا یہاں تک کہ وہ جہاد سے فارغ ہوجائے' مریض کی دعا یہاں تک کہ ٹھیک ہوجائے اور بھائی کی بھائی کے لئے غائبانہ دعا۔" پھر آپ ﷺ نے فرمایا "ان تمام دعاؤں میں سے جلدی قبول ہونے والی دعا بھائی کی بھائی کے لئے غائبانہ دعا ہے۔" اسے بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۱- مشكوة المصابيح ، للالباني، الجزء الثاني ، رقم الحديث ۲۲۶۰

اَلَّذِیْنَ لاَ تُسْتَجَابُ دُعَائُھُمْ

وہ لوگ جن کی دعا قبول نہیں کی جاتی

۴۵ رزق حرام کھانے والے کی دعا قبول نہیں ہوتی۔

عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِنَّ اللهَ طَيِّبٌ لاَ يَقْبَلُ إِلاَّ طَيِّبًا وَ إِنَّ اللهَ أَمَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ بِمَا أَمَرَ بِهِ الْمُرْسَلِيْنَ فَقَالَ ﴿ يَا أَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا ﴾ وَ قَالَ تَعَالَى ﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ﴾ ثُمَّ ذَكَرَ الرَّجُلَ يُطِيْلُ السَّفَرَ أَشْعَثَ أَغْبَرَ يَمُدُّ يَدَيْهِ إِلَى السَّمَآءِ يَارَبِّ ! يَارَبِّ ! وَ مَطْعَمُهُ حَرَامٌ وَ مَشْرَبُهُ حَرَامٌ وَ مَلْبَسُهُ حَرَامٌ وَ غُذِیَ بِالْحَرَامِ فَأَنّٰى يُسْتَجَابُ لِذٰلِكَ ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم ﷺ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ پاک ہے اور پاک چیز کے سوا کوئی چیز قبول نہیں کرتا اور بے شک اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو ایسی چیز کا حکم دیا ہے جس کا حکم رسولوں کو دیا ہے چنانچہ ارشاد فرمایا "اے رسولو ! پاک چیزیں کھاؤ اور نیک عمل کرو۔" اور اللہ ارشاد فرماتا ہے "اے لوگو' جو ایمان لائے ہو ! کھاؤ اس پاک رزق سے جو ہم نے تم کو دیا ہے۔" پھر آپ ﷺ نے ایک شخص کا ذکر کیا جو طویل سفر کرکے غبار آلود' پراگندہ بالوں کے ساتھ (حج یا جہاد) کے لئے آتا ہے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف پھیلا کر دعا کرتا ہے "اے میرے رب ! اے میرے رب ! اور حال یہ ہے کہ اس کا کھانا' پینا اور پہننا سب حرام مال سے ہے۔ حرام مال سے ہی پرورش کیا گیا ہے۔ ایسے شخص کی دعا کیسے قبول کی جائے گی۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

۱- مشکوۃ المصابیح ، للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحدیث ، ۲۷۶۰

مسئلہ ۴۶ گناہ اور قطع رحمی کی دعا کرنے والے کی دعا قبول نہیں ہوتی۔

وضاحت حدیث مسئلہ نمبر ۲۶ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ ۴۷ غفلت اور لاپرواہی سے دعا کرنے والے کی دعا قبول نہیں ہوتی۔

وضاحت حدیث مسئلہ نمبر ۱۲ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ ۴۸ زانی کی دعا قبول نہیں ہوتی۔

مسئلہ ۴۹ زبردستی ٹیکس وصول کرنے والے کی دعا قبول نہیں ہوتی۔

عَنْ أَبِي الْعَاصِ الثَّقَفِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : تُفْتَحُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ نِصْفَ اللَّيْلِ فَيُنَادِي مُنَادٍ هَلْ مِنْ دَاعٍ فَيُسْتَجَابَ لَهُ ، هَلْ مِنْ سَائِلٍ فَيُعْطَى ، هَلْ مِنْ مَكْرُوْبٍ فَيُفَرَّجَ عَنْهُ فَلاَ يَبْقَى مُسْلِمٌ يَدْعُوْ بِهِ بِدَعْوَةٍ إِلاَّ اسْتَجَابَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لَهُ إِلاَّ زَانِيَةٌ تَسْعَى بِفَرْجِهَا أَوْ عَشَّارًا . رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ (۱) (صحیح)

حضرت ابوالعاص ثقفی رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا "(روزانہ) آدھی رات کے وقت آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور ایک پکارنے والا (فرشتہ) پکارتا ہے کوئی دعا کرنے والا ہے جس کی دعا قبول کی جائے کوئی سوال کرنے والا ہے جس کا سوال پورا کیا جائے کوئی مصیبت زدہ ہے (جو مصیبت دور کرنے کی دعا کرے اور) اس کی مصیبت دور کردی جائے اللہ عزوجل ہر دعا کرنے والے مسلمان کی دعا (نصف شب) قبول فرماتا ہے سوائے زانیہ کے جو اپنی شرمگاہ کے ذریعے (غیر مرد کو) سیراب کرتی ہے اور زبردستی ٹیکس وصول کرنے والے کے۔" اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۵۰ امر بالمعروف (نیکی کا حکم دینا) اور نہی عن المنکر (برے کاموں سے روکنا) کا فرض ادا نہ کرنے والوں کی دعا قبول نہیں کی جاتی۔

۱- سلسلة أحاديث الصحيحة ، للالباني ، الجزء الثالث ، رقم الحديث ۱۰۷۳

عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ لَتَأْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ اَوْلَيُوْشِكَنَّ اللّٰهُ أَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عِقَابًا مِنْهُ فَتَدْعُوْنَهُ فَلَا يَسْتَجِيْبَ لَكُمْ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (۱) (حسن)

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "اس ذات کی قسم ! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے رہو ورنہ عنقریب اللہ تم پر اپنی طرف سے عذاب نازل کردے گا پھر تم اس سے دعا کرو گے اور وہ تمہاری دعا قبول نہیں کرے گا۔" اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

**

۱۔ صحیح سنن الترمذی، للالبانی، الجزء الثانی، رقم الحدیث ۱۷۶۲

مُبَاحَاتُ الدُّعَاءِ

دعا میں جائز امور

مسئلہ ۵۱ کسی شخص کی درخواست پر کسی آدمی کا نام لے کر دعا کرنا جائز ہے۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَتْ أُمِّيْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَادِمُكَ أَنَسٌ أُدْعُ اللّٰهَ لَهُ قَالَ : **أَللّٰهُمَّ أَكْثِرْ مَالَهُ وَ وَلَدَهُ وَ بَارِكْ لَهُ فِيْمَا أَعْطَيْتَهُ** رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۱)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میری والدہ نے (بارگاہ رسالت) میں عرض کی "یارسول اللہ ! یہ آپ کا خادم انس ہے اس کے لئے اللہ سے دعا کیجئے۔" آپ ﷺ نے دعا فرمائی "یا اللہ ! انس کو کثرت سے مال اور اولاد دے اور جو کچھ دے اس میں برکت عطا فرما۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۵۲ دعا میں کافروں کے لئے ہلاکت اور بربادی مانگنا جائز ہے۔

قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ **اَللّٰهُمَّ أَعِنِّيْ بِسَبْعٍ كَسَبْعِ يُوْسُفَ** وَ قَالَ **أَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِأَبِيْ جَهْلٍ** . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۲)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کہتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے (مکہ کے مشرکوں کے خلاف) بد دعا فرمائی "یااللہ ! ان پر حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانے کی طرح سات برس کا قحط بھیج کر میری مدد فرما اور یہ بھی فرمایا یا اللہ ! ابوجہل کو ہلاک کردے۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۵۳ دعا میں کافروں کے لئے ہدایت طلب کرنا جائز ہے۔

۱- كتاب الدعوات ، باب دعوة النبي لخادمه

۲- كتاب الدعوات ، باب الدعا على المشركين

عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَدِمَ الطُّفَیْلُ بْنُ عَمْرٍو عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ! إِنَّ دَوْسًا قَدْ عَصَتْ وَ أَبَتْ فَادْعُ اللّٰہَ عَلَیْھَا فَظَنَّ النَّاسُ أَنَّہُ یَدْعُوْا عَلَیْھِمْ فَقَالَ : **اَللّٰھُمَّ اَھْدِ دَوْسًا وَ آتِ بِھِمْ** رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ طفیل بن عمرو رضی اللہ عنہ (اپنے قبیلہ کا سردار) رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا "یارسول اللہ ! قبیلہ دوس کے لوگوں نے اللہ کی نافرمانی کی اور مسلمان ہونے سے انکار کیا ہے پس ان کے لئے بددعا فرمایئے۔" صحابہ رضی اللہ عنہم سمجھے کہ اب رسول اللہ ﷺ ان کے لئے بددعا فرمائیں گے، لیکن آپ ﷺ نے ان کے لئے دعا فرمائی "یا اللہ ! قبیلہ دوس کو ہدایت عطا فرما اور انہیں میرے پاس لے آ۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۵۴ دعا میں اللہ تعالیٰ کے اسم اعظم، اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ اور صفات کو وسیلہ بنانا جائز ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ بُرَیْدَةَ الْاَسْلَمِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا عَنْ أَبِیْہِ قَالَ سَمِعَ النَّبِیُّ ﷺ رَجُلاً یَدْعُوْ وَ ھُوَ یَقُوْلُ : **اَللّٰھُمَّ إِنِّیْ أَسْئَلُكَ بِأَنِّیْ أَشْھَدُ أَنَّكَ أَنْتَ اللّٰہُ لَا إِلٰہَ إِلاَّ أَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَ لَمْ یُوْلَدْ وَ لَمْ یَکُنْ لَہُ کُفُوًا أَحَدٌ،** قَالَ : فَقَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَقَدْ سَأَلَ اللّٰہَ بِاسْمِہِ الْاَعْظَمِ الَّذِیْ إِذَا دُعِیَ بِہٖ أَجَابَ وَإِذَا سُئِلَ بِہٖ أَعْطٰی۔ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ (۲) (صحیح)

حضرت عبداللہ بن بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہما اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک آدمی کو یوں دعا کرتے ہوئے سنا "یااللہ ! میں تجھ سے مانگتا ہوں کیونکہ میں گواہی دیتا ہوں تو اللہ ہے تیرے سوا کوئی الٰہ نہیں تو ایک ہے، تیری ذات بے نیاز ہے نہ تو کسی کی اولاد ہے نہ تیری کوئی اولاد ہے نہ ہی تیرا کوئی شریک ہے۔" عبداللہ بن اسلمی رضی اللہ عنہ کے باپ کہتے ہیں (یہ دعا سن کر) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اس آدمی نے اسم اعظم کے وسیلہ سے دعا مانگی ہے اور اسم اعظم کے وسیلہ سے جب بھی دعا مانگی جائے قبول کی جاتی ہے اور جب

۱- کتاب الدعوات ، باب الدعا للمشرکین
۲- صحیح سنن الترمذی، للالبانی، الجزء الثالث، رقم الحدیث ۲۷۶۳

(اللہ سے) کوئی سوال کیا جائے تو پورا کیا جاتا ہے۔" اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَانَ إِذَا کَرَبَہٗ أَمْرٌ یَقُوْلُ ((یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِیْثُ)) . رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ (۱) (صحیح)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کو جب کوئی رنج یا مصیبت پیش آتی تو یوں دعا فرماتے "اے زندہ اور قائم رہنے والے (اللہ) میں تیری رحمت کے وسیلہ سے تیرے آگے فریاد کرتا ہوں۔" اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۵۵ دعا میں اپنے نیک اعمال کو وسیلہ بنانا جائز ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ قَالَ : بَیْنَمَا ثَلاَثَةُ نَفَرٍ یَتَمَاشَوْنَ أَخَذَهُمُ الْمَطَرُ فَمَالُوْا إِلَی غَارٍ فِی الْجَبَلِ فَانْحَطَّتْ عَلَی فَمِ غَارِهِمْ صَخْرَةٌ مِنَ الْجَبَلِ فَأَطْبَقَتْ عَلَیْهِمْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ اُنْظُرُوْا أَعْمَالاً عَمِلْتُمُوْهَا لِلّٰهِ صَالِحَةً فَادْعُوْا اللّٰهَ بِهَا لَعَلَّهُ یُفَرِّجُهَا، فَقَالَ اَحَدُهُمْ اللّٰهُمَّ إِنَّهُ كَانَ لِیْ وَالِدَانِ شَیْخَانِ كَبِیْرَانِ وَلِیَ صِبْیَةٌ صِغَارٌ كُنْتُ أَرْعَی عَلَیْهِمْ فَإِذَا رُحْتُ عَلَیْهِمْ فَحَلَبْتُ بَدَأْتُ بِوَالِدَیَّ أَسْقِیْهِمَا قَبْلَ وَلَدِیْ وَإِنَّهُ قَدْ نَاءَ بِیَ الشَّجَرُ فَمَا أَتَیْتُ حَتَّی أَمْسَیْتُ فَوَجَدْتُهُمَا قَدْ نَامَا فَحَلَبْتُ كَمَا كُنْتُ أَحْلُبُ فَجِئْتُ بِالْحِلاَبِ فَقُمْتُ عِنْدَ رُؤُوْسِهِمَا أَكْرَهُ أَنْ اُوْقِظَهُمَا مِنْ نَوْمِهِمَا وَ أَكْرَهُ أَنْ أَبْدَأَ بِالصِّبْیَةِ قَبْلَهُمَا وَالصِّبْیَةُ یَتَضَاغَوْنَ عِنْدَ قَدَمَیَّ فَلَمْ یَزَلْ ذٰلِكَ دَأْبِیْ وَدَأْبَهُمْ حَتّٰی طَلَعَ الْفَجْرُ فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّیْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا فُرْجَةً نَرَی مِنْهَا السَّمَاءَ فَفَرَّجَ اللّٰهُ لَهُمْ فُرْجَةً حَتّٰی یَرَوْنَ مِنْهَا السَّمَاءَ وَقَالَ الثَّانِیْ: اللّٰهُمَّ إِنَّهُ كَانَتْ لِیْ ابْنَةُ عَمٍّ أُحِبُّهَا كَأَشَدِّ مَا یُحِبُّ الرِّجَالُ النِّسَاءَ فَطَلَبْتُ إِلَیْهَا نَفْسَهَا فَأَبَتْ حَتّٰی آتِیَهَا بِمِائَةِ دِیْنَارٍ فَسَعَیْتُ حَتّٰی جَمَعْتُ مِائَةَ دِیْنَارٍ فَلَقِیْتُهَا بِهَا فَلَمَّا قَعَدْتُ بَیْنَ رِجْلَیْهَا قَالَتْ یَا عَبْدَ اللّٰهِ اتَّقِ اللّٰهَ وَلاَ تَفْتَحِ الْخَاتَمَ فَقُمْتُ عَنْهَا اللّٰهُمَّ فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّیْ قَدْ فَعَلْتُ

۱ــ صحیح سنن الترمذی، للالبانی، الجزء الثالث، رقم الحدیث ۳۷۹۶

ذَلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا مِنْهَا فَفَرَجَ لَهُمْ فُرْجَةً وَقَالَ الْآخَرُ: اللهم إنِّي كُنْتُ اسْتَأْجَرْتُ أَجِيْرًا بِفَرَقِ أَرُزٍّ فَلَمَّا قَضَى عَمَلَهُ قَالَ أَعْطِنِي حَقِّي فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَقَّهُ فَتَرَكَهُ وَرَغِبَ عَنْهُ فَلَمْ أَزَلْ أَزْرَعُهُ حَتَّى جَمَعْتُ مِنْهُ بَقَرًا وَرَاعِيَهَا فَجَاءَ نِي فَقَالَ اتَّقِ اللهَ وَلَا تَظْلِمْنِي وَأَعْطِنِي حَقِّي فَقُلْتُ اذْهَبْ إِلَى ذَلِكَ الْبَقَرِ وَ رَاعِيْهَا فَقَالَ اتَّقِ اللهَ وَلَا تَهْزَأْ بِي فَقُلْتُ إِنِّي لَا أَهْزَءُ بِكَ فَخُذْ ذَلِكَ الْبَقَرَ وَرَاعِيْهَا فَأَخَذَهُ فَانْطَلَقَ بِهَا فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ مَا بَقِيَ فَفَرَجَ اللهُ عَنْهُمْ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۱)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تین آدمی جا رہے تھے کہ انہیں بارش نے آلیا- چنانچہ وہ ایک پہاڑ کے غار میں چھپ گئے غار کے منہ پر(پہاڑ کے اوپر سے) ایک بڑا پتھر آگرا اور وہ بندہ ہو کر رہ گئے چنانچہ آپس میں کہنے لگے کہ کوئی ایسا نیک عمل سوچو جو تم نے محض رضائے الٰہی کے لئے کیا ہو اور اس کے وسیلہ سے اللہ تعالیٰ سے دعا کرو- شاید یہ مشکل آسان ہوجائے چنانچہ ان میں سے ایک نے کہا "اے اللہ ! میرے والدین زندہ تھے اور انتہائی بڑھاپے کی عمر کو پہنچے ہوئے تھے نیز میرے چھوٹے چھوٹے بچے بھی تھے میں ان کے لئے بکریاں چرایا کرتا تھا جب میں شام کو واپس لوٹتا تو بکریاں دوہتا اور اپنے بچوں سے پہلے والدین کو دودھ پلایا کرتا تھا- ایک روز جنگل میں دور نکل گیا اور شام کو دیر سے واپس لوٹا- والدین اس وقت سوچکے تھے- میں حسب معمول دودھ لے کر ان دونوں کے سرہانے آکھڑا ہوا- میں نے انہیں نیند سے بیدار کرنا پسند نہ کیا اور بچوں کو ان سے پہلے پلادینا بھی مجھے اچھا نہ لگا- حالانکہ بچے میرے قدموں کے پاس شور وغوغا کررہے تھے حتی کہ صبح ہوگئی- اے اللہ تو جانتا ہے اگر میں نے یہ کام محض تیری رضا کے لئے کیا تھا تو اس پتھر کو ہٹادے تاکہ ہم (کم ازکم) آسمان دیکھ سکیں-" چنانچہ اللہ تعالیٰ نے پتھر کا ایک حصہ ہٹادیا اور اس میں سے انہیں آسمان نظر آنے لگا- دوسرے نے کہا "اے اللہ ! میری ایک چچازاد بہن تھی جس سے میں اتنی زیادہ محبت کرتا تھا جتنی کوئی بھی دوسرا آدمی کسی عورت سے کرسکتا ہے- میں نے اس سے اپنی دلی خواہش کا اظہار کیا تو اس نے اس وقت تک کے لئے انکار کردیا جب تک اسے سو دینار نہ دے دوں' چنانچہ میں نے دوڑ دھوپ شروع کردی اور سو دینار جمع کرلئے- میں انہیں لے کر اس کے پاس گیا

۱- کتاب الادب ، باب اجابۃ دعا من بر بوالدیہ

جب میں اس سے صحبت کرنے چلا تو اس نے کہا "اے اللہ کے بندے ! اللہ سے ڈر اور لگی ہوئی مہر کو نہ توڑ۔" پس میں واپس چلا آیا۔ اے اللہ ! اگر میں نے یہ کام محض تیری رضا کے لئے کیا تھا تو ہماری اس مشکل کو آسان فرمادے۔" پس چٹان تھوڑی سی اور ہٹ گئی۔ پھر تیسرے نے کہا "اے اللہ ! میں نے ایک مزدور کو اپنے کام پر لگایا تھا اور طے کیا کہ تمہیں ایک فرق (قریباً آٹھ کلو گرام) چاول دوں گا۔ جب وہ کام ختم کر چکا تو اس نے اپنی مزدوری کا مطالبہ کیا۔ میں نے مزدوری اس کے سامنے رکھ دی لیکن وہ مزدوری (کم سمجھ کر) لئے بغیر چلا گیا میں ان چاولوں کے ساتھ برابر کاشتکاری کرتا رہا یہاں تک کہ اس سے ایک گائے خرید لی اور ایک چرواہا رکھ لیا مدتوں بعد وہ میرے پاس آیا اور کہنے لگا "اللہ سے ڈر اور مجھ پر ظلم نہ کر اور میرا حق مجھے ادا کر۔" میں نے کہا "ان گایوں اور چرواہے کی طرف جاؤ یہ سب تمہارا مال ہے۔" اس نے کہا "اللہ سے ڈرو اور میرے ساتھ مذاق نہ کر۔" میں نے کہا "میں تمہارے ساتھ مذاق نہیں کرتا بلکہ یہ اپنی گائیں اور چرواہا لے جاؤ۔" وہ انہیں لے کر چلا گیا۔ یا اللہ تو جانتا ہے اگر میں نے محض تیری رضا کے لئے ایسا کیا تو جتنا راستہ بند رہ گیا ہے اسے بھی کھول دے۔" چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کے سامنے سے باقی پتھر بھی ہٹادیا۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۵۶ زندہ نیک آدمی سے دعا کروانا جائز ہے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ إِذَا قُحِطُوْا إِسْتَسْقَى بِالْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ أَللّٰهُمَّ إِنَّا كُنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّنَا فَتَسْقِيْنَا وَ إِنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِعَمِّ نَبِيِّنَا فَاسْقِنَا قَالَ فَيُسْقَوْنَ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۱)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب لوگ قحط کا شکار ہوتے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت عباس بن عبدالمطلب (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا) سے بارش کی دعا کرواتے اور ساتھ یہ کہتے "یا اللہ ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ہم اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم (کی دعا) کو تیرے حضور وسیلہ بناتے اور تو ہم پر بارش برسادیتا اب (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد) ہم اپنے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا (کی دعا) کو وسیلہ بناتے ہیں لہٰذا ہم پر بارش برسادے۔" حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے (دعا کروانے کے بعد) بارش ہو جاتی۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

❖ ❖

---

۱ ـ مختصر صحیح بخاری للزبیدی ، رقم الحدیث ۵۵۱

مَكْرُوْهَاتُ الدُّعَاءِ وَ مَمْنُوْعَاتُهَا

دعا میں مکروہ اور ممنوع امور

مسئلہ ٥٧ دعا میں اشعار پڑھنا، ہم وزن اور پر تکلف الفاظ استعمال کرنا مکروہ ہے۔

عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ حَدِّثِ النَّاسَ كُلَّ جُمُعَةٍ مَرَّةً فَإِنْ أَبَيْتَ فَمَرَّتَيْنِ فَإِنْ أَكْثَرْتَ فَثَلاَثَ مِرَارٍ وَلاَ تُمِلَّ النَّاسَ هٰذَا الْقُرْآنَ وَ لاَ أُلْفِيَنَّكَ تَأْتِي الْقَوْمَ وَ هُمْ فِيْ حَدِيْثٍ مِنْ حَدِيْثِهِمْ فَتَقُصُّ عَلَيْهِمْ فَتَقْطَعُ عَلَيْهِمْ حَدِيْثَهُمْ فَتُمِلُّهُمْ وَلٰكِنْ أَنْصِتْ فَإِذَا أَمَرُوْكَ فَحَدِّثْهُمْ وَ هُمْ يَشْتَهُوْنَهُ وَانْظُرِ السَّجْعَ مِنَ الدُّعَاءِ فَاجْتَنِبْهُ فَإِنِّيْ عَهِدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَ أَصْحَابَهُ لاَ يَفْعَلُوْنَ ذٰلِكَ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (١)

حضرت عکرمہ رحمہ اللہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ فرمایا ہر جمعہ میں ایک بار لوگوں کو وعظ کیا کرو۔ اس سے زیادہ چاہو تو دوبار اور اگر اس سے بھی زیادہ چاہو تو تین بار لیکن (اس سے زیادہ مرتبہ وعظ کرکے) لوگوں کو قرآن سے اکتاؤ نہیں نہ ہی ایسا کرو کہ لوگ اپنی باتوں میں لگے ہوں اور تم انہیں جا کر وعظ سنانے لگو ان کی باتوں کا سلسلہ منقطع کرکے انہیں قرآن سے دور نہ کرو بلکہ خاموش رہو۔ جب وہ درخواست کریں تو انہیں وعظ سناؤ جب تک وہ وہ خواہش رکھیں اور دیکھو! دعا میں ہم وزن اور پر تکلف الفاظ استعمال کرنے سے پرہیز کرو۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کو اس سے ہمیشہ پرہیز کرتے دیکھا ہے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ٥٨ دعا میں غیر ضروری باتیں کرنا مکروہ ہے۔

١- كتاب الدعوات ، باب ما يكره من السجع

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ سَمِعَ إِبْنَهُ يَقُوْلُ : أَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْئَلُكَ الْقَصْرَ الْأَبْيَضَ عَنْ يَمِيْنِ الْجَنَّةِ إِذْ دَخَلْتُهَافَقَالَ أَيْ بُنَيَّ سَلِ اللهَ الْجَنَّةَوَعُذْ بِهِ مِنَ النَّارِفَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: سَيَكُوْنُ قَوْمٌ يَعْتَدُوْنَ فِي الدُّعَاءِ.رَوَاهُ ابْنُ مَاجَة (١) (صحيح)

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے کو یہ دعا مانگتے ہوئے سنا ہے۔ اے اللہ ! میں تجھ سے جنت میں داخل ہوتے ہوئے جنت کے دائیں طرف سفید محل کا سوال کرتا ہوں۔ تو کہا اے میرے بیٹے! اللہ سے (صرف) جنت کا سوال کر! (جنت کی باقی تمام نعمتیں ازخود اس میں آجائیں گی اسی طرح) آگ سے اللہ کی پناہ مانگ (باقی تمام عذابوں سے پناہ بھی اسی میں آجائے گی) میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے بعض لوگ دعا کرنے میں زیادتی سے کام لیں گے۔ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ٥٩ اپنے گناہوں کی سزا دنیا میں پانے کی دعا کرنا مکروہ ہے۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ عَادَ رَجُلاً مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ قَدْ خَفَتَ فَصَارَ مِثْلَ الْفَرْخِ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ هَلْ كُنْتَ تَدْعُوْا بِشَيْءٍ أَوْ تَسْأَلُهُ إِيَّاهُ قَالَ نَعَمْ كُنْتُ أَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ مَا كُنْتَ مُعَاقِبِيْ بِهِ فِي الْآخِرَةِ فَعَجِّلْهُ لِيْ فِي الدُّنْيَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ سُبْحَانَ اللهِ لَا تُطِيْقُهُ أَوْ لَا تَسْتَطِيْعُهُ أَفَلَا قُلْتَ أَللّٰهُمَّ آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَ فِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ قَالَ فَدَعَا اللهُ لَهُ فَشَفَاهُ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ (٢)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مسلمان کی عیادت کی جو بیماری کی وجہ سے چوزے کی طرح ہوگیا تھا آپ ﷺ نے اس سے پوچھا کیا "تم (اللہ سے) کوئی خاص دعا یا سوال کیا کرتے تھے؟" اس نے عرض کیا "ہاں ! میں کہا کرتا تھا یااللہ !جو سزا تو مجھے آخرت میں دینے والا ہے وہ دنیا میں ہی دے دے (تاکہ آخرت میں محفوظ رہوں۔)" رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "سبحان اللہ ! تجھ میں اتنی طاقت کہاں یا فرمایا تجھ میں اتنی استطاعت کہاں تو نے یوں کیوں نہ کہا یااللہ ! دنیا اور آخرت (دونوں جگہ) بھلائی عطا فرما اور آگ کے عذاب سے بچا۔" حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں پھر رسول اللہ ﷺ نے اس کے لئے دعا فرمائی اور اللہ نے اسے اچھا کردیا۔ اسے مسلم نے

١ ـ صحيح سنن ابن ماجة، للالباني، الجزء الثاني، رقم الحديث ٣١١٦ ٢ ـ مختصر صحيح مسلم ، للالباني، رقم الحديث ١٨٨٣

روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۶۰ اپنے لئے' اپنی اولاد کے لئے' اپنے خادموں اور اپنے مالوں کے لئے بددعا کرنا منع ہے۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ لاَ تَدْعُوْا عَلَى أَنْفُسِكُمْ وَ لاَ تَدْعُوْا عَلَى أَوْلاَدِكُمْ وَ لاَ تَدْعُوْا عَلَى خَدَمِكُمْ وَ لاَ تَدْعُوْا عَلَى أَمْوَالِكُمْ لاَ تُوَافِقُوْا مِنَ اللّٰهِ سَاعَةً نَيْلَ فِيْهَا عَطَاءٌ فَيَسْتَجِيْبَ لَكُمْ . رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ (۱) (صحیح)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اپنی جانوں' اپنی اولادوں' اپنے خادموں اور اپنے مالوں کے لئے بددعا نہ کرو (ایسا نہ ہو) کہ تمہاری زبان سے ایسے وقت میں بددعا نکلے جس میں دعا قبول کی جاتی ہے اور تمہاری دعا قبول ہوجائے۔" اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۶۱ موت کی دعا کرنا منع ہے۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ **لاَ يَتَمَنَّيَنَّ أَحَدٌ مِّنْكُمُ الْمَوْتَ لِضُرٍّ نَزَلَ بِهِ فَإِنْ كَانَ لاَ بُدَّ مُتَمَنِّيًا لِلْمَوْتِ فَلْيَقُلْ اَللّٰهُمَّ أَحْيِنِيْ مَا كَانَتِ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِّيْ وَ تَوَفَّنِيْ إِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِّيْ** . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۲)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "تم میں سے کوئی کسی مصیبت کے آنے کی وجہ سے موت کی خواہش نہ کرے اگر موت کی آرزو کئے بغیر چارہ کار کوئی نہ ہو تو یوں کہنا چاہئے "یا اللہ ! جب تک زندگی میرے حق میں بہتر ہے مجھے زندہ رکھ اور جب موت میرے حق میں بہتر ہو تو مجھے دنیا سے اٹھالے۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۶۲ قطع رحمی اور گناہ کی دعا کرنا منع ہے۔

مسئلہ ۶۳ دعا میں عجلت طلبی منع ہے۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ **لاَ يَزَالُ يُسْتَجَابُ لِلْعَبْدِ مَالَمْ يَدْعُ بِإِثْمٍ أَوْ قَطِيْعَةِ رَحِمٍ مَا لَمْ يَسْتَعْجِلْ** قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَاالْاِسْتِعْجَالُ

۱ـ صحیح سنن ابی داؤد ، للالبانی، الجزء الاول، رقم الحدیث ۱۳۵۶ ۲ـ مختصر صحیح بخاری للزبیدی، رقم الحدیث ۱۹۵۸

؟ قَالَ : یَقُوْلُ قَدْ دَعَوْتُ وَ قَدْ دَعَوْتُ فَلَمْ أَرَ یُسْتَجَابُ لِیْ فَیَسْتَحْسِرُ عِنْدَ ذٰلِكَ وَ یَدَعُ الدُّعَاءَ ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ (١)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "بندے کی دعا اس وقت تک قبول ہوتی ہے جب تک گناہ یا قطع رحمی کی دعا نہیں مانگتا یا جلدی نہیں کرتا۔" صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا "یا رسول اللہ ! جلدی کیا ہے؟" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "دعا مانگنے والا کہے میں نے دعا مانگی پھر مانگی لیکن مجھے دعا قبول ہوتی نظر نہیں آتی اور اس پر تھک ہار کر دعا کرنا چھوڑ دے۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ٦٤ دعا مانگتے ہوئے اللہ کے ساتھ کسی نبی، ولی یا بزرگ کو شریک کرنا منع ہے۔

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : مَنْ مَاتَ وَ هُوَ یَدْعُوْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ نِدًّا دَخَلَ النَّارَ ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ (٢)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو شخص اس حالت میں مرا کہ دعا میں اللہ کے سوا کسی دوسرے کو شریک کرتا تھا۔ آگ میں داخل ہوا۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ٦٥ مسنون (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت شدہ) دعا کے الفاظ میں رد و بدل کرنا منع ہے۔

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ النَّبِیُّ ﷺ إِذَا أَتَیْتَ مَضْجَعَكَ فَتَوَضَّأْ وُضُوْءَكَ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلٰی شِقِّكَ الْأَیْمَنِ ، ثُمَّ قُلْ اَللّٰهُمَّ أَسْلَمْتُ وَجْهِیَ إِلَیْكَ وَ فَوَّضْتُ أَمْرِیْ إِلَیْكَ وَالْجَأْتُ ظَهْرِیْ إِلَیْكَ رَغْبَةً وَ رَهْبَةً إِلَیْكَ لَا مَلْجَأَ وَ لَا مَنْجَأَ مِنْكَ إِلَّا إِلَیْكَ ، اَللّٰهُمَّ أٰمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِیْ أَنْزَلْتَ وَ نَبِیِّكَ الَّذِیْ أَرْسَلْتَ فَإِنْ مُتَّ مِنْ لَیْلَتِكَ فَأَنْتَ عَلَی الْفِطْرَةِ ، وَاجْعَلْهُنَّ آخِرَ مَا تَكَلَّمُ بِهِ ، قَالَ فَرَدَّدْتُهَا عَلَی النَّبِیِّ ﷺ فَلَمَّا بَلَغْتُ اَللّٰهُمَّ آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِیْ أَنْزَلْتَ قُلْتُ وَ رَسُوْلِكَ ، قَالَ : لَا وَ نَبِیِّكَ

١ ـ مختصر صحیح مسلم، للالبانی، رقم الحدیث ١٨٧٧

٢ ـ کتاب الایمان والنذور ، باب إذا قال واللہ لا أتکلم الیوم

الَّذِيْ أَرْسَلْتَ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (١)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (مجھ سے) فرمایا "جب تم اپنے بستر پر آؤ تو نماز کی طرح کا وضو کرو پھر دائیں کروٹ پر لیٹ جاؤ اور یہ دعا پڑھو اَللّٰھُمَّ اَسْلَمْتُ وَجْھِیَ ...... "اے اللہ ! حصول ثواب کے شوق اور عذاب کے ڈر سے میں نے اپنا آپ تیرے حوالے کیا' اپنے معاملات تیرے سپرد کردیئے اور تیرا سہارا لے لیا۔ تیرے علاوہ (میری) کوئی جائے پناہ اور ٹھکانہ نہیں۔ یااللہ ! میں تیری نازل کردہ کتاب پر اور تیرے بھیجے ہوئے نبی پر ایمان لایا۔" (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا) اگر تم اسی رات مرجاؤ تو اسلام پر مروگے پس (روزانہ سوتے وقت) اس دعا کو اپنی آخری کلام بناؤ۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں 'میں نے یہ دعا (یاد کرنے کے لئے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دہرائی جب میں یااللہ ! تیری نازل کردہ کتاب پر ایمان لایا ہوں" (کے الفاظ) پر پہنچا تو (اس کے بعد) میں نے یوں کہا "وَرَسُوْلِکَ" (اور تیرے رسول پر بھی ایمان لایا ہوں) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "نہیں (یوں نہ کہو بلکہ یوں کہو) وَنَبِیِّکَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ (اور تیرے نبی پر جسے تو نے بھیجا ہے۔)" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

★★

١ - كتاب الوضوء ، باب فضل من بات على الوضوء

أَوْجَهُ إِجَابَةِ الدُّعَاءِ
قبولیت دعا کی مختلف صورتیں

مسئلہ ۶۶ دعا قبول ہونے کی درج ذیل تین صورتیں ہیں۔

عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَدْعُوْا بِدَعْوَةٍ لَيْسَ فِيْهَا إِثْمٌ وَ لاَ قَطِيْعَةُ رَحِمٍ إِلاَّ أَعْطَاهُ اللّٰهُ بِهَا إِحْدَى ثَلاَثٍ إِمَّا أَنْ يُعَجِّلَ لَهُ دَعْوَتَهُ وَ إِمَّا أَنْ يَدَّخِرَهَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ وَ إِمَّا أَنْ يَصْرِفَ عَنْهُ مِنَ السُّوْءِ مِثْلَهَا قَالُوْا : إِذًا نُكْثِرَ ، قَالَ : اَللّٰهُ أَكْثَرُ . رَوَاهُ أَحْمَدُ (۱)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "جب کوئی مسلمان دعا کرتا ہے جس میں گناہ یا قطع رحمی کی بات نہ ہو تو اللہ تعالیٰ تین باتوں میں سے ایک اسے ضرور عطا فرماتا ہے (۱) یا دعا کے مطابق اس کی خواہش پوری کردی جاتی ہے (۲) یا اس کی دعا کو آخرت کے لئے ذخیرہ اجر بنا دیتا ہے۔(۳) یا دعا کے برابر اس سے کوئی مصیبت ٹال دیتا ہے۔" صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے (یہ سن کر) عرض کیا "تب تو ہم کثرت سے دعا کریں گے۔" رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اللہ کے خزانے بہت زیادہ ہیں۔" اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

★ ★

۱۔ مشکوۃ المصابیح ، للالبانی ، الجزء الثانی، رقم الحدیث ۲۲۵۹

أَلدُّعَاءُ فِيْ ضَوْءِ الْقُرْآنِ

دعا قرآن مجید کی روشنی میں

مسئلہ ٦٧ دعا عبادت ہے۔

مسئلہ ٦٨ دعا نہ مانگنا تکبر کی علامت ہے۔

﴿ وَ قَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْ أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَ ۝ ﴾ (٤٠:٦٠)

"تمہارا رب کہتا ہے مجھے پکارو میں تمہاری دعائیں قبول کروں گا جو لوگ تکبر میں آ کر میری عبادت (دعا) سے منہ موڑتے ہیں وہ ذلیل و خوار ہو کر ضرور جہنم میں داخل ہوں گے۔" (سورہ مومن، آیت نمبر ٦٠)

مسئلہ ٦٩ ہر دعا مانگنے والے کی دعا اللہ تعالیٰ قبول فرماتا ہے۔

مسئلہ ٧٠ اللہ تعالیٰ سے مانگنے کے لئے کسی وسیلے یا واسطے کی ضرورت نہیں۔

﴿ وَ إِذَا سَأَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَإِنِّيْ قَرِيْبٌ ط أُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ ۝ ﴾ (٢:١٨٦)

"اور اے نبی ! میرے بندے جب تم سے میرے متعلق پوچھیں (کہ اللہ دور ہے یا نزدیک؟ تو انہیں بتادو) کہ میں ان سے قریب ہی ہوں۔ جب کوئی دعا کرنے والا دعا کرتا ہے تو میں قبول کرتا ہوں۔ لہٰذا انہیں چاہئے کہ وہ بھی میرا حکم مانیں اور مجھ پر ایمان لائیں شاید کہ وہ راہ راست پالیں۔" (سورہ بقرہ، آیت ١٨٦)

مسئلہ ٧١ صرف اللہ تعالیٰ سے ہی دعا مانگنا جائز ہے۔

﴿ لَهُ دَعْوَةُ الْحَقِّ ط وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهِ لاَ يَسْتَجِيْبُوْنَ لَهُمْ بِشَيْءٍ إِلاَّ

كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ إِلَى الْمَآءِ لِيَبْلُغَ فَاهُ وَ مَا هُوَ بِبَالِغِهِ ط وَ مَا دُعَآءُ الْكَافِرِيْنَ إِلاَّ فِيْ ضَلٰلٍ ۝ ﴾ (١٤:٢٠)

"صرف اسی (اللہ) کو پکارنا برحق ہے اللہ کے سوا جن ہستیوں سے یہ (مشرک) دعا مانگتے ہیں وہ ان کی دعاؤں کا کوئی جواب نہیں دے سکتے ان سے دعا مانگنا ایسا ہی ہے جیسے کوئی شخص پانی کی طرف ہاتھ پھیلائے تاکہ پانی اس کے منہ تک پہنچ جائے حالانکہ پانی اس تک پہنچنے والا نہیں ہے کافروں کی دعائیں بیکار اور عبث شے کے سوا کچھ بھی نہیں۔" (سورہ رعد' آیت نمبر ۱۴)

مسئلہ ۷۲ دعا مانگتے ہوئے عاجزی' انکساری اور خضوع و خشوع اختیار کرنا چاہئے۔

مسئلہ ۷۳ ایسی دعا مانگنا' جو ناممکن ہو (مثلاً ہمیشہ زندہ رہنا یا آخرت میں انبیاء کا مرتبہ پانا وغیرہ) منع ہے

مسئلہ ۷۴ مسنون دعائیں چھوڑ کر مسجع مقفی عبارتیں یا اشعار وغیرہ پڑھنا منع ہے۔

﴿ أُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّ خُفْيَةً ط إِنَّهُ لاَ يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ۝ ﴾ (٧:٥٥)

"اپنے رب سے گڑگڑا کر اور چپکے چپکے دعا مانگو وہ حد سے گزرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔" (سورہ اعراف' آیت نمبر ۵۵)

مسئلہ ۷۵ غیر اللہ سے دعا مانگنا سب سے بڑی گمراہی ہے۔

﴿ وَ مَنْ أَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللهِ مَنْ لاَّ يَسْتَجِيْبُ لَهٗ إِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَ هُمْ عَنْ دُعَآئِهِمْ غٰفِلُوْنَ ۝ ﴾ (٤٦:٥)

"اس شخص سے زیادہ گمراہ اور کون ہوگا جو اللہ کو چھوڑ کر ان کو پکارے جو قیامت تک جواب نہیں دے سکتے بلکہ اس سے بھی بے خبر ہیں کہ مشرک انہیں پکار رہے ہیں۔" (سورہ احقاف' آیت نمبر ۵)

﴿ يَا أَيُّهَا النَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ ط إِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللهِ لَنْ

يَخْلُقُوْا ذُبَابًا وَّ لَوِاجْتَمَعُوْا لَهٗ ط وَ إِنْ يَّسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَيْئًا لَّا يَسْتَنْقِذُوْهُ مِنْهُ ط ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوْبُ ○ مَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ط إِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ ○﴾ (۲۲:۷۳-۷٤)

"لوگو! ایک مثال دی جاتی ہے غور سے سنو اللہ کو چھوڑ کر جن معبودوں کو تم پکارتے ہو وہ سب مل کر ایک مکھی بھی پیدا کرنا چاہیں تو نہیں کرسکتے بلکہ اگر مکھی ان سے کوئی چیز چھین لے جائے تو وہ اسے چھڑا بھی نہیں سکتے مدد چاہنے والے بھی کمزور اور جن سے مدد چاہی جاتی ہے وہ بھی کمزور۔ ان لوگوں نے اللہ کی قدر نہ پہچانی جیسا کہ اس کے پہچاننے کا حق ہے حقیقت یہ ہے کہ قوت اور عزت والا تو اللہ ہی ہے۔" (سورہ حج' آیت نمبر ۷۳-۷۴)

﴿ وَ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مَا يَمْلِكُوْنَ مِنْ قِطْمِيْرٍ ○ إِنْ تَدْعُوْهُمْ لَا يَسْمَعُوْا دُعَآءَكُمْ وَ لَوْ سَمِعُوْا مَا اسْتَجَابُوْا لَكُمْ ط وَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُوْنَ بِشِرْكِكُمْ ط وَلَا يُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِيْرٍ ○ ﴾ (۳۵:۱۳-۱٤)

"اللہ کو چھوڑ کر جنہیں تم پکارتے ہو وہ ایک پرکاہ (تنکا) کے بھی مالک نہیں اگر انہیں پکارو تو وہ تمہاری دعائیں سن نہیں سکتے اور اگر سن لیں تو ان کا کوئی جواب نہیں دے سکتے اور قیامت کے روز وہ تمہارے شرک کا انکار کردیں گے حقیقت حال کی ایسی صحیح خبر تمہیں ایک خبردار کے سوا کوئی نہیں دے سکتا۔" (سورہ فاطر' آیت نمبر ۱۳-۱۴)

﴿ وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَخْلُقُوْنَ شَيْئًا وَّ هُمْ يُخْلَقُوْنَ أَمْوَاتٌ غَيْرُ أَحْيَآءٍ وَ مَا يَشْعُرُوْنَ أَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ ○ ﴾ (۱٦:۲۰-۲۱)

"جو لوگ اللہ کو چھوڑ کر دوسروں کو پکارتے ہیں وہ کسی بھی چیز کے خالق نہیں بلکہ خود مخلوق ہیں مردہ نہ کہ زندہ اور انہیں اتنا بھی معلوم نہیں کہ (دوبارہ) کب اٹھائے جائیں گے۔" (سورہ نحل' آیت نمبر ۲۰-۲۱)

☆☆

اَلْاَدْعِيَةُ الْقُرْآنِيَةُ

قرآنی دعائیں

مسئلہ ٧٦ حصول ہدایت اور بیماری سے شفا حاصل کرنے کی دعا۔

((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ۝ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۝ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝)) (١:٢-٧)

((ہر طرح کی تعریف اللہ رب العالمین کے لئے ہے جو رحمن اور رحیم ہے روز جزا کا مالک ہے ہم صرف تیری ہی بندگی کرتے ہیں اور صرف تجھ سے ہی مدد چاہتے ہیں ہمیں سیدھے راستہ پر چلا ان لوگوں کا سیدھا راستہ جن پر تو نے انعام کیا نہ ان لوگوں کا راستہ جن پر تیرا غضب نازل ہوا اور نہ ان کا جو گمراہ ہوئے۔)) (سورہ فاتحہ' آیت نمبر٢-٧)

مسئلہ ٧٧ خاتمہ بالخیر کی دعا۔

((فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ اَنْتَ وَلِيّٖ فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا وَّ اَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ ۝)) (١٢:١٠١)

((اے زمین و آسمان کے پیدا کرنے والے! دنیا اور آخرت میں تو ہی میرا ولی ہے مجھے اس حال میں دنیا سے اٹھا کہ میں مسلمان ہوں اور مجھے نیک لوگوں کے ساتھ ملا دے۔)) (سورہ یوسف' آیت نمبر١٠١)

مسئلہ ٧٨ نیک اعمال کی توفیق اور اولاد کی اصلاح کے لئے دعا۔

((رَبِّ اَوْزِعْنِيْ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَ عَلٰى وَالِدَيَّ وَ اَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰهُ وَ اَصْلِحْ لِيْ فِيْ ذُرِّيَّتِيْ اِنِّيْ تُبْتُ اِلَيْكَ وَ اِنِّيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝))

(١٥:٤٦)

((اے میرے رب ! مجھے توفیق عطا فرما میں تیری ان نعمتوں کا شکریہ ادا کرسکوں جو تو نے میرے اور میرے والدین پر کی ہیں اور مجھے توفیق عطا فرما کہ ایسے نیک اعمال کروں جو تجھے پسند ہوں اور میری اولاد کی اصلاح فرمادے میں تیرے حضور توبہ کرتا ہوں اور میں مسلمانوں میں سے ہوں۔)) (سورہ احقاف' آیت نمبر ۱۵)

مسئلہ ۷۹ طلب اولاد کے لئے دعائیں۔

۱- ((رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً إِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَآءِ ○)) (۳۸:۳)

((اے میرے رب ! مجھے اپنے پاس سے پاکیزہ اولاد عطا فرما تو یقیناً دعا سننے والا ہے۔)) (سورہ آل عمران' آیت نمبر ۳۸)

۲- ((رَبِّ لاَ تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّ أَنْتَ خَيْرُ الْوَارِثِيْنَ ○)) (۸۹:۲۱)

((اے میرے رب ! مجھے تنہا نہ چھوڑ اور تو سب سے بہتر وارث ہے۔)) (سورہ انبیاء' آیت نمبر ۸۹)

۳- ((رَبِّ هَبْ لِيْ مِنَ الصَّالِحِيْنَ ○)) (۱۰۰:۳۷)

((اے میرے رب ! مجھے صالح اولاد عطا فرما۔)) (سورہ صافات' آیت نمبر ۱۰۰)

مسئلہ ۸۰ ماں باپ کے لئے دعا۔

((رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِيْ صَغِيْرًا ○)) (۲۴:۱۷)

((اے میرے رب ! ان دونوں (ماں باپ) پر اسی طرح رحم فرما جس طرح انہوں نے مجھے بچپن میں پالا پوسا۔)) (سورہ بنی اسرائیل' آیت نمبر ۲۴)

مسئلہ ۸۱ طلب رحمت کی دعا۔

((رَبَّنَا آتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّ هَيِّئْ لَنَا مِنْ أَمْرِنَا رَشَدًا ○)) (۱۰:۱۸)

((اے ہمارے رب ! ہمیں اپنے پاس سے رحمت عطا فرما اور ہمارے معاملات میں اصلاح کی صورت پیدا فرما۔)) (سورہ کہف' آیت نمبر ۱۰)

مسئلہ ۸۲ علم حاصل کرنے کی دعا۔

((رَبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا ○)) (۲۰:۱۱٤)

((اے میرے رب ! میرے علم میں اضافہ فرما۔))(سورہ طٰہٰ' آیت نمبر۱۱۴)

مسئلہ ۸۳ بیماری سے شفاء حاصل کرنے کی دعا۔

((أَنِّيْ مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَ أَنْتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ ○)) (۲۱:۸۳)

(((یااللہ !) مجھے بیماری لگی ہے اور تو سب مہربانوں سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔)) (سورہ انبیاء' آیت نمبر۸۳)

مسئلہ ۸۴ سواری پر بیٹھنے کی دعا۔

((سُبْحَانَ الَّذِيْ سَخَّرَلَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ○ وَ إِنَّا إِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ○))

(٤٣:١٣-١٤)

((پاک ہے وہ ذات جس نے ہمارے لیے یہ سواری مسخر کردی ورنہ ہم اسے مطیع کرنے والے نہیں تھے اور ہمیں پلٹنا اپنے رب ہی کی طرف ہے۔))(سورہ زخرف' آیت ۱۳-۱۴)

مسئلہ ۸۵ سواری سے اترتے وقت یہ دعا مانگنی چاہیے۔

((رَبِّ أَنْزِلْنِيْ مُنْزَلًا مُّبَارَكًا وَّ أَنْتَ خَيْرُ الْمُنْزِلِيْنَ ○)) (۲۳:۲۹)

((اے میرے رب ! مجھے برکت والی جگہ اتار اور تو بہترین جگہ دینے والا ہے۔))(سورہ مومنون' آیت نمبر۲۹)

مسئلہ ۸۶ شیطانی وسوسہ سے بچنے کی دعا۔

((رَبِّ أَعُوْذُبِكَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ ○ وَ أَعُوْذُبِكَ رَبِّ أَنْ يَّحْضُرُوْنِ ○))

(۲۳:۹۷-۹۸)

((اے میرے رب ! میں شیطان کی اکساہٹوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور اس بات سے بھی پناہ مانگتا ہوں کہ وہ میرے پاس آئیں۔))(سورہ مومنون' آیت نمبر۹۷-۹۸)

مسئلہ ۸۷ طلب رحمت کی دعا۔

((رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَ أَنْتَ خَيْرُ الرَّاحِمِيْنَ ○)) (۲۳:۱۱۸)

((اے میرے رب ! مجھے بخش دے مجھ پر رحم فرما تو سب سے بہتر رحم فرمانے والا ہے۔)) (سورہ مومنون' آیت نمبر۱۱۸)

مسئلہ ۸۸ عذاب جہنم سے پناہ مانگنے کی دعا۔

((رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ إِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ۝ إِنَّهَا سَاءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّ مُقَامًا۝)) (۲۵:۶۵-۶۶)

((اے ہمارے پروردگار ! ہم سے جہنم کا عذاب دور رکھنا کیونکہ اس کا عذاب چمٹ جانے والا ہے بیشک جہنم بہت ہی برا ٹھکانا اور بہت ہی بری جگہ ہے۔)) (سورہ فرقان' آیت نمبر۶۵-۶۶)

مسئلہ ۸۹ اپنے بیوی بچوں کے حق میں بھلائی کی دعا۔

((رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَ ذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ إِمَامًا ۝)) (۲۵:۷٤)

((اے ہمارے رب ! ہمیں ہماری بیویوں اور اولادوں کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں متقی لوگوں کا امام بنادے۔)) (سورہ فرقان' آیت نمبر۷۴)

مسئلہ ۹۰ نیک کام کی قبولیت کے لئے یہ دعا مانگنی چاہئے۔

((رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ط إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝)) (۲:۱۲۷)

((اے ہمارے رب ! ہماری یہ خدمت قبول فرما۔ بیشک تو (دعا کو) سننے والا اور (نیت کو) جاننے والا ہے۔)) (سورہ بقرہ' آیت نمبر۱۲۷)

مسئلہ ۹۱ طلب رزق کی دعا۔

((رَبِّ إِنِّيْ لِمَا أَنْزَلْتَ إِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيْرٌ ۝)) (۲۸:۲٤)

((اے میرے رب ! تو جو کچھ بھی مجھے عطا فرمائے میں اس کا حاجت مند ہوں۔)) (سورہ قصص' آیت نمبر۲۴)

مسئلہ ۹۲ پہلے گزر جانے والے بزرگوں کے لئے بعد میں آنے والوں کی دعا۔

((رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا وَ لِإِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْإِيْمَانِ وَ لَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا

لِّلَّذِيْنَ آمَنُوْا رَبَّنَا إِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ○)) (۵۹:۱۰)

((اے ہمارے رب ! ہمیں اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی بخش دے جو ہم سے پہلے ایمان لا چکے ہیں اور اہل ایمان کے بارے میں ہمارے دلوں میں کسی قسم کا کینہ نہ آنے دے۔ اے ہمارے رب! تو بڑا ہی شفیق اور مہربان ہے۔)) (سورہ حشر' آیت نمبر۱۰)

۹۳ حاسدوں کے شر سے پناہ کی دعا۔

((قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ○ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ○ وَ مِنْ شَرِّ غَاسِقٍ إِذَا وَقَبَ ○ وَ مِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ ○ وَ مِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ ○)) (۱۱۳:۱-۵)

((کہو ! میں پناہ مانگتا ہوں صبح کے پیدا کرنے والے کی۔ ساری مخلوق کے شر سے اندھیری رات کے شر سے جب وہ چھا جائے اور گرہوں میں پھونک مارنے والیوں کے شر سے اور حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرے۔)) (سورہ فلق' آیت نمبر۱-۵)

۹۴ شیطان وساوس دور کرنے کی دعا۔

((قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ○ مَلِكِ النَّاسِ ○ إِلٰهِ النَّاسِ ○ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ○ الَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ ○ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ○)) (۱۱۴:۱-۶)

((کہو ! میں لوگوں کے رب کی پناہ مانگتا ہوں جو لوگوں کا مالک اور الٰہ ہے شیطان کے وسوسے کے شر سے جو لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتا ہے۔ خواہ وہ (شیطان) جنوں سے ہو یا انسانوں سے۔))
(سورہ الناس' آیت نمبر۱-۶)

وضاحت ان دونوں سورتوں کو "معوذتین" کہتے ہیں اور جادو کے دفعیہ کے لئے ان کا پڑھ کر دم کرنا مجرب ہے۔

۹۵ اہل ایمان کی دعا۔

((رَبَّنَا أَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَ اغْفِرْ لَنَا إِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○)) (۶۶:۸)

((اے ہمارے رب ! ہمارا نور آخر تک باقی رکھنا اور ہمیں بخش دینا۔ تو یقیناً ہر چیز پر قادر ہے۔))
(سورہ التحریم' آیت نمبر۸)

((رَبَّنَا آمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَ أَنْتَ خَيْرُ الرَّاحِمِيْنَ ○)) (۲۳:۱۰۹)

((اے ہمارے رب ! ہم ایمان لائے ہمیں بخش دے ہم پر رحم فرما۔ تو سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔)) (سورہ مومنون' آیت نمبر۱۰۹)

۹۶ مصائب اور مشکلات سے نجات حاصل کرنے کی دعا۔

((لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ○)) (۲۱:۸۷)

((تیرے سوا کوئی الٰہ نہیں تو پاک ہے اور میں واقعی ظالموں میں سے ہوں۔)) (سورہ انبیاء' آیت ۸۷)

۹۷ ایمان پر استقامت کے لئے دعا۔

((رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَ هَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ○)) (۳:۸)

((اے ہمارے رب ! ہدایت عطا فرمانے کے بعد ہمارے دلوں کو گمراہ نہ کر اور ہمیں اپنی طرف سے رحمت عطا فرما۔ بیشک تو ہی حقیقی داتا ہے۔)) (سورہ آل عمران' آیت نمبر۸)

۹۸ گناہوں سے بخشش کی دعا۔

((رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَ اِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَ تَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ ○)) (۷:۲۳)

((اے ہمارے رب ! ہم نے اپنے اوپر ظلم کیا ہے اگر تو نے ہمیں نہ بخشا اور ہم پر رحم نہ کیا تو ہم یقیناً خسارہ اٹھانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔)) (سورہ اعراف' آیت نمبر۲۳)

۹۹ ظالموں سے نجات پانے کی دعا۔

((رَبَّنَا اَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا وَاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا وَّاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ نَصِيْرًا ○)) (۴:۷۵)

((اے ہمارے رب ! ہمیں اس بستی سے نکال جس کے باشندے ظالم ہیں۔ ہمارے لئے اپنی قدرت سے کوئی دوست پیدا فرما اور اپنی طرف سے ہمارے لئے کوئی مدد گار مہیا کر دے۔)) (سورہ نساء' آیت نمبر۷۵)

((رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظَّالِمِيْنَ ○ وَ نَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ الْكَافِرِيْنَ ○)) (۱۰:۸۵-۸۶)

((اے ہمارے رب ! ہمیں ظالم لوگوں کا تختۂ مشق نہ بنا اور اپنی رحمت کے صدقے کافر لوگوں سے ہمیں نجات دے۔)) (سورہ یونس' آیت نمبر۸۵-۸۶)

((رَبِّ نَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِيْنَ ○)) (۲۸:۲۱)

((اے میرے رب ! مجھے ظالم لوگوں سے نجات دلا۔)) (سورہ قصص' آیت نمبر۲۱)

مسئلہ ۱۰۰ مجاہدین کی دعائیں (دشمن پر غلبہ حاصل کرنے اور ثابت قدم رہنے کے لئے)

((رَبَّنَا أَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَ ثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِيْنَ ○)) (۲:۲۵۰)

((اے ہمارے رب ! ہمیں فیضان صبر سے نواز ہمیں ثابت قدم رکھ اور کافروں کے مقابلے میں ہماری مدد فرما۔)) (سورہ بقرہ' آیت نمبر۲۵۰)

((رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا ذُنُوْبَنَا وَ إِسْرَافَنَا فِيْ أَمْرِنَا وَ ثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِيْنَ ○)) (۳:۱۴۷)

((اے ہمارے رب ! ہمارے گناہ بخش دے ہمارے معاملات میں ہماری زیادتیوں کو معاف فرما ہمیں ثابت قدم رکھ اور کافروں کے مقابلے میں ہماری مدد فرما۔)) (سورہ آل عمران' آیت نمبر ۱۴۷)

مسئلہ ۱۰۱ گناہوں سے معافی مانگنے نیز دین ودنیا کے معاملے میں ناقابل برداشت مصائب وآلام سے بچنے کی دعا۔

((رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِنْ نَّسِيْنَا أَوْ أَخْطَأْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا إِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ ج وَاعْفُ عَنَّا ط وَاغْفِرْلَنَا ط وَارْحَمْنَا ط أَنْتَ مَوْلَانَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِيْنَ ○)) (۲:۲۸۶)

((اے ہمارے رب ! اگر ہم سے بھول یا چوک ہوجائے تو ہم پر گرفت نہ فرما‘ اے ہمارے رب ! ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جو تو نے ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا اے ہمارے رب ! جو بوجھ اٹھانے کی طاقت ہمارے اندر نہیں وہ ہمارے اوپر نہ رکھ ہمیں معاف فرما۔ ہمیں بخش دے ہم پر رحم فرما‘ تو ہی ہمارا آقا ہے کافر قوم کے مقابلے میں ہماری مدد فرما۔)) (سورہ بقرہ‘ آیت نمبر۲۸۶)

مسئلہ ۱۰۲ اولاد کے لئے اقامت صلاۃ کی اور والدین کے لئے بخشش کی دعا۔

((رَبِّ اجْعَلْنِي مُقِيْمَ الصَّلَاةِ وَ مِنْ ذُرِّيَّتِيْ رَبَّنَا وَ تَقَبَّلْ دُعَآءِ ○ رَبَّنَا اغْفِرْلِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ ○)) (۱۴:۴۰-۴۱)

((اے میرے رب ! مجھے اور میری اولاد کو نماز قائم کرنے والا بنا اے ہمارے رب ! میری دعا قبول فرما۔ اے ہمارے رب ! مجھے میرے‘ والدین اور اہل ایمان کو حساب کتاب کے دن بخش دینا۔)) (سورہ ابراہیم‘ آیت نمبر۴۰-۴۱)

مسئلہ ۱۰۳ دین ودنیا کی بھلائیاں طلب کرنے کی دعا۔

((رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ○)) (۲:۲۰۱)

((اے ہمارے رب ! ہمیں دنیا میں بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی سے نواز اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچالے۔)) (سورہ بقرہ‘ آیت نمبر۲۰۱)

مسئلہ ۱۰۴ دعوت دین اور تبلیغ وغیرہ سے قبل یہ دعا مانگنی چاہئے۔

((رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ ○ وَ يَسِّرْ لِيْ أَمْرِيْ ○ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِيْ ○ يَفْقَهُوْا قَوْلِيْ ○)) (۲۰:۲۵-۲۸)

((اے میرے رب ! میرا سینہ کھول دے (یعنی یقین پیدا فرما) اور میرا کام آسان فرما میری زبان کی گرہ کھول دے تاکہ لوگ میری بات اچھی طرح سمجھ سکیں۔)) (سورہ طٰہٰ‘ آیت نمبر۲۵-۲۸)

مسئلہ ۱۰۵ بے دین لوگوں کی صحبت سے نجات حاصل کرنے کی دعا۔

((رَبِّ نَجِّنِيْ وَ أَهْلِيْ مِمَّا يَعْمَلُوْنَ ○)) (۲۶:۱۶۰)

((اے میرے رب ! مجھے اور میرے گھر والوں کو ان کے اعمال (کے وبال) سے نجات دلا۔))
(سورہ شعراء' آیت نمبر۱۶۹)

مسئلہ ۱۰۶ کسی بھی فتنے سے بچنے کے لئے یہ دعا مانگنی چاہئے۔

((رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَ إِلَيْكَ أَنَبْنَا وَ إِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ○ رَبَّنَا لاَ تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَاغْفِرْلَنَا رَبَّنَا إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ○)) (۶۰:۴-۵)

((اے ہمارے رب ! ہم تجھ پر توکل کرتے ہیں تیری ہی طرف رجوع کرتے ہیں اور تیری ہی طرف پلٹنا ہے۔ اے ہمارے رب! ہمیں کافروں کا تختہ مشق نہ بنا۔ ہمارے رب ! ہمیں بخش دے۔ بلا شبہ تو غالب ہے حکمت والا ہے۔)) (سورہ ممتحنہ' آیت نمبر۴-۵)

مسئلہ ۱۰۷ دشمن کے مکرو فریب سے بچنے کی دعا۔

((وَ أُفَوِّضُ أَمْرِیْ إِلَى اللهِ إِنَّ اللهَ بَصِيْرٌ بِالْعِبَادِ ○)) (۴۰:۴۴)

((میں اپنا کام اللہ کو سونپتا ہوں بیشک سب بندے اللہ کی نگاہ میں ہیں۔)) (سورہ مومن' آیت نمبر۴۴)

**

اَدْعِيَةُ النَّوْمِ وَالْاِسْتِيْقَاظِ

سونے اور جاگنے کی دعائیں

۱۰۸ سونے سے قبل اور جاگنے کے بعد کی دعائیں۔

۱- عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ مِنَ اللَّيْلِ وَضَعَ يَدَهُ تَحْتَ خَدِّهِ وَ قَالَ ((بِاسْمِكَ اَللّٰهُمَّ أَمُوْتُ وَ أَحْيٰى)) وَ إِذَا قَامَ ، قَالَ ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَ إِلَيْهِ النُّشُوْرُ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۱)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب رات کے وقت اپنے بستر پر تشریف لاتے تو اپنا ہاتھ (داہنے) رخسار کے نیچے رکھتے اور فرماتے ((یااللہ ! میں تیرے نام سے مرتا (یعنی سوتا) اور زندہ ہوتا (یعنی جاگتا) ہوں۔)) اور جب جاگتے تو فرماتے ((اس اللہ کا شکر ہے جس نے ہمیں مرنے (یعنی سونے) کے بعد زندہ کردیا (یعنی جگادیا) اور مرنے کے بعد اسی کے حضور حاضر ہونا ہے۔)) اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

۲- عَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَّرْقُدَ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى تَحْتَ خَدِّهِ ثُمَّ يَقُوْلُ ((اَللّٰهُمَّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ)) ثَلَاثَ مِرَارٍ . رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ (۲) (صحيح)

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب سونے کا ارادہ فرماتے تو دایاں ہاتھ رخسار کے نیچے رکھتے اور تین مرتبہ یہ کلمات پڑھتے ((یااللہ ! جس روز تو اپنے بندوں کو اٹھائے گا اس روز مجھے اپنے عذاب سے بچائے رکھنا۔)) اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

۱- مختصر صحیح بخاری للزبیدی ، رقم الحدیث ۳۰۷۳

۲- صحیح سنن ابی داؤد ، للالبانی ، الجزء الثالث ، رقم الحدیث ۴۲۱۸

٣- عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أَوَى أَحَدُكُمْ إِلَى فِرَاشِهِ فَلْيَنْفُضْ فِرَاشَهُ بِدَاخِلَةِ إِزَارِهِ فَإِنَّهُ لاَ يَدْرِيْ مَا خَلَفَهُ عَلَيْهِ ثُمَّ يَقُوْلُ ((بِاسْمِكَ رَبِّيْ وَضَعْتُ جَنْبِيْ وَ بِكَ أَرْفَعُهُ إِنْ أَمْسَكْتَ نَفْسِيْ فَارْحَمْهَا وَ إِنْ أَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِيْنَ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (١)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جب تم میں سے کوئی اپنے بستر پر آئے تو (پہلے) اپنے تہ بند کے کونے سے بستر کو جھاڑے کیونکہ اسے معلوم نہیں کہ بستر پر کیا پڑا ہے؟ پھر یہ دعا پڑھے ((اے میرے رب ! تیرے نام سے (بستر پر) لیٹتا ہوں اور تیرے نام سے اٹھوں گا اگر تو نے میری جان (اپنے پاس) روک لی تو اس پر رحم فرمانا اور اگر واپس بھیج دی تو اس کی ویسے ہی حفاظت فرمانا جیسے تو نیک بندوں کی حفاظت فرماتا ہے۔)) اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

٤- عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : جَاءَتْ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ تَسْأَلُهُ خَادِمًا ، فَقَالَ : أَلاَ أَدُلُّكِ عَلَى مَا هُوَ خَيْرٌ مِّنْ خَادِمٍ ((تُسَبِّحِيْنَ اللّٰهَ ثَلاَثًا وَّ ثَلاَثِيْنَ وَ تَحْمَدِيْنَ اللّٰهَ ثَلاَثًا وَّ ثَلاَثِيْنَ وَ تُكَبِّرِيْنَ اللّٰهَ أَرْبَعًا وَ ثَلاَثِيْنَ)) عِنْدَ كُلِّ صَلاَةٍ وَ عِنْدَ مَنَامِكِ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ (٢)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کے پاس غلام مانگنے حاضر ہوئیں تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "کیا میں تجھے وہ چیز نہ بتاؤں جو غلام سے بہتر ہے ہر نماز کے بعد اور سونے سے قبل ((۳۳ مرتبہ سبحان اللہ))' ((۳۳ مرتبہ الحمدللہ)) اور ((۳۴ مرتبہ اللہ اکبر)) کہو۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

٥- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ نَفَثَ فِيْ كَفَّيْهِ ((بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ وَ بِالْمُعَوِّذَتَيْنِ)) جَمِيْعًا ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا وَجْهَهُ وَ مَا بَلَغَتْ يَدَاهُ مِنْ جَسَدِهِ ، قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا : فَلَمَّا اشْتَكَى كَانَ يَأْمُرُنِيْ أَنْ أَفْعَلَ ذٰلِكَ بِهِ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (٣)

١- اللؤلؤ والمرجان ، الجزء الثاني ، رقم الحديث ١٧٣٥
٢- كتاب الذكر و الدعا و التوبة والاستغفار ، باب التسبيح اول النهار و عند النوم ، ج ٣
٣- كتاب الطب ، باب النفث في الرقية

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اکرم ﷺ جب اپنے بستر پر تشریف لاتے تو ((قل ھو اللہ احد' قل اعوذ برب الفلق)) اور ((قل اعوذ برب الناس)) (تینوں سورتیں) پڑھ کر اپنی ہتھیلیوں پر پھونک مارتے اور انہیں اپنے چہرے پر پھیرتے نیز اپنے جسم کے جتنے حصے تک ہاتھ پہنچ سکتے اس پر بھی پھیرتے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب نبی اکرم ﷺ بیمار ہوتے تو مجھے حکم دیتے کہ میں تینوں سورتیں پڑھ کر ہاتھوں پر پھونکوں اور آپ ﷺ کے جسم پر پھیروں۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۰۹ نیند میں برا خواب دیکھنے پر تین بار تعوذ پڑھنا چاہئے۔

٦- عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا رَأَى أَحَدُكُمُ الرُّؤْيَا يَكْرَهُهَا فَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلاثًا وَ لْيَسْتَعِذْ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ثَلاثًا وَ لْيَتَحَوَّلْ عَنْ جَنْبِهِ الَّذِيْ كَانَ عَلَيْهِ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ (١)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جب تم میں سے کوئی شخص ناپسندیدہ خواب دیکھے' تو تین مرتبہ بائیں طرف تھوکے اور تین مرتبہ ((اعوذ باللہ من الشیطن الرحیم میں شیطان مردود سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں)) پڑھے اور جس کروٹ پر لیٹا تھا' اسے بدل دے۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۱۰ نیند نہ آنے پر یہ دعا مانگنی چاہئے۔

٧- عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : شَكَوْتُ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ أَرَقًا أَصَابَنِيْ فَقَالَ : قُلْ ((أَللّٰهُمَّ غَارَتِ النُّجُوْمُ وَهَدَأَتِ الْعُيُوْنُ وَ أَنْتَ حَيٌّ قَيُّوْمٌ لَا تَأْخُذُكَ سِنَةٌ وَّ لَا نَوْمٌ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ أَهْدِئْ لَيْلِيْ وَ أَنِمْ عَيْنِيْ)) . رَوَاهُ ابْنُ السُّنِّيْ (٢)

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں بے خوابی کی شکایت کی تو آپ ﷺ نے فرمایا "یوں کہو ((اے اللہ ! ستارے ڈوب گئے (لوگوں کی) آنکھوں نے سکون پایا۔ تیری ذات زندہ اور قائم ہے تجھے نیند آتی ہے نہ اونگھ۔ اے زندہ اور قائم رہنے (یا رکھنے) والی ذات میری آنکھوں کو سلا دے اور اس رات مجھے سکون عطا فرما۔))" اسے ابن سنی نے روایت کیا ہے۔

١- مختصر صحیح مسلم ، للالبانی ، رقم الحدیث ١٥١٨

٢- عدۃ الحصن الحصین ، رقم الحدیث ١٣٢

أَلْاَدْعِيَةُ فِي الطَّهَارَةِ

طہارت سے متعلق دعائیں

مسئلہ ۱۱۱ بیت الخلاء میں داخل ہونے کی دعا۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ قَالَ ((أَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَ الْخَبَائِثِ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۱)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب بیت الخلاء میں داخل ہوتے تو فرماتے ((اے اللہ ! میں ناپاک جنوں اور جنیوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔)) اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۱۲ بیت الخلاء سے نکلنے کی دعا۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ قَالَ ((غُفْرَانَكَ)) . رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ أَبُوْدَاوُدَ وَ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ (۲) (صحیح)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب بیت الخلاء سے باہر آتے تو فرماتے ((یا اللہ ! میں تیری بخشش کا طالب ہوں۔)) اسے احمد' ابوداؤد' ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۱۳ غسل کرنے سے قبل یا دوران غسل یا غسل کے بعد کوئی دعا پڑھنا حدیث سے ثابت نہیں۔

مسئلہ ۱۱۴ وضوء سے قبل "بسم اللہ" پڑھنا ضروری ہے۔

عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا وَضُوْءَ لِمَنْ لَمْ

۱۔ مختصر صحیح بخاری للزبیدی ، رقم الحدیث ۱۱۶

۲۔ صحیح سنن أبی داؤد ، للالبانی، الجزء الاول ، رقم الحدیث ۳

يَذْكُرِ اسْمَ اللهِ عَلَيْهِ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ (۱) (حسن)

حضرت سعد بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جس نے وضو سے پہلے بسم اللہ نہ پڑھی تو اس کا وضو نہیں ہوا۔" اسے ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۱۵ وضوء سے قبل نیت کے مروجہ الفاظ "نویت ان اتوضاء" حدیث سے ثابت نہیں۔

مسئلہ ۱۱۶ وضو کے بعد درج ذیل دعا پڑھنا مسنون ہے۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ يَتَوَضَّأُ فَيُسْبِغُ الْوُضُوْءَ ثُمَّ يَقُوْلُ ((أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيْكَ لَهُ وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ رَسُوْلُهُ)) إِلاَّ فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةِ يَدْخُلُ مِنْ أَيِّهَا شَآءَ . رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ مُسْلِمٌ (۲) وَ أَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَ زَادَ ((اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَ اجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ)) (۳) (صحیح)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اگر کوئی شخص مکمل وضو کرکے یہ دعا پڑھ لے ((میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی الٰہ نہیں وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔)) تو اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں کہ جس سے چاہے داخل ہو۔" اسے احمد، مسلم، ابوداؤد اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔ ترمذی نے اس دعا میں ان الفاظ کا اضافہ بھی کیا ہے ((یا اللہ ! مجھے توبہ کرنے والوں اور پاک رہنے والوں سے بنا۔))

مسئلہ ۱۱۷ وضوء کے دوران مختلف اعضاء دھوتے وقت مختلف دعائیں یا کلمہ شہادت پڑھنا احادیث سے ثابت نہیں۔

✪✪

۱- صحیح سنن الترمذی ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحدیث ۲۴

۲- صحیح مسلم ، کتاب الطھارۃ، باب الذکر المستحب عقب الوضوء

۳- صحیح سنن الترمذی ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحدیث ۴۸

اَلْاَدْعِیَةُ لِلْمَسْجِدِ
مسجد سے متعلق دعائیں

مسئلہ ۱۱۸ گھر سے مسجد جاتے ہوئے یہ دعا مانگنی چاہئے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ خَرَجَ اِلَی الصَّلاَۃِ وَھُوَ یَقُوْلُ ((اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا وَفِیْ لِسَانِیْ نُوْرًا وَاجْعَلْ فِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا وَاجْعَلْ فِیْ بَصَرِیْ نُوْرًا وَاجْعَلْ مِنْ خَلْفِیْ نُوْرًا وَاجْعَلْ مِنْ اَمَامِیْ نُوْرًا وَاجْعَلْ مِنْ فَوْقِیْ نُوْرًا وَمِنْ تَحْتِیْ نُوْرًا اَللّٰھُمَّ اَعْطِنِیْ نُوْرًا)) . مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ (۱)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب نماز کے لئے (گھر سے) نکلتے تو یہ دعا پڑھتے ((اے اللہ ! میرے دل 'زبان' کان اور آنکھوں میں نور پیدا کردے میرے پیچھے اور آگے نور ہی نور کردے میرے اوپر اور نیچے بھی نور کردے اور اے اللہ ! مجھے نور ہی نور عطا فرما۔)) اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۱۹ مسجد میں داخل ہونے سے قبل یہ دعا پڑھنی مسنون ہے۔

عَنْ عَمْرِوبْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اِنَّہُ کَانَ اِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ قَالَ ((اَعُوْذُ بِاللّٰہِ وَبِوَجْھِہِ الْکَرِیْمِ وَبِسُلْطَانِہِ الْقَدِیْمِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ)) قَالَ : اَقَطْ ؟ قُلْتُ نَعَمْ ! قَالَ : فَاِذَا قَالَ ذٰلِکَ قَالَ الشَّیْطَانُ حُفِظَ مِنِّیْ سَائِرَ الْیَوْمِ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤْدَ (۲)

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب مسجد میں داخل ہونے کا ارادہ کرتے تو فرماتے ((میں شیطان مردود سے عظمت والے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔ اس کی ذات کریم اور

۱۔ صحیح مسلم ، کتاب صلاۃ المسافرین ، باب صلاۃ النبی و دعائه باللیل ، ج
۲۔ صحیح سنن ابی داؤد، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحدیث ۴۴۱

لازوال بادشاہت کے واسطے سے۔)) راوی (حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ) نے کہا "بس اتنا ہی۔" میں نے کہا "ہاں۔" حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ نے کہا "جب کوئی یہ کہتا ہے تو شیطان کہتا ہے اب وہ مجھ سے تمام دن کے لئے بچا لیا گیا۔" اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۲۰ مسجد میں داخل ہونے اور نکلنے کی دعا درج ذیل ہے۔

عَنْ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ يَقُوْلُ ((**بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ**)) وَإِذَا خَرَجَ قَالَ ((**بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ أَبْوَابَ فَضْلِكَ**)) . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ (۱) (صحيح)

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت رسول اللہ ﷺ کہتی ہیں رسول اکرم ﷺ جب مسجد میں داخل ہوتے تو فرماتے ((اللہ کے نام سے مسجد میں داخل ہوتا ہوں اللہ کے رسول پر سلام ہو اے اللہ! میرے گناہ معاف فرما اور اپنی رحمت کے دروازے میرے لئے کھول دے۔)) جب مسجد سے باہر نکلتے تو یہ کلمات ادا فرماتے ((اللہ کے نام سے مسجد سے نکلتا ہوں اللہ کے رسول پر سلام ہو اے اللہ! میرے گناہ معاف فرما اور اپنے فضل کے دروازے میرے لئے کھول دے۔)) اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

۱- كتاب المساجد ، باب الدعاء عند دخول المسجد

اَلْاَدْعِیَّۃَ فِیْ النِّدَاءِ وَالصَّلاَۃِ

اذان اور نماز سے متعلق دعائیں

مسئلہ ۱۳۱ اذان سننے کے بعد درج ذیل دعائیں مانگنا مسنون ہے۔

عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَنْ قَالَ حِیْنَ یَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ((اَشْھَدُ اَنْ لاَّ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ وَحْدَہُ لاَ شَرِیْکَ لَہٗ وَاَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُوْلاً وَبِالْاِسْلاَمِ دِیْنًا)) غُفِرَلَہٗ ذَنْبُہٗ رَوَاہُ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جس نے اذان سن کر یہ کلمات کہے ((میں گواہی دیتا ہوں اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے لاشریک ہے محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں اللہ تعالیٰ کے رب ہونے پر، محمد ﷺ کے رسول ہونے پر اور اسلام کے دین ہونے پر میں راضی ہوں۔)) اس کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَنْ قَالَ حِیْنَ یَسْمَعُ النِّدَاءَ ((اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّامَّۃِ وَالصَّلاَۃِ الْقَائِمَۃِ اٰتِ مُحَمَّدَ نِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَحْمُوْدَ نِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ)) حَلَّتْ لَہٗ شَفَاعَتِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ (۲)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جس شخص نے اذان سن کر یہ کلمات کہے ((اے اللہ ! اس (توحید کی) مکمل دعوت اور قائم ہونے والی نماز کے رب ! محمد ﷺ کو وسیلہ، فضیلت اور مقام محمود عطا فرما جس کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے۔)) تو قیامت کے دن اس کی سفارش کرنا میرے ذمہ ہوگی۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

وضاحت وسیلہ جنت میں بلند ترین درجہ کا نام ہے اور مقام محمود، مقام شفاعت ہے فضیلت بھی جنت کے ایک درجے کا نام

۱۔ مختصر صحیح مسلم ، للالبانی ، رقم الحدیث ۲۰۰
۲۔ مختصر صحیح بخاری للزبیدی ، رقم الحدیث ۳۷۷

ہے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِوبْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِیَّ ﷺ یَقُوْلُ : اِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوا مِثْلَ مَا یَقُوْلُ ، ثُمَّ صَلُّوْا عَلَیَّ فَاِنَّهُ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلَاةً صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ بِهَا عَشْرًا ثُمَّ سَلُوْا اللّٰهَ لِیَ الْوَسِیْلَةَ فَاِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِی الْجَنَّةِ لَاتَنْبَغِیْ اِلاَّ لِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ وَاَرْجُوْ اَنْ اَکُوْنَ اَنَا هُوَ فَمَنْ سَاَلَ اللّٰهَ لِیَ الْوَسِیْلَةَ حَلَّتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے جب مؤذن کی اذان سنو تو وہی کچھ کہو جو مؤذن کہتا ہے پھر مجھ پر درود پڑھو کیونکہ مجھ پر درود پڑھنے والے پر اللہ دس رحمتیں نازل فرماتا ہے اس کے بعد میرے لئے اللہ تعالیٰ سے وسیلہ مانگو' وسیلہ جنت میں ایک مقام ہے جو جنتیوں میں سے کسی ایک کو دیا جائے گا مجھے امید ہے وہ جنتی میں ہی ہوں گا۔ لہٰذا جو آدمی میرے لئے وسیلہ کی دعا کرے گا اس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جائے گی۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۲۲ تکبیر تحریمہ کے بعد کی دعا درج ذیل ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا کَبَّرَ فِی الصَّلَاةِ سَکَتَ هُنَیْهَةً قَبْلَ الْقِرَاءَةِ فَقُلْتُ : یَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ اَرَاَیْتَ سُکُوْتَكَ بَیْنَ التَّکْبِیْرِ وَالْقِرَاءَةِ مَا تَقُوْلُ ، قَالَ ((اَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ بَاعِدْبَیْنِیْ وَبَیْنَ خَطَایَایَ کَمَا بَاعَدْتَ بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اَللّٰهُمَّ نَقِّنِیْ مِنْ خَطَایَایَ کَمَا یُنَقَّی الثَّوْبُ الْاَبْیَضُ مِنَ الدَّنَسِ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْنِیْ مِنْ خَطَایَایَ بِالثَّلْجِ وَالْمَاءِ وَالْبَرَدِ)). رَوَاهُ اَحْمَدُوَالْبُخَارِیُّ وَ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِیُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ (۲)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ تکبیر تحریمہ کے بعد قرات شروع کرنے سے پہلے تھوڑی دیر خاموش رہتے۔ میں نے عرض کیا "یا رسول اللہ ! میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان اس خاموشی میں آپ کیا پڑھتے ہیں؟" آپ ﷺ نے فرمایا "میں یہ دعا پڑھتا ہوں ((اے اللہ !

۱۔ مختصر صحیح مسلم ، للالبانی ، رقم الحدیث ۱۹۸ ۲۔ صحیح سنن ابی داؤد ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحدیث ۷۰۳

میرے اور میرے گناہوں کے درمیان مشرق و مغرب کی دوری پیدا فرما دے۔ یااللہ ! مجھے میرے گناہوں سے سفید کپڑے کی طرح پاک و صاف کردے۔ یااللہ ! میرے گناہ برف، پانی اور اولوں سے دھودے۔)) اسے احمد، بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا اسْتَفْتَحَ الصَّلَاةَ قَالَ ((سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ)) رَوَاهُ أَبُوْدَاؤُدَ(۱)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز شروع کرتے تو یہ کلمات پڑھتے ((اے اللہ ! تو اپنی حمد کے ساتھ پاک ہے تیرا نام بابرکت ہے تیری شان بلند ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔)) اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۲۳ رکوع و سجود کی بعض مسنون دعائیں یہ ہیں۔

۱۔ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَرَكَعَ فَقَالَ فِيْ رُكُوْعِهِ ((سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ)) وَفِيْ سُجُوْدِهِ ((سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى)). رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ (۲) (صحیح)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی آپ ﷺ نے رکوع کیا تو اس میں یہ دعا پڑھی ((میرا عظمت والا رب ہر خطا سے پاک ہے۔)) اور سجدے میں یہ دعا پڑھی ((میرا بلند و برتر رب پاک ہے۔)) اسے نسائی اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

۲۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُوْلُ فِيْ رُكُوْعِهِ وَسُجُوْدِهِ ((سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۳)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں نبی اکرم ﷺ اپنے رکوع اور سجود میں یہ دعا پڑھتے ((اے اللہ ! ہمارے رب تو اپنی حمد کے ساتھ پاک ہے مجھے بخش دے۔)) اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

۳۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ رُكُوْعِهِ وَسُجُوْدِهِ ((سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوْحِ)). رَوَاهُ النَّسَائِيُّ (٤) (صحیح)

۱۔ صحیح سنن ابی داؤد، للالبانی، الجزء الاول، رقم الحدیث ۷۰۱، ۷۰۲

۲۔ صحیح سنن النسائی، للالبانی، الجزء الاول، رقم الحدیث ۱۰۲٤

۳۔ مختصر صحیح بخاری للزبیدی، رقم الحدیث ٤٥٥ ٤۔ صحیح سنن النسائی، للالبانی، الجزء الاول، رقم الحدیث ۱۰۸٦

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ اپنے رکوع اور سجدے میں یہ دعا پڑھتے ((تمام فرشتوں اور جبریل علیہ السلام کا رب پاک اور مقدس ہے۔)) اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

٤ - عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قُمْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَيْلَةً فَلَمَّا رَكَعَ مَكَثَ قَدْرَ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ يَقُوْلُ فِيْ رُكُوْعِهِ ((سُبْحَانَ ذِي الْجَبَرُوْتِ وَالْمَلَكُوْتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ)) . رَوَاهُ النَّسَائِيُّ (١) (صحيح)

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں ایک رات نبی اکرم ﷺ کے ساتھ نماز کے لئے کھڑا ہوا تو آپ ﷺ نے سورہ بقرہ کی تلاوت کے برابر رکوع کیا اور اس میں یہ دعا پڑھی ((غلبہ، بادشاہی، کبر اور عظمت کا مالک (رب) پاک ہے۔)) اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۴۳ رکوع کے بعد کھڑے ہونے کی دعا درج ذیل ہے۔

۱ - عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : كُنَّا نُصَلِّيْ يَوْمًا وَرَاءَ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ قَالَ ((سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ)) فَقَالَ رَجُلٌ وَرَاءَهُ ((رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ)) فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ مَنِ الْمُتَكَلِّمُ آنِفًا ؟ قَالَ : أَنَا ، قَالَ: رَأَيْتُ بِضْعَةً وَثَلَاثِيْنَ مَلَكًا يَبْتَدِرُوْنَهَا أَيُّهُمْ يَكْتُبُهَا أَوَّلُ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (٢)

حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نبی اکرم ﷺ کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے جب نبی اکرم ﷺ نے رکوع سے سر اٹھایا تو فرمایا ((جس نے اللہ کی تعریف کی اللہ تعالیٰ نے سن لی۔)) مقتدیوں میں سے ایک آدمی نے کہا ((ہمارے پروردگار ! تعریف تیرے ہی لئے ہے بکثرت ایسی تعریف جو شرک سے پاک اور برکت والی ہے۔)) جب نبی اکرم ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو پوچھا "یہ کلمات کہنے والا کون تھا؟" اس شخص نے عرض کیا "میں تھا۔" آپ ﷺ نے فرمایا "میں نے تیس سے زیادہ فرشتوں کو ان کلمات کا ثواب لکھنے میں سبقت حاصل کرتے دیکھا ہے۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

۲ - عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ أَوْفٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا

---

١ - صحيح سنن النسائي، للالباني ، الجزء الاول ، رقم الحديث ١٠٠٤

٢ - مختصر صحيح بخاري للزبيدي ، رقم الحديث ٤٦٠

رَفَعَ ظَهْرَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ قَالَ ((سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْأُ السَّمٰوَاتِ وَمِلْأُ الْاَرْضِ وَمِلْأُ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ)) . رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع سے سر اٹھاتے تو فرماتے ((اللہ نے سن لیا اس شخص کو جس نے اس کی تعریف کی' اے اللہ ! زمین و آسمان کی وسعتوں اور اسکے بعد جس جس چیز کی وسعت تو چاہے اس کے برابر حمد تیرے ہی لئے ہے۔)) اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۲۵ دو سجدوں کے درمیان پڑھنے کی دعا درج ذیل ہے۔

۱- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُوْلُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ وَعَافِنِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ)) . رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ (۲)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دونوں سجدوں کے درمیان یہ دعا پڑھا کرتے تھے ((یا اللہ ! مجھے بخش دے' مجھ پر رحم فرما' مجھے صحت' ہدایت اور رزق عطا فرما۔)) اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

۲- عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ ((رَبِّ اغْفِرْلِيْ)) . رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ (۳) (صحيح)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دو سجدوں کے درمیان (جلسہ میں) فرمایا کرتے تھے ((اے میرے رب ! مجھے بخش دے۔)) اسے نسائی' ابن ماجہ اور دارمی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۲۶ پہلے تشہد کی دعا یہ ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : اِلْتَفَتَ اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ ((اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ)) ثُمَّ لِيَتَخَيَّرْ مِنَ الدُّعَاءِ اَعْجَبَهُ اِلَيْهِ فَيَدْعُوْهُ . مُتَّفَقٌ

۱- كتاب الدعوات ، باب ما يقول اذا رفع راسه من الركوع ، ج ۱ ۲- صحيح سنن ابى داؤد ، للالبانى ، الجزء الاول ، رقم حديث ۷۵۶

۳- صحيح سنن النسائى ، للالبانى ، الجزء الاول ، رقم الحديث ۱۰۲٤

عَلَيْهِ (۱)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا "جب تم نماز پڑھو تو کہو ((تمام زبانی، جسمانی اور مالی عبادت اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہے۔ اے نبی! آپ پر اللہ کا سلام اور اس کی رحمتیں اور برکتیں ہوں۔ ہم پر بھی اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں پر بھی سلام۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی الہ نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول ہیں۔)) پھر آدمی اپنے لئے جو دعا پسند کرے، وہ مانگے۔" اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۲۷ دوسرے تشہد کی مسنون دعاؤں سے قبل درج ذیل دعا (درود شریف) پڑھنا چاہئے۔

عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ لَيْلَى قُلْنَا : يَارَسُوْلَ اللهِ ! كَيْفَ الصَّلَاةُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ ؟ قَالَ : قُوْلُوْا ((أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَّ عَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيْمَ وَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ . أَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَّ عَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيْمَ وَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ)) . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۲)

حضرت عبدالرحمان بن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم نے پوچھا "یا رسول اللہ! ہم آپ پر اور اہل بیت پر کس طرح درود بھیجیں؟" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "کہو ((اے اللہ! محمد اور آل محمد پر اسی طرح رحمت بھیج جس طرح تو نے ابراہیم اور آل ابراہیم پر رحمت بھیجی۔ تعریف اور بزرگی تیرے ہی لئے ہے۔ یا اللہ! محمد اور آل محمد پر اسی طرح برکت نازل فرما جس طرح تو نے ابراہیم اور آل ابراہیم پر برکت نازل فرمائی، تو یقیناً تعریف کیا گیا اور بزرگ ہے۔))" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۲۸ درود شریف کے بعد پڑھی جانے والی بعض مسنون دعائیں یہ ہیں۔

۱- صحیح بخاری، کتاب الصلاۃ، باب التشهد فی الصلاۃ

۲- کتاب الانبیاء، باب قول اللہ تعالی ﴿ و اتخذ اللہ ابراهیم خلیلا﴾

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَدْعُوْ فِي الصَّلَاةِ يَقُوْلُ ((أَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ أَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ أَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ)) . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (١)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز میں (درود شریف کے بعد) یہ دعا مانگا کرتے تھے ((اے اللہ ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں عذاب قبر سے مسیح دجال کے فتنہ سے ' زندگی اور موت کی آزمائشوں سے گناہ اور قرض سے۔)) اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَبِيْ بَكْرِنِ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ : لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَلِّمْنِيْ دُعَآءً أَدْعُوْ بِهِ فِيْ صَلَاتِيْ قَالَ : قُلْ ((أَللّٰهُمَّ إِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَّلَا يَغْفِرُالذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ فَاغْفِرْلِيْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَ ارْحَمْنِيْ إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ)) . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (٢)

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا "مجھے کوئی دعا سکھلایئے جو میں نماز میں پڑھوں۔" آپ نے فرمایا کہو ((اے اللہ ! میں نے اپنی جان پر بہت ظلم کئے اور تیرے سوا کون ہے جو گناہ بخشے تو مجھے بھی اپنے ہاں سے خاص بخشش سے نواز اور مجھ پر رحم فرما ! یقیناً تو ہی بخشنے والا مہربان ہے۔))" اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

١۔اللؤلؤ والمرجان ، الجزء الاول ، رقم الحديث ٣٤٥

٢۔ اللؤلؤ والمرجان ، الجزء الثانى ، رقم الحديث ١٧٢٩

أَلْاَذْكَارُ الْمَسْنُوْنَةُ بَعْدَ الصَّلاَةِ

نماز کے بعد اذکار مسنونہ

مسئلہ ۱۲۹ فرض نماز سے سلام پھیرنے کے بعد درج ذیل دعائیں مانگنا مسنون ہے۔

۱۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ : کُنْتُ اَعْرِفُ اِنْقِضَاءَ صَلاَۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ بِالتَّکْبِیْرِ . مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ (۱)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نبی اکرم ﷺ کی (فرض) نماز کے اختتام کا اندازہ آپ ﷺ کے اللہ اکبر کہنے (کی آواز) سے لگایا کرتا تھا۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

۲۔ عَنْ ثَوْبَانَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلاَتِہٖ اِسْتَغْفَرَ ثَلاَثًا وَقَالَ ((**اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلاَمُ وَمِنْکَ السَّلاَمُ تَبَارَکْتَ یَا ذَالْجَلاَلِ وَالْاِکْرَامِ**)) . رَوَاہُ مُسْلِمٌ (۲)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنی نماز سے فارغ ہوتے تو تین بار استغفراللہ کہتے اور پھر فرماتے ((یااللہ ! تو سلامتی ہے' سلامتی تجھی سے حاصل ہو سکتی ہے اے بزرگی اور بخشش کے مالک تیری ذات بڑی بابرکت ہے۔)) اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

۳۔ عَنِ الْمُغِیْرَۃِ بْنِ شُعْبَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَانَ یَقُوْلُ فِیْ دُبُرِ کُلِّ صَلاَۃٍ مَکْتُوْبَۃٍ ((**لاَ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ وَحْدَہٗ لاَ شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَللّٰھُمَّ لاَ مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلاَ مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلاَ یَنْفَعُ ذَالْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ**)) . مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ (۳)

۱۔ اللؤلؤ والمرجان ، الجزء الاول ، رقم الحدیث ۳۴۲

۲۔ کتاب المساجد ، باب استحباب الذکر بعد الصلاۃ

۳۔ اللؤلؤ والمرجان ، الجزء الاول ، رقم الحدیث ۳۴۷

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ ہر فرض نماز کے بعد یہ دعا پڑھتے تھے ((اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ بادشاہی اسی کی ہے حمد اسی کے لئے سزاوار ہے وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ یااللہ ! اگر تو کسی کو اپنے فضل سے نوازنا چاہے تو کوئی تجھے روک نہیں سکتا اور اگر کسی کو اپنی رحمت سے محروم کردے تو کوئی اسے نواز نہیں سکتا کسی دولتمند کی دولت اسے تیرے عذاب سے نہیں بچا سکتی۔)) اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

٤ - عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : اَخَذَ بِيَدِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ : اِنِّيْ لَاُحِبُّكَ يَا مُعَاذُ ! فَقُلْتُ : وَاَنَا اُحِبُّكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ : فَلاَ تَدَعْ اَنْ تَقُوْلَ فِيْ كُلِّ صَلاَةٍ ((رَبِّ اَعِنِّيْ عَلٰى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ)) . رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ (١) (صحيح)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا "اے معاذ ! مجھے تم سے محبت ہے۔" میں نے عرض کیا "مجھے بھی آپ ﷺ سے محبت ہے۔" آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "اچھا تو پھر ہر فرض نماز کے بعد یہ کلمات کہنا نہ بھولنا" ((اے میرے رب ! مجھے اپنا ذکر، شکر اور اپنی بہترین عبادت کرنے کی توفیق عطا فرما۔)) اسے احمد، ابوداؤد اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

٥ - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ سَبَّحَ اللّٰهَ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلاَةٍ ثَلاَثًا وَّثَلاَثِيْنَ وَحَمِدَ اللّٰهَ ثَلاَثًا وَّثَلاَثِيْنَ وَكَبَّرَ اللّٰهَ ثَلاَثًا وَّثَلاَثِيْنَ فَتِلْكَ تِسْعَةٌ وَّتِسْعُوْنَ ، وَقَالَ : تَمَامُ الْمِائَةِ لاَ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ غُفِرَتْ خَطَايَاهُ وَاِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ (٢)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جس نے ہر نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ (اللہ پاک ہے)، ۳۳ مرتبہ الحمد للہ (حمد اللہ کے لئے ہے)، ۳۳ مرتبہ اللہ اکبر (اللہ سب سے بڑا ہے) کہا اس نے ننانوے کی تعداد پوری کی۔ پھر سویں مرتبہ (اللہ کے سوا کوئی الٰہ نہیں۔ وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ بادشاہی اسی کی ہے تعریف کے لائق اسی کی ذات ہے اور

١- صحيح سنن النسائي ، للالباني ، الجزء الاول ، رقم الحديث ١٢٣٦ ٢- مختصر صحيح مسلم ، للالباني ، رقم الحديث ٣١٤

وہ ہر چیز پر قادر ہے) کہا تو اس کے گناہ خواہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں معاف کر دیئے جائیں گے۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

٦- عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ أَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اَنْ اَقْرَأَ بِالْمُعَوِّذَاتِ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ . رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ (١) (صحيح)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے رسول اللہ ﷺ نے ہر نماز کے بعد معوذات پڑھنے کا حکم دیا۔ اسے احمد، ابوداؤد اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت معوذات سے مراد قرآن پاک کی آخری دو سورتیں ہیں۔

٧- عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زُبَيْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا سَلَّمَ مِنْ صَلَاتِهِ يَقُوْلُ بِصَوْتِهِ الأَعْلَى ((لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ)) . رَوَاهُ مُسْلِمٌ (٢)

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ جب فرض نماز سے فارغ ہوتے تو بلند آواز سے یہ کلمات ادا فرماتے ((اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی الٰہ نہیں وہ وحدہ لاشریک ہے بادشاہی اسی کی ہے حمد اسی کو سزاوار ہے وہ ہر چیز پر قادر ہے اللہ کی توفیق کے بغیر نہ گناہ سے بچنے کی طاقت ہے نہ نیکی کرنے کی قوت، اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی الٰہ نہیں۔ اس کے سوا ہم کسی کی بندگی نہیں کرتے۔ سب نعمتیں اسی کی طرف سے ہیں۔ بزرگی اسی کے لئے ہے۔ بہترین تعریف کا مالک وہی ہے اس کے سوا کوئی الٰہ نہیں ہم اپنا دین اسی کے لئے خالص کرتے ہیں کافروں کو خواہ کتنا ہی ناگوار کیوں نہ ہو۔)) اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

٨- عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ كَانَ يَأْمُرُ بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ ((أَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَأَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَأَعُوْذُبِكَ أَنْ أُرَدَّ إِلَى أَرْذَلِ الْعُمُرِ وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ)) . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (٣)

١- صحيح سنن النسائي ، للالباني ، الجزء الاول ، رقم الحديث ١٢٦٨
٢- كتاب المساجد ، باب استحباب الذكر بعد الصلاة
٣- مختصر صحيح بخارى للزبيدى ، رقم الحديث ٢٠٨٢

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ درج ذیل کلمات پڑھنے کا حکم دیا کرتے تھے ((اے اللہ ! میں تیری پناہ طلب کرتا ہوں بخیلی سے' بزدلی سے اور اس بات سے کہ پلٹایا جاؤں بہت زیادہ بڑھاپے کی عمر کو اور تیری پناہ طلب کرتا ہوں دنیا کی آزمائش سے اور عذاب قبر سے)) اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

۹- عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ قَرَءَ آيَةَ الْكُرْسِيِّ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوْبَةٍ لَمْ يَمْنَعْهُ مِنْ دُخُوْلِ الْجَنَّةِ اِلاَّ اَنْ يَمُوْتَ . رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ وَالطَّبْرَانِيُّ (۱)

(صحیح)

حضرت ابی امامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جس نے ہر نماز کے بعد آیت الکرسی(۲) پڑھی اسے موت کے سوا کوئی چیز جنت میں جانے سے نہیں روک سکتی۔" اسے نسائی' ابن حبان اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۱۰- عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ اِذَا سَلَّمَ النَّبِيُّ ﷺ مِنَ الصَّلَاةِ قَالَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ((سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ)) . رَوَاهُ اَبُوْيَعْلٰی (۳)

(صحیح)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ جب (نماز سے) سلام پھیرتے تو تین مرتبہ یہ کلمات ادا فرماتے ((تیرا عزت والا رب ان تمام عیوب سے پاک ہے جو کافر بیان کرتے ہیں سلامتی ہو رسولوں پر اور حمد کے لائق صرف اللہ رب العالمین کی ذات ہے۔)) اسے ابویعلیٰ نے روایت کیا ہے۔

۱- سلسلة احاديث الصحيحة للالباني ، الجزء الثانی ، رقم الحديث ۹۷۲

۲- آیت الکرسی کے الفاظ درج ذیل ہیں۔

اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلاَّ هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ لَا تَاْخُذُهُ سِنَةٌ وَّ لَا نَوْمٌ لَهُ مَا فِي السَّمٰوَاتِ وَ مَا فِي الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهُ اِلاَّ بِاِذْنِهِ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَ مَا خَلْفَهُمْ وَ لَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهِ اِلاَّ بِمَا شَآءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوَاتِ وَ الْاَرْضَ وَ لَا يَؤُدُهُ حِفْظُهُمَا وَ هُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ

ترجمہ۔ "اللہ ہی معبود برحق ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں جو زندہ اور سب کا تھامنے والا ہے جسے نہ اونگھ آتی ہے نہ نیند۔ اسی کی ملکیت میں زمین و آسمان کی چیزیں ہیں' کون ہے جو اس کی اجازت کے بغیر اس کے سامنے شفاعت کر سکے وہ جانتا ہے جو ان کے آگے ہے اور جو ان کے پیچھے ہے۔ وہ اس کی مرضی کے بغیر کسی چیز کے علم کا احاطہ نہیں کر سکتے۔ اس کی کرسی کی وسعت نے زمین و آسمان کو گھیر رکھا ہے۔ اللہ ان کی حفاظت سے نہ تھکتا ہے اور نہ اکتاتا ہے۔ وہ بلند اور بہت بڑا ہے۔" (سورہ بقرہ' آیت نمبر ۲۵۵)

۳- عدة الحصن الحصين ، رقم الحديث ۲۱۳

أَلْأَدْعِيَةُ الْخَاصَّةُ لِبَعْضِ الصَّلاَةِ
بعض نمازوں کی مخصوص دعائیں

مسئلہ ۱۳۰ نماز تہجد میں سورہ فاتحہ سے قبل درج ذیل دعا پڑھنی مسنون ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : كَانَ النَّبِیُّ ﷺ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ افْتَتَحَ صَلاَتَهُ فَقَالَ ((**أَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرِيْلَ وَ مِيْكَائِيْلَ وَ إِسْرَافِيْلَ فَاطِرَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ، أَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ، اِهْدِنِیْ لِمَا اخْتُلِفَ فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِإِذْنِكَ إِنَّكَ تَهْدِیْ مَنْ تَشَآءُ إِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ**)) . رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ جب رات کو نماز کے لئے اٹھتے تو اپنی نماز کا آغاز اس دعا سے فرماتے ((اے اللہ ! جو کہ رب ہے جبریل میکائیل اور اسرافیل کا' زمین و آسمان کا پیدا کرنے والا غائب اور حاضر کا جاننے والا' جن باتوں میں لوگ اختلاف کر رہے ہیں ان کا فیصلہ تو ہی کرے گا ان اختلاف کی باتوں میں تو مجھے اپنی توفیق سے حق کی راہ دکھا کیونکہ سیدھے راستے کی طرف تو ہی ہدایت دیتا ہے جسے چاہتا ہے۔)) اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۳۱ نماز وتر میں درج ذیل دعا پڑھنا مسنون ہے۔

عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : عَلَّمَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَلِمَاتٍ أَقُوْلُهُنَّ فِیْ قُنُوْتِ الْوِتْرِ ((**أَللّٰهُمَّ اهْدِنِیْ فِيْمَنْ هَدَيْتَ وَ عَافِنِیْ فِيْمَنْ عَافَيْتَ وَ تَوَلَّنِیْ فِيْمَنْ تَوَلَّيْتَ وَ بَارِكْ لِیْ فِيْمَا أَعْطَيْتَ وَ قِنِیْ شَرَّ مَا قَضَيْتَ فَإِنَّكَ تَقْضِیْ وَ لاَ يُقْضٰی عَلَيْكَ إِنَّهُ لاَ يَذِلُّ مَنْ وَّالَيْتَ وَ لاَ يَعِزُّ مَنْ عَادَيْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَ تَعَالَيْتَ**)) . رَوَاهُ

۱- کتاب صلاۃ المسافرین ، باب الدعا فی صلاۃ اللیل و قیامہ

التِّرْمِذِيُّ وَ أَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ (۱) (صحیح)

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے وتروں میں پڑھنے کے لئے یہ دعا قنوت سکھائی ((الٰہی ! مجھے ہدایت دے اور ہدایت یافتہ لوگوں میں شامل فرما مجھے عافیت دے اور ان لوگوں میں شامل فرما جنہیں تو نے عافیت عطا فرمائی ہے۔ مجھے اپنا دوست بنا کر ان لوگوں میں شامل فرما جنہیں تو نے اپنا دوست بنایا ہے جو نعمتیں تو نے مجھے دی ہیں ان میں برکت عطا فرما اس برائی سے مجھے محفوظ رکھ جس کا تو نے فیصلہ کیا ہے بلاشبہ فیصلہ کرنے والا تو ہی ہے اور تیرے خلاف فیصلہ نہیں کیا جاتا جسے تو دوست رکھے وہ کبھی رسوا نہیں ہوتا اور جس سے تو دشمنی رکھے وہ کبھی عزت حاصل نہیں کر سکتا۔ اے ہمارے رب! تیری ذات بڑی بابرکت اور بلند و بالا ہے۔)) اسے ترمذی' ابوداؤد' نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۳۲ فجر کی نماز کے بعد درج ذیل دعا مانگنا مسنون ہے۔

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ إِذَا صَلَّى الصُّبْحَ حِيْنَ يُسَلِّمُ ((أَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَ رِزْقًا طَيِّبًا وَ عَمَلاً مُتَقَبَّلاً)) . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ (۲) (صحیح)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ صبح کی نماز سے سلام پھیرتے تو یہ دعا مانگتے ((یا اللہ ! میں تجھ سے نفع بخش علم' پاکیزہ رزق اور (تیری بارگاہ میں) مقبول عمل کا سوال کرتا ہوں۔)) اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۳۳ نماز وتر سے سلام پھیرنے کے بعد درج ذیل کلمات کہنا مسنون ہے۔

عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَبْزٰی عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ إِذَا سَلَّمَ ((سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ)) ثَلَاثًا يَرْفَعُ صَوْتَهُ بِالثَّالِثَةِ . رَوَاهُ النَّسَائِيُّ (۳)

حضرت عبدالرحمٰن ابزی رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب (نماز وتر) سے سلام پھیرتے تو تین دفعہ (((ہمارا) بادشاہ (ہر خطا سے) پاک ہے (بالکل) پاک)) ارشاد فرماتے تیسری دفعہ بلند آواز سے ادا فرماتے۔ اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

۱- صحیح سنن النسائی ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحدیث ۱۶۴۸
۲- صحیح سنن ابن ماجة ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحدیث ۷۵۳
۳- صحیح سنن النسائی ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحدیث ۱۶۴۳

أَلْأَدْعِيَةُ فِي الصِّيَامِ

روزوں سے متعلق دعائیں

مسئلہ ۱۳۴ روزہ افطار کرنے کی دعا درج ذیل ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَفْطَرَ قَالَ ((ذَهَبَ الظَّمَاءُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوقُ وَ ثَبَتَ الْأَجْرُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ)) رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ (۱) (حسن)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں نبی اکرم ﷺ جب روزہ افطار کرتے تو فرماتے ((پیاس ختم ہو گئی رگیں تر ہو گئیں اور روزے کا ثواب ان شاء اللہ پکا ہو گیا۔)) اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۳۵ لیلۃ القدر میں یہ دعا مانگنی مسنون ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَرَأَيْتَ إِنْ عَلِمْتُ أَيُّ لَيْلَةٍ لَيْلَةُ الْقَدْرِ مَا أَقُوْلُ فِيْهَا ؟ قَالَ : قُوْلِيْ ((**أَللّٰهُمَّ إِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ**)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (۲) (صحیح)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے عرض کیا "یارسول اللہ ! اگر مجھے پتہ چل جائے لیلۃ القدر کون سی رات ہے تو کیا کہوں؟" آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہو ((اے اللہ ! تو معاف کرنے والا ہے معاف کرنا پسند کرتا ہے مجھے معاف فرما۔)) اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۳۶ رمضان المبارک (اور دوسرے مہینوں) کا چاند دیکھ کر درج ذیل دعا مانگنی چاہئے۔

عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا رَأَى الْهِلَالَ قَالَ

۱- صحیح سنن ابی داؤد ، للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحدیث ۲۰۶۶
۲- صحیح سنن الترمذی ، للالبانی ، الجزء الثالث ، رقم الحدیث ۲۷۸۹

((أَللّٰهُمَّ أَهِلَّهُ عَلَيْنَا بِالْأَمْنِ وِ الْإِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَ الْإِسْلَامِ رَبِّيْ وَ رَبُّكَ اللّٰهُ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (١) (صحیح)

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب چاند دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے ((اے اللہ ! ہم پر یہ چاند امن ایمان اور سلامتی اور اسلام کے ساتھ طلوع فرما (اے چاند!) میرا اور تیرا رب اللہ ہے۔)) اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

۳۷ روزہ افطار کروانے والے کو درج ذیل دعا دینی چاہئے۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ جَاءَ إِلَى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَجَاءَ بِخُبْزٍ وَ زَيْتٍ فَأَكَلَ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((أَفْطَرَ عِنْدَكُمُ الصَّائِمُوْنَ وَ أَكَلَ طَعَامَكُمُ الْأَبْرَارُ وَ صَلَّتْ عَلَيْكُمُ الْمَلَائِكَةُ)) . رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ (٢) (صحیح)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے ہاں تشریف لائے تو وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے روٹی اور سالن لائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تناول فرمایا اور دعا کی ((روزہ داروں نے تمہارے پاس روزہ افطار کیا، نیک لوگوں نے تمہارا کھانا کھایا فرشتے تمہارے لئے دعائے رحمت کریں۔)) اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

١- صحيح سنن الترمذى ، للالبانى ، الجزء الثالث ، رقم الحديث ٢٧٤٥
٢- صحيح سنن ابى داؤد ، للالبانى ، الجزء الثانى ، رقم الحديث ٣٢٦٣

أَلْأَدْعِيَةُ فِي الزَّكَاةِ

زکاۃ سے متعلق دعائیں

١٣٨ زکاۃ کا مال وصول کرنے والے (تحصیلدار) کو زکاۃ لانے والوں کے لئے درج ذیل دعا کرنی چاہیے۔

عَنِ ابْنِ أَبِيْ أَوْفَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا أَتَاهُ قَوْمٌ بِصَدَقَتِهِمْ قَالَ ((**أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى آلِ فُلَانٍ**)) فَأَتَاهُ أَبِيْ بِصَدَقَتِهِ فَقَالَ ((**أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى آلِ أَبِيْ أَوْفَى**)) . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (١)

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس جب لوگ اپنے صدقات لے کر آتے تو آپ ﷺ فرماتے ((اے اللہ ! فلاں لوگوں پر اپنی رحمت نازل فرما۔)) جب میرا باپ اپنا صدقہ لے کر آیا تو فرمایا ((اے اللہ ! آل ابی اوفی پر اپنی رحمت نازل فرما۔)) اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

---

١ – مختصر صحیح بخاری للزبیدی، رقم الحدیث ٧٦١

اَلْاَدْعِيَةُ فِي السَّفَرِ
سفر سے متعلق دعائیں

۳۹ گھر سے نکلتے وقت درج ذیل دعا پڑھنے سے ہر انسان شیطان سے محفوظ ہو جاتا ہے۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا خَرَجَ رَجُلٌ مِنْ بَيْتِهِ فَقَالَ ((بِسْمِ اللهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللهِ لاَ حَوْلَ وَ لاَ قُوَّةَ إِلاَّ بِاللهِ)) يُقَالُ لَهُ حِيْنَئِذٍ هُدِيْتَ وَ كُفِيْتَ وَ وُقِيْتَ فَيَتَنَحَّى لَهُ الشَّيْطَانُ وَ يَقُوْلُ شَيْطَانٌ آخَرُ كَيْفَ لَكَ بِرَجُلٍ قَدْ هُدِيَ وَ كُفِيَ وَ وُقِيَ . رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ (۱) (صحیح)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جب آدمی اپنے گھر سے نکلے اور یہ دعا پڑھے ((اللہ کے نام سے (نکلتا ہوں) اللہ پر بھروسہ کرتا ہوں۔ نقصان سے بچنے کی طاقت اور فائدے کے حصول کی قوت اللہ کی توفیق کے بغیر (کسی میں نہیں ہے۔)) اسی وقت اس کے حق میں یہ بات کہی جاتی ہے (سارے کاموں میں تیری راہنمائی کی گئی تو کفایت کیا گیا اور (ہر طرح کی برائی اور خسارے سے) بچالیا گیا پس شیطان اس سے الگ ہو جاتا ہے اور دوسرا شیطان اس سے کہتا ہے تم اس شخص پر کیسے مسلط ہو سکتے ہو جس کی راہ نمائی کی گئی کفایت کیا گیا اور محفوظ کیا گیا۔" اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ : مَا خَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مِنْ بَيْتِي قَطُّ إِلاَّ رَفَعَ طَرْفَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ ((اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ أَنْ أَضِلَّ أَوْ أُضَلَّ أَوْ أَزِلَّ أَوْ أُزَلَّ أَوْ

۱- صحیح سنن ابی داؤد ، للالبانی ، الجزء الثالث ، رقم الحدیث ۴۲۴۹

أَظْلِمَ أَوْ أُظْلَمَ أَوْ أَجْهَلَ أَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ)) . رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ (١) (صحيح)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ ﷺ جب بھی میرے گھر سے نکلتے تو آسمان کی طرف نگاہ اٹھا کر فرماتے ((یااللہ ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ میں گمراہی اختیار کروں یا کوئی مجھے گمراہ کرے۔میں کسی کو پھسلاؤں یا کوئی مجھے پھسلائے۔میں کسی پر ظلم کروں یا کوئی مجھ پر ظلم کرے میں کسی کے ساتھ نادانی سے پیش آؤں یا کوئی میرے ساتھ نادانی سے پیش آئے۔)) اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

١٣٠ گھر میں داخل ہونے کی دعا درج ذیل ہے۔

عَنْ أَبِيْ مَالِكٍ نِ الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا وَلَجَ الرَّجُلُ بَيْتَهُ فَلْيَقُلْ ((اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ خَيْرَ الْمَوْلَجِ وَ خَيْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰهِ وَ لَجْنَا وَ عَلَى اللّٰهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا)) ثُمَّ لِيُسَلِّمْ عَلَى أَهْلِهِ . رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ (٢) (صحيح)

حضرت ابومالک اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا "جب آدمی اپنے گھر میں داخل ہو تو اسے کہنا چاہئے ((اے اللہ ! میں آپ سے سوال کرتا ہوں گھر میں داخل ہونے اور نکلنے کی بھلائی کا۔اللہ تعالیٰ کا نام لے کر ہم داخل ہوتے ہیں اور اپنے رب ہی پر ہم بھروسہ کرتے ہیں)) پھر اپنے گھر والوں پر سلام بھیجے (یعنی السلام علیکم کہے۔)" اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

١٣١ کسی کو رخصت کرتے وقت یہ کلمات ادا کرنے چاہئیں۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا وَدَّعَ رَجُلاً أَخَذَ بِيَدِهِ فَلاَ يَدَعُهَا حَتَّى يَكُوْنَ الرَّجُلُ هُوَ يَدَعُ يَدَ النَّبِيِّ وَ يَقُوْلُ ((أَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكَ وَ أَمَانَتَكَ وَ خَوَاتِيْمَ عَمَلِكَ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ أَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ (٣) (صحيح)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں نبی اکرم ﷺ جب کسی آدمی کو رخصت کرتے تو اس کا ہاتھ پکڑ لیتے اور اس وقت تک ہاتھ نہ چھوڑتے جب تک دوسرا خود نبی اکرم ﷺ کا ہاتھ نہ چھوڑتا اور پھر آپ ﷺ اسے یہ دعا دیتے ((میں تیرا دین' امانت اور آخری عمل اللہ کی حفاظت میں دیتا ہوں۔)) اسے ترمذی' ابوداؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

١- صحيح سنن ابي داؤد ، للالباني ، الجزء الثالث ، رقم الحديث ٤٢٤٨
٢- صحيح سنن ابي داؤد ، للالباني ، الجزء الاول ، رقم الحديث ٩٥٩
٣- صحيح سنن النسائي ، للالباني ، الجزء الثالث ، رقم الحديث ٢٧٣٨

۱۴۲ سواری پر بیٹھتے وقت اور بیٹھنے کے بعد یہ دعا پڑھے۔

عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ أَنَّہُ أُتِیَ بِدَآبَّةٍ لِیَرْکَبَھَا فَلَمَّا وَضَعَ رِجْلَہُ فِی الرِّکَابِ قَالَ ((بِسْمِ اللّٰہِ)) فَلَمَّا اسْتَوٰی عَلٰی ظَھْرِھَا قَالَ ((اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ)) ثُمَّ قَالَ ((سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَلَنَا ھٰذَا وَ مَا کُنَّا لَہُ مُقْرِنِیْنَ وَ إِنَّا إِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ)) ثُمَّ قَالَ ((اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ)) ثَلاَثًا وَ ((اَللّٰہُ أَکْبَرُ)) ثَلاَثًا ((سُبْحَانَکَ اَللّٰھُمَّ إِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِیْ فَإِنَّہُ لاَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلاَّ أَنْتَ)) ثُمَّ ضَحِکَ فَقِیْلَ مِنْ أَیِّ شَیْءٍ ضَحِکْتَ یَا أَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ ، قَالَ : رَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَنَعَ کَمَا صَنَعْتُ - اَلْحَدِیْثَ - رَوَاہُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَ أَبُوْدَاوٗدَ (۱)
(صحیح)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے پاس سواری کا جانور سوار ہونے کے لئے لایا گیا۔ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنا پاؤں رکاب میں رکھا تو کہا ((اللہ کے نام سے)) جب جانور کی پیٹھ پر بیٹھ گئے تو کہا ((سب تعریف اللہ کے لئے ہے۔)) پھر یہ دعا پڑھی ((پاک ہے اللہ کی ذات جس نے ہمارے لئے اس جانور کو مسخر کیا حالانکہ ہم اسے مسخر کرنے کی طاقت نہیں رکھتے تھے اور ہمیں پلٹنا اپنے رب ہی کی طرف ہے۔)) پھر تین مرتبہ ((الحمدللہ)) اور تین مرتبہ ((اللہ اکبر)) کہا پھر یہ کلمات ادا کئے ((اے اللہ ! تو پاک ہے میں نے اپنے آپ پر ظلم کیا ہے پس میرے گناہ بخش دے۔ تیرے سوا گناہ بخشنے والا کوئی نہیں۔)) پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ ہنس دیئے۔ پوچھا گیا "اے امیرالمومنین ! آپ کس وجہ سے ہنسے ہیں؟" حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا "میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے ہی کرتے دیکھا جیسے میں نے کیا ہے۔" اسے احمد' ترمذی اور ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

۱۴۳ سواری پر سوار ہونے کے بعد آغاز سفر میں اور سفر سے واپسی پر درج ذیل دعا مانگنا مسنون ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ کَانَ إِذَا اسْتَوٰی عَلٰی بَعِیْرِہٖ خَارِجًا إِلَی السَّفَرِ کَبَّرَ ثَلاَثًا ثُمَّ قَالَ ((سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَلَنَا ھٰذَا وَمَا کُنَّا لَہُ مُقْرِنِیْنَ وَ

۱- صحیح سنن الترمذی ، للالبانی ، الجزء الثالث ، رقم الحدیث ۲۷۴۲

إِنَّا إِلَى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ أَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ فِيْ سَفَرِنَا هٰذَا الْبِرَّ وَ التَّقْوٰى وَ مِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰى أَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هٰذَا وَ أَطْوِعَنَّا بُعْدَهُ أَللّٰهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِي الْأَهْلِ أَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَ كَآبَةِ الْمَنْظَرِ وَ سُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَالْأَهْلِ)) وَ إِذَا رَجَعَ قَالَهُنَّ وَ زَادَ فِيْهِنَّ ((آئِبُوْنَ تَآئِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ)) . رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنے اونٹ پر سوار ہو جاتے سفر پر نکلنے کی حالت میں تو تین مرتبہ اللہ اکبر کہہ کر یہ دعا پڑھتے ((پاک ہے وہ ذات جس نے ہمارے لئے اس سواری کو مسخر کیا ہم اسے مسخر کرنے کی طاقت نہیں رکھتے تھے اور ہمیں اپنے رب کی طرف ہی پلٹنا ہے اے اللہ ! اس سفر میں ہم تجھ سے نیکی تقویٰ اور ایسے عمل کا سوال کرتے ہیں جس سے تو راضی ہو۔ یا اللہ ! ہمارے لئے ہمارا سفر آسان فرمادے اور اس کی لمبائی کم کردے۔ یا اللہ ! سفر میں تو ہی ہمارا محافظ ہے اور اہل و عیال کی خبر گیری کرنے والا ہے۔ یا اللہ ! میں سفر کی مشقت (دوران سفر حادثہ کی وجہ سے) برے منظر اور اہل و عیال میں بری حالت کے ساتھ واپس آنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔)) جب رسول اللہ ﷺ سفر سے واپس تشریف لاتے تب بھی یہی دعا پڑھتے اور ساتھ ان الفاظ کا اضافہ فرماتے ((ہم واپس آنے والے' توبہ کرنے والے' عبادت کرنے والے اور اپنے رب کی تعریف کرنے والے ہیں۔)) اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۴۴ دوران سفر بلندی پر چڑھتے ہوئے "اللہ اکبر" اور بلندی سے نیچے اترتے ہوئے "سبحان اللہ" کہنا چاہئے۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : كُنَّا إِذَا صَعِدْنَا كَبَّرْنَا وَ إِذَا أَنْزَلْنَا سَبَّحْنَا . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۲)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں (دوران سفر میں) جب ہم بلندی پر چڑھتے تو اللہ اکبر کہتے اور جب بلندی سے اترتے تو سبحان اللہ کہتے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

۱- مختصر صحيح مسلم ، للالبانی ، رقم الحديث ٦٤٤

۲- كتاب الجهاد ، باب التسبيح إذا هبط واديا

۱۳۵ سفر میں کسی جگہ ٹھہرنے سے قبل درج ذیل کلمات پڑھنے سے انسان ہر قسم کے نقصان سے محفوظ رہتا ہے۔

عَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ حَكِيْمٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ نَزَلَ مَنْزِلاً فَقَالَ ((أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ)) لَمْ يَضُرُّهُ شَيْئًا حَتّٰى يَرْتَحِلَ مِنْ مَنْزِلِهِ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص کسی جگہ ٹھہرے اور یہ دعا پڑھے ((میں اللہ تعالیٰ کے تمام کلمات کے ذریعے ساری مخلوق کے شر سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔)) تو اسے اس جگہ سے روانہ ہونے تک کوئی چیز نقصان نہیں پہنچائے گی۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

**

۱- مختصر صحيح مسلم ، للالبانى ، رقم الحديث ۱٤٥۹

أَلْأَدْعِيَةُ فِي الزَّوَاجِ

نکاح سے متعلق دعائیں

۱۳۶ نکاح کے بعد میاں بیوی کو یہ دعا دینی چاہئے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا رَفَّأَ الْإِنْسَانَ إِذَا تَزَوَّجَ قَالَ ((بَارَكَ اللهُ لَكَ وَ بَارَكَ عَلَيْكُمَا وَ جَمَعَ بَيْنَكُمَا فِي خَيْرٍ)) . رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ (۱) (صحیح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نکاح کرنے والے آدمی کو ان الفاظ سے دعا دیتے ((اللہ تجھے اور تم دونوں کو برکت عطا فرمائے اور تمہارے درمیان بھلائی پر اتفاق پیدا فرمائے۔)) اسے احمد، ترمذی ابوداؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

۱۳۷ نکاح کے بعد بیوی سے پہلی ملاقات پر شوہر کو یہ دعا مانگنی چاہئے۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : إِذَا تَزَوَّجَ أَحَدُكُمْ إِمْرَأَةً أَوْ إِشْتَرَى خَادِمًا فَلْيَقُلْ ((أَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ خَيْرَهَا وَ خَيْرَ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ وَ أَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا وَ شَرِّمَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ)) . رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ (۲) (حسن)

حضرت عمرو بن شعیب اپنے باپ (یعنی شعیب سے) اور شعیب اپنے دادا (عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "جب تم میں سے کوئی عورت سے نکاح کرے یا غلام خریدے تو یوں دعا کرے ((اے اللہ ! میں تجھ سے اس کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور جس طبیعت پر اس کو پیدا کیا ہے اس کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور تجھ سے پناہ مانگتا ہوں

۱۔ صحیح سنن أبی داؤد ، للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحدیث ۱۸٦٦

۲۔ صحیح سنن أبی داؤد ، للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحدیث ۱۸۹۳

اس کے شر سے اور جس طبیعت پر اس کو پیدا کیا ہے۔ اس کے شر سے۔)) اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

١٣٨ بیوی سے ہمبستری کرنے سے قبل یہ دعا پڑھنی مسنون ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْتِيَ أَهْلَهُ قَالَ ((بِسْمِ اللّٰهِ أَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَ جَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا)) فَإِنَّهُ أَنْ يُقَدَّرَ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ فِيْ ذٰلِكَ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْطَانٌ أَبَدًا . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ(١)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جب لوگوں میں سے کوئی اپنی بیوی کے پاس آنے کا ارادہ کرے تو یوں کہے ((اللہ کے نام سے' اے اللہ ! ہمیں شیطان سے دور رکھ اور اس چیز سے بھی شیطان کو دور رکھ جو تو ہمیں عطا فرمائے۔)) پس اگر اس ہمبستری کے دوران میں بیوی کی قسمت میں اولاد لکھی ہے تو شیطان اسے کبھی ضرر نہیں پہنچا سکے گا۔" اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

**

١ - مختصر صحیح مسلم ، للالبانی ، رقم الحدیث ٨٢٨

اَلْاَدْعِيَةُ فِي الطَّـــعَامِ

کھانے پینے سے متعلق دعائیں

مسئلہ ۱۴۹ کھانا شروع کرنے سے قبل "بسم اللہ" پڑھنا مسنون ہے۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِيْ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : كُنْتُ غُلَامًا فِيْ حَجْرِ رَسُـــوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَكَانَتْ يَدِيْ تَطِيْشُ فِي الصَّحْفَةِ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَا غُلَامُ ! سَـــمِّ اللّٰهَ وَ كُلْ بِيَمِيْنِكَ وَ كُلْ مِمَّا يَلِيْكَ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (۱)

حضرت عمر بن ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں بچپن سے نبی اکرم ﷺ کی تربیت میں تھا (کھانا کھاتے ہوئے) میرا ہاتھ (سالن) میں گھومتا تھا۔ مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ((بیٹا ! بسم اللہ کہو اور اپنے داہنے ہاتھ سے سامنے سے کھاؤ۔)) اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۵۰ کھانا شروع کرنے سے قبل "بسم اللہ" بھول جائے تو یاد آنے پر درج ذیل دعا پڑھنی چاہئے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ فَإِنْ نَسِيَ أَنْ يَذْكُرَ اسْمَ اللّٰهِ تَعَالَى فِيْ أَوَّلِهِ فَلْيَقُلْ ((بِسْمِ اللّٰهِ أَوَّلَهُ وَ آخِرَهُ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ أَبُوْدَاوُدَ (۲) (صحیح)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جب کوئی شخص کھانا شروع کرے تو اسے بسم اللہ پڑھنی چاہئے اور اگر ابتداء میں بسم اللہ پڑھنا بھول جائے تو اسے یوں کہنا چاہئے۔ ((اول اور آخر اللہ کے نام سے کھاتا ہوں۔))" اسے ترمذی اور ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۵۱ کوئی چیز کھانے پینے کے بعد یہ دعا مانگنی چاہئے۔

۱- اللؤلؤ والمرجان ، الجزء الثانی ، رقم الحدیث ۱۳۱۳

۲- صحیح سنن أبوداؤد ، للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحدیث ۳۲۰۲

عَنْ مُعَاذِ بْنِ أَنسٍ اَلْجُهَنِيِّ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : مَنْ أَكَلَ طَعَامًا فَقَالَ ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ أَطْعَمَنِيْ هٰذَا وَ رَزَقَنِيْهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّيْ وَ لَا قُوَّةٍ)) غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ (۱) (حسن)

حضرت معاذ بن انس جہنی رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جس نے کھانا کھایا اور یہ دعا پڑھی ((اللہ کا شکر ہے جس نے مجھے کھانا کھلایا اور یہ رزق بغیر کسی طاقت اور قوت کے عطا فرمایا)) اس کے سارے پہلے گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔“ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۵۲ کھانا کھلانے والے کو درج ذیل دعا دینی مسنون ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى أَبِيْ قَالَ فَقَرَّبْنَا إِلَيْهِ طَعَامًا وَ وَطْبَةً فَأَكَلَ مِنْهَا ثُمَّ أُتِيَ بِتَمْرٍ فَكَانَ يَأْكُلُ وَ يُلْقِي النَّوٰى بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ ثُمَّ أُتِيَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَهُ ثُمَّ نَاوَلَهُ الَّذِيْ عَنْ يَمِيْنِهِ قَالَ : فَقَالَ أَبِيْ وَ أَخَذَ بِلِجَامِ دَابَّتِهِ أُدْعُ اللّٰهَ لَنَا فَقَالَ ((اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيْمَا رَزَقْتَهُمْ وَاغْفِرْلَهُمْ وَارْحَمْهُمْ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۲)

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ میرے والد کے گھر بطور مہمان تشریف لائے ہم نے آپ ﷺ کی خدمت میں کھانا اور وطبہ (کھجور گھی اور پنیر سے تیار کردہ کھانا) پیش کیا۔ اس کے بعد کھجور لائی گئی۔ رسول اللہ ﷺ اسے کھا کر گٹھلی اپنی دونوں انگلیوں کے درمیان ڈالتے جاتے پھر آپ ﷺ کی خدمت میں کوئی مشروب لایا گیا آپ ﷺ نے مشروب نوش فرمایا اور اسے دے دیا جو آپ ﷺ کے دائیں طرف تھا (واپسی کے وقت) میرے والد نے آپ کی سواری کی لگام پکڑ رکھی تھی۔ آپ ﷺ سے عرض کیا (یارسول اللہ ﷺ) میرے حق میں اللہ تعالیٰ سے دعا فرمایئے رسول اللہ ﷺ نے یہ دعا مانگی ((یااللہ ! جو کچھ تو نے انہیں دیا ہے اس میں برکت عطا فرما انہیں بخش دے' ان پر رحم فرما۔)) اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت دوسری دعا مسئلہ ۱۴۳ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ ۱۵۳ دودھ پینے کے بعد یہ دعا مانگنی چاہئے۔

۱- صحیح سنن ابن ماجة ، للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحدیث ۲۶۵۶

۲- کتاب الاطعمة ، باب استحباب وضع النوی خارج التمر، ج ۲

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ إِذَا أَکَلَ أَحَدُکُمْ طَعَامًا فَلْیَقُلْ ((**اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْہِ وَ اَطْعِمْنَا خَیْرًا مِنْہُ**)) وَ إِذَا سَقَی لَبَنًا فَلْیَقُلْ ((**اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْہِ وَ زِدْنَا مِنْہُ**)) فَإِنَّہُ لَیْسَ شَیْءٌ یُجْزِئُ مِنَ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ إِلاَّ اللَّبَنُ . رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَ أَبُوْدَاوُدَ (۱) (حسن)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو یوں دعا مانگے ((یا اللہ ! ہمارے کھانے میں برکت عطا فرما اور ہمیں اس سے بہتر دے۔)) اور جب کوئی دودھ پئے تو اسے یہ دعا مانگنی چاہئے ((یا اللہ ! ہمیں اس میں برکت عطا فرما اور زیادہ دے۔)) کھانے اور پینے دونوں کا کام دینے والی چیز دودھ کے علاوہ کوئی نہیں۔" اسے ترمذی اور ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

☆☆

۱- صحیح سنن أبی داؤد ، للألبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحدیث ۳۱۷۳

اَلْاَدْعِیَةُ فِی الصَّبَاحِ وَ الْمَسَآءِ

صبح و شام کی دعائیں

۱۵۴ صبح و شام درج ذیل دعائیں مانگنا مسنون ہے۔

۱ – عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ أَنَّه كَانَ یَقُوْلُ: إِذَا أَصْبَحَ ((أَللّٰهُمَّ بِكَ أَصْبَحْنَا وَ بِكَ أَمْسَیْنَا وَ بِكَ نَحْیَا وَ بِكَ نَمُوْتُ وَ إِلَیْكَ الْمَصِیْرُ)) وَ إِذَا أَمْسٰی قَالَ ((أَللّٰهُمَّ بِكَ أَمْسَیْنَا وَ بِكَ نَحْیَا وَ بِكَ نَمُوْتُ وَ إِلَیْكَ النُّشُوْرُ)) رَوَاهُ أَبُوْدَاوٗدَ (۱) (صحیح)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب صبح ہوتی تو رسول اکرم ﷺ یہ دعا پڑھتے ((اے اللہ ! تیری مہربانی سے ہم نے صبح کی اور تیری مہربانی سے شام کی۔ تیرے کرم سے زندہ ہیں اور تیرے حکم سے مریں گے۔ اور (مرنے کے بعد) دوبارہ زندہ ہو کر تیرے حضور حاضر ہونا ہے۔)) اور جب شام ہوتی تو یہ دعا فرماتے ((اے اللہ ! تیری مہربانی سے ہم نے شام کی اور تیری مہربانی سے زندہ ہیں۔ اور تیرے حکم سے مریں گے اور (مرنے کے بعد) تیری طرف ہی پلٹنا ہے۔)) اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

۲ – عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمْ یَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَدَعُ هٰؤُلَاءِ الدَّعَوَاتِ حِیْنَ یُمْسِیْ وَ حِیْنَ یُصْبِحُ ((أَللّٰهُمَّ إِنِّیْ أَسْئَلُكَ الْعَافِیَةَ فِی الدُّنْیَا وَ الْآخِرَةِ أَللّٰهُمَّ إِنِّیْ أَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَ الْعَافِیَةَ فِیْ دِیْنِیْ وَ دُنْیَایَ وَ أَهْلِیْ وَ مَالِیْ أَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِیْ وَ آمِنْ رَوْعَاتِیْ أَللّٰهُمَّ احْفَظْنِیْ مِنْ بَیْنِ یَدَیَّ وَ مِنْ خَلْفِیْ وَ عَنْ یَمِیْنِیْ وَ عَنْ شِمَالِیْ وَ

۱ – صحیح سنن أبی داود ، للألبانی ، الجزء الثالث ، رقم الحدیث ۴۲۳۶

مِنْ فَوْقِيْ وَ أَعُوْذُ بِعَظَمَتِكَ أَنْ أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِيْ)) يَعْنِي الْخَسْفَ . رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ (۱)

(صحيح)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی شام اور صبح ہوتی تو درج ذیل کلمات پڑھنا کبھی نہیں چھوڑتے تھے ((یااللہ ! میں تجھ سے دنیا اور آخرت میں عافیت کا سوال کرتا ہوں اپنے دین اور دنیا کے معاملے میں اور اپنے مال اور اہل کے معاملے میں۔ یااللہ ! میرے عیوب ڈھانپ لے اور مجھے خوف سے محفوظ فرما۔ یااللہ ! آگے پیچھے دائیں بائیں اور اوپر سے میری حفاظت فرما اور میں آپ کی عظمت کے صدقے پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ نیچے سے ہلاک کیا جاؤں)) یعنی زمین کے دھنسنے سے۔ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

۳- عَنْ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ أَبِيْ يَقُوْلُ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَا مِنْ عَبْدٍ يَقُوْلُ فِيْ صَبَاحِ كُلِّ يَوْمٍ وَ مَسَاءِ كُلِّ لَيْلَةٍ ((بِسْمِ اللهِ الَّذِيْ لاَ يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَ لاَ فِي السَّمَآءِ وَ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ)) ثَلاَثَ مَرَّاتٍ فَيَضُرُّهُ شَيْءٌ ، فَكَانَ أَبَانُ قَدْ أَصَابَهُ طَرَفُ فَالِجٍ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَنْظُرُ إِلَيْهِ فَقَالَ لَهُ أَبَانُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مَا تَنْظُرُ إِلَيَّ أَمَا إِنَّ الْحَدِيْثَ كَمَا حَدَّثْتُكَ وَ لَكِنِّيْ لَمْ أَقُلْهُ يَوْمَئِذٍ لِيُمْضِيَ اللهُ عَلَيَّ قَدَرَهُ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ وَ أَبُوْدَاوُدَ (۲) (حسن)

حضرت ابان بن عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے باپ کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو شخص ہر صبح و شام تین تین مرتبہ یہ کلمات کہے گا ((اللہ کے نام سے جس کے نام کی برکت سے زمین و آسمان کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی اور وہ خوب سننے اور جاننے والا ہے۔)) اسے کوئی چیز نقصان نہیں پہنچائے گی۔ حضرت ابان رضی اللہ عنہ کو فالج ہو گیا تو اس آدمی نے ان کی طرف (حیرانی) سے دیکھنا شروع کیا۔ حضرت ابان رضی اللہ عنہ نے کہا "تم میری طرف کیوں دیکھ رہے ہو۔ حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم ویسی ہی ہے جیسی میں نے تجھ سے بیان کی ہے لیکن میں نے اس روز یہ دعا نہیں پڑھی تھی (یعنی پڑھنا بھول گیا تھا) تاکہ اللہ تعالیٰ کی لکھی تقدیر پوری ہو جائے۔" اسے ترمذی' ابن ماجہ اور ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

۱- صحیح سنن أبی داؤد ، للالبانی ، الجزء الثالث ، رقم الحدیث ۴۲۳۹
۲- صحیح سنن الترمذی ، للالبانی ، الجزء الثالث ، رقم الحدیث ۲۶۹۸

٤ – عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ خُبَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ خَرَجْنَا فِيْ لَيْلَةٍ مَطِيْرَةٍ وَ ظُلْمَةٍ شَدِيْدَةٍ نَطْلُبُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يُصَلِّيْ لَنَا ، قَالَ : فَأَدْرَكْتُهُ ، فَقَالَ : قُلْ ، فَلَمْ أَقُلْ شَيْئًا ثُمَّ قَالَ : قُلْ ، فَلَمْ أَقُلْ شَيْئًا ، قَالَ : قُلْ ، قُلْتُ مَا أَقُوْلُ ؟ قَالَ : قُلْ ((قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ)) حِيْنَ تُمْسِيْ وَ تُصْبِحُ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ تَكْفِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (۱) (حسن)

حضرت عبداللہ بن خبیب رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم ایک تاریک اور شدید بارش والی رات باہر نکلے تاکہ رسول اللہ ﷺ کو تلاش کریں کہ وہ ہمیں نماز پڑھائیں۔ حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو تلاش کر لیا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "کہو" میں نے کچھ نہ کہا۔ آپ ﷺ نے پھر ارشاد فرمایا "کہو" میں نے پھر بھی کچھ نہ کہا۔ پھر آپ ﷺ نے (تیسری مرتبہ) ارشاد فرمایا "کہو" میں نے عرض کیا "کیا کہوں؟" آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "ہر صبح و شام تین تین مرتبہ ((قل ھواللہ احد'قل اعوذ برب الفلق)) اور ((قل اعوذ برب الناس)) (یعنی تینوں مکمل سورتیں) پڑھو تو ہر مصیبت اور پریشانی سے بچنے کے لئے کافی ہیں۔ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

٥ – عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ سَيِّدُ الْإِسْتِغْفَارِ أَنْ تَقُوْلَ ((أَللّٰهُمَّ أَنْتَ رَبِّيْ لاَ إِلٰهَ إِلاَّ أَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَ أَنَا عَبْدُكَ وَ أَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَ وَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ أَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ أَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَ أَبُوْءُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْلِيْ فَإِنَّهُ لاَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلاَّ أَنْتَ)) قَالَ وَ مَنْ قَالَهَا مِنَ النَّهَارِ مُوْقِنًا بِهَا فَمَاتَ مِنْ يَوْمِهِ قَبْلَ أَنْ يُمْسِيَ فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَ مَنْ قَالَهَامِنَ اللَّيْلِ وَ هُوَ مُوْقِنٌ بِهَا فَمَاتَ قَبْلَ أَنْ يُصْبِحَ فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۲)

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "سب سے افضل استغفار یہ ہے کہ تم کہو ((اے اللہ ! تو میرا رب ہے تیرے سوا کوئی الٰہ نہیں تو نے ہی مجھے پیدا کیا ہے میں تیرا بندہ ہوں تجھ سے کئے ہوئے عہد اور وعدے پر اپنی استطاعت کے مطابق قائم ہوں اپنے کئے ہوئے

۱ – صحيح سنن الترمذى ، للالبانى ، الجزء الثالث ، رقم الحديث ۲۸۲۹

۲ – مختصر صحيح بخارى ، للزبيدى ، رقم الحديث ۲۰۷۰

برے کاموں کے وبال سے تیری پناہ چاہتا ہوں مجھ پر تیرے جو احسانات ہیں ان کا اعتراف کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں۔ مجھے بخش دے کیونکہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں)) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جو شخص یہ کلمات یقین کے ساتھ دن کے وقت پڑھے اور شام سے قبل فوت ہو جائے تو وہ جنتی ہوگا اور جس نے رات کے وقت یقین کے ساتھ یہ کلمات کہے اور صبح ہونے سے پہلے فوت ہو گیا تو وہ بھی جنتی ہے۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

٦- عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَا لَقِيْتُ مِنْ عَقْرَبٍ لَدَغَتْنِي الْبَارِحَةَ ، قَالَ : أَمَا لَوْ قُلْتَ حِيْنَ أَمْسَيْتَ ((أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ)) لَمْ تَضُرَّكَ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ (١)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا "یا رسول اللہ! گزشتہ رات بچھو کے ڈسنے کی وجہ سے مجھے بہت تکلیف ہوئی۔" آپ ﷺ نے فرمایا "اگر تم شام کے وقت یہ دعا پڑھ لیتے ((میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کے کامل (پراثر) کلمات کے ذریعے تمام مخلوق کے شر سے)) تو تمہیں کوئی چیز نقصان نہ پہنچاتی۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

٧- عَنْ أَبِيْ عَيَّاشٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ ((لاَ إِلٰهَ إِلاَّ اللّٰهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ)) كَانَ لَهُ عَدْلَ رَقَبَةٍ مِنْ وُلْدِ إِسْمٰعِيْلَ وَ كُتِبَ لَهُ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَ حُطَّ عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ وَ رُفِعَ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ وَ كَانَ فِيْ حِرْزٍ مِّنَ الشَّيْطَانِ حَتّٰى يُمْسِيَ وَ إِنْ قَالَهَا إِذَا أَمْسٰى كَانَ لَهُ مِثْلُ ذٰلِكَ حَتّٰى يُصْبِحَ . رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ (٢) (صحيح)

حضرت ابو عیاش رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "جس نے صبح کے وقت یہ کلمات پڑھے ((اللہ کے سوا کوئی الٰہ نہیں وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں بادشاہی اسی کے لئے ہے تعریف کے لائق اسی کی ذات ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے)) تو اسے اولاد اسمٰعیل سے ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے (اس کے علاوہ) اس کے نامہ اعمال میں دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ دس برائیاں مٹائی جاتی ہیں دس درجات بلند کئے جاتے اور شام تک وہ شیطان سے محفوظ رہتا ہے اگر یہی

١- مختصر صحيح مسلم ، للالباني ، رقم الحديث ١٤٥٣
٢- صحيح سنن أبي داؤد ، كتاب الدعا ، باب ما يدعو به الرجل إذا أصبح وإذا أمسى

کلمات شام کے وقت کہے تو یہی ثواب ملتا ہے اور صبح تک شیطان سے محفوظ رہتا ہے۔" اسے ابوداؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

۸- عَنْ مَعْقَلِ بْنِ يَسَارٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ((أَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ)) فَقَرَءَ ثَلَاثَ آيَاتٍ مِنْ آخِرِ سُوْرَةِ الْحَشْرِ وَ كَّلَ اللّٰهُ بِهِ سَبْعِيْنَ أَلْفَ مَلَكٍ يُصَلُّوْنَ عَلَيْهِ حَتّٰى يُمْسِيَ وَ إِنْ مَاتَ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ مَاتَ شَهِيْدًا وَ مَنْ قَالَهَا حِيْنَ يُمْسِيْ كَانَ بِتِلْكَ الْمَنْزِلَةِ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ (۱) (صحیح)

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "جس نے صبح کے وقت تین مرتبہ ((میں شیطان مردود سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں جو خوب سننے اور خوب جاننے والا ہے)) کہا اس کے بعد آپ ﷺ نے سورہ حشر کی آخری تین آیات تلاوت فرمائیں اور فرمایا "اس شخص پر اللہ تعالیٰ ستر ہزار فرشتے مقرر فرماتا ہے جو اس کے لئے شام تک دعا کرتے رہتے ہیں اور اگر اس روز اس کی موت واقع ہو جائے تو وہ شہید مرتا ہے اسی طرح جس شخص نے شام کے وقت یہی کلمات کہے۔ اس کے لئے یہی اجر و ثواب ہے۔" اسے ترمذی اور دارمی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت سورہ حشر کی آخری تین آیتیں یہ ہیں هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ عَالِمُ الْغَيْبِ وَ الشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ○ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ○ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنٰى يُسَبِّحُ لَهُ مَا فِي السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَ هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ○ (وہ اللہ ہی ہے جس کے سوا کوئی الٰہ نہیں وہ غائب اور حاضر کا جاننے والا ہے بہت مہربان نہایت رحم کرنے والا۔ وہ اللہ ہی ہے جس کے سوا کوئی الٰہ نہیں بادشاہ ہے پاک ہے سراسر سلامتی، امن دینے والا نگہبان غالب اپنا حکم بزور نافذ کرنے والا بڑا ہی ہو کر رہنے والا اللہ کی ذات اس شرک سے پاک ہے جو لوگ کرتے ہیں وہ اللہ ہی ہے جو ہر چیز کے بنانے والا پیدا کرنے والا اور صورت گری کرنے والا ہے اس کے لیے بہترین نام ہیں زمین و آسمان کی ہر چیز اس کی تسبیح کر رہی ہے اور وہ زبردست حکمت والا ہے۔

۹- عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مُرْنِيْ بِشَيْءٍ أَقُوْلُهُ إِذَا أَصْبَحْتُ وَ إِذَا أَمْسَيْتُ قَالَ : قُلْ ((أَللّٰهُمَّ عَالِمَ الْغَيْبِ وَ الشَّهَادَةِ فَاطِرَ السَّمٰوَاتِ وَ الْأَرْضِ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَ مَلِيْكَهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا

۱- مشکوۃ المصابیح ، للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحدیث ۲۱۵۷

إِلَهَ إِلاَّ أَنْتَ أَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ وَ مِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَ شِرْكِهِ)) قُلْهُ إِذَا أَصْبَحْتَ وَ إِذَا أَمْسَيْتَ وَ إِذَا أَخَذْتَ مَضْجَعَكَ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (۱) (صحيح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا "یارسول اللہ ﷺ! مجھے کوئی ایسی دعا بتلایئے جو میں صبح وشام پڑھوں۔" نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "کہو ((یااللہ ! غیب اور حاضر کے جاننے والے زمین و آسمان کے پیدا کرنے والے ہر چیز کے مالک اور پالنے والے میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی الٰہ نہیں میں تیری پناہ مانگتا ہوں اپنے نفس کے شر سے' شیطان کے شر سے اور اس کے شرک سے۔)) صبح وشام یہ دعا پڑھو اور جب اپنے بستر پر جاؤ اس وقت بھی پڑھو۔" اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

۱۰ - عَنْ جُوَيْرِيَّةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ مِنْ عِنْدِهَا بُكْرَةً حِيْنَ صَلَّى الصُّبْحَ وَ هِيَ فِيْ مَسْجِدِهَا ثُمَّ رَجَعَ بَعْدَ أَنْ أَضْحَى وَ هِيَ جَالِسَةٌ ، قَالَ: مَا زِلْتِ عَلَى الْحَالِ الَّتِيْ فَارَقْتُكِ عَلَيْهَا ، قَالَتْ : نَعَمْ ! قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَقَدْ قُلْتُ بَعْدَكِ أَرْبَعَ كَلِمَاتٍ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ لَوْ وُزِنَتْ بِمَا قُلْتِ مُنْذُ الْيَوْمِ لَوَزَنَتْهُنَّ((سُبْحَانَ اللهِ عَدَدَ خَلْقِهِ ، سُبْحَانَ اللهِ رَضِيَ نَفْسِهِ ، سُبْحَانَ اللهِ زِنَةَ عَرْشِهِ ، سُبْحَانَ اللهِ مِدَادَ كَلِمَتِهِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۲)

حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ فجر کی نماز کے لئے گھر سے نکلے تو وہ (یعنی حضرت جویریہ) نماز کی جگہ پر بیٹھی (اذکار و وظائف کررہی) تھیں۔ رسول اکرم ﷺ چاشت کے وقت واپس تشریف لائے تو دیکھا کہ حضرت جویریہ اس وقت تک (اپنے مصلے پر) بیٹھی ہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "جویریہ جب سے میں (مسجد) گیا تھا تب سے تم اسی حالت میں بیٹھی (وظیفہ کر رہی) ہو؟" حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا "ہاں یا رسول اللہ ﷺ!" آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "میں نے تمہارے بعد (یعنی تم سے رخصت ہونے کے بعد) چار کلمے تین تین بار ایسے کہے ہیں کہ اگر ان کا وزن تمہارے آج کے سارے دن کے وظیفہ سے کیا جائے تو وہ (چار کلمے) بھاری ہوجائیں' وہ کلمے یہ ہیں سبحان اللہ عدد خلقہ (اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی تعداد کے برابر اللہ کی تسبیح بیان کرتا ہوں) سبحان اللہ رضی نفسہ (اللہ کے راضی ہونے تک میں اللہ کی تسبیح بیان کرتا ہوں) سبحان اللہ زنۃ عرشہ (اللہ کے عرش کے وزن کے برابر میں اللہ کی تسبیح بیان کرتا ہوں) سبحان اللہ مداد کلمتہ (اللہ کے کلمات کو تحریر کرنے کے لئے جتنی سیاہی مطلوب ہے اس مقدار کے برابر میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتا ہوں۔)" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

۱- صحیح سنن الترمذی ، للالبانی ، الجزء الثالث ، رقم الحدیث ۲۷۰۱

۲- کتاب الذکر و الدعا ، باب التسبیح اول النهار و عند النوم ، الجزء الثانی ، رقم الصفحة ۳۰٤

أَلْاَدْعِيَةُ الْجَامِعَةُ

جامع دعائیں

۱۵۵ دنیا وآخرت کی بھلائی کی دعا

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ أَكْثَرُ دُعَاءِ النَّبِيِّ ﷺ ((أَللّٰهُمَّ آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (۱)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ کی اکثر دعا یہ ہوتی ((یا اللہ ! ہمیں دنیا میں بھی خیر عطا فرما اور آخرت میں بھی اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا لے۔)) اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((أَللّٰهُمَّ أَصْلِحْ لِيْ دِيْنِي الَّذِيْ هُوَ عِصْمَةُ أَمْرِيْ وَ أَصْلِحْ لِيْ دُنْيَايَ الَّتِيْ فِيْهَا مَعَاشِيْ وَ أَصْلِحْ لِيْ آخِرَتِيَ الَّتِيْ فِيْهَا مَعَادِيْ وَاجْعَلِ الْحَيَاةَ زِيَادَةً لِيْ فِيْ كُلِّ خَيْرٍ وَاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَةً لِيْ مِنْ كُلِّ شَرٍّ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا مانگا کرتے تھے ((یا اللہ ! میرے دین کی اصلاح فرما جو میرے انجام کا محافظ ہے میری دنیا کی اصلاح فرما جس میں میری روزی ہے میری آخرت کی اصلاح فرما جہاں مجھے (مرنے کے بعد) پلٹ کر جانا ہے میری زندگی کو نیکیوں میں اضافے کا باعث بنا اور موت کو ہر برائی سے بچنے کے لئے راحت بنا۔)) اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

۱۵۶ صحت' عافیت' امانت' اچھا اخلاق اور رضا بالقضاء طلب کرنے کی دعا

۱۔ مختصر صحیح بخاری ، للزبیدی ، رقم الحدیث ۲۰۸٤

۲۔ مختصر صحیح مسلم ، للالبانی ، رقم الحدیث ۱۸٦۹

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ الصِّحَّةَ وَالْعِفَّةَ وَالْأَمَانَةَ وَ حُسْنَ الْخُلُقِ وَ الرِّضَا بِالْقَدْرِ)) رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ (١) (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ یہ دعا فرمایا کرتے تھے ((یااللہ ! میں تجھ سے صحت' پاکدامنی' امانت' اچھے اخلاق اور تقدیر پر راضی رہنے کا سوال کرتا ہوں۔)) اسے بیہقی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ١٥٧ ہدایت' تقویٰ' پاکدامنی اور بے نیازی طلب کرنے کی دعا

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ ((أَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْئَلُكَ الْهُدٰى وَ التُّقٰى وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰى)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ (٢)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ فرمایا کرتے تھے ((یااللہ ! میں تجھ سے ہدایت'تقویٰ' پاکدامنی اور بے نیازی کا سوال کرتا ہوں۔)) اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ١٥٨ نفاق' ریا' جھوٹ اور خیانت جیسی بری عادات سے بچنے کی دعا

عَنْ أُمِّ مَعْبَدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((اَللّٰهُمَّ طَهِّرْ قَلْبِيْ مِنَ النِّفَاقِ وَ عَمَلِيْ مِنَ الرِّيَاءِ وَ لِسَانِيْ مِنَ الْكَذِبِ وَ عَيْنِيْ مِنَ الْخِيَانَةِ فَإِنَّكَ تَعْلَمُ خَائِنَةَ الْأَعْيُنِ وَ مَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ)) رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ (٣) (صحیح)

حضرت ام معبد رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے ((یااللہ ! میرے دل کو نفاق سے 'عمل کو ریا سے' زبان کو جھوٹ سے اور آنکھ کو خیانت سے پاک کردے کیونکہ تو آنکھوں کی خیانت اور سینوں کے اندر چھپی باتوں کو جانتا ہے۔)) اسے بیہقی نے روایت کیا ہے۔

١۔ مشكوة المصابيح ، للالباني ، الجزء الثاني ، رقم الحديث ٢٥٠٠
٢۔ مختصر صحيح مسلم ، للالباني ، رقم الحديث ١٨٧٠
٣۔ مشكوة المصابيح ، للالباني ، الجزء الثاني ، رقم الحديث ٢٥٠١

۱۵۹ مجلس کے گناہوں کا کفارہ ادا کرنے والی دعائیں۔

۱ - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَلَّمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْمُ مِنْ مَجْلِسٍ حَتّٰى يَدْعُوَ بِهٰؤُلَاءِ الدَّعَوَاتِ لِأَصْحَابِهِ ((**اَللّٰهُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْيَتِكَ مَا تَحُوْلُ بِهِ بَيْنَنَا وَ بَيْنَ مَعَاصِيْكَ وَ مِنْ طَاعَتِكَ مَا تُبَلِّغُنَا بِهِ جَنَّتَكَ ، وَ مِنَ الْيَقِيْنِ مَا تُهَوِّنُ بِهِ عَلَيْنَا مُصِيْبَاتِ الدُّنْيَا وَ مَتِّعْنَا بِأَسْمَاعِنَا وَ أَبْصَارِنَا وَ قُوَّتِنَا مَا أَحْيَيْتَنَا وَ اجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنَّا وَاجْعَلْ ثَارَنَا عَلٰى مَنْ ظَلَمَنَا وَانْصُرْنَا عَلٰى مَنْ عَادَانَا وَ لَا تَجْعَلْ مُصِيْبَتَنَا فِيْ دِيْنِنَا وَ لَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا أَكْبَرَ هَمِّنَا وَ لَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا وَ لَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَا مَنْ لَا يَرْحَمُنَا**)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (۱) (حسن)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کم ہی ایسا ہوا کہ نبی اکرم ﷺ کسی مجلس سے اٹھے ہوں اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے لئے یہ دعا نہ مانگی ہو ((یااللہ ! تو ہمیں اتنی خشیت عطا فرماجو ہمارے اور ہمارے گناہوں کے درمیان حائل ہوجائے اور ہمیں اتنی اطاعت نصیب فرماجو ہمیں تیری جنت میں پہنچادے اور اتنا یقین عطا فرماجو دنیا کے مصائب سہنے ہمارے لئے آسان بنادے یااللہ ! جب تک تو ہمیں زندہ رکھے ہمیں کانوں آنکھوں اور دوسری قوتوں سے فائدہ پہنچا اور ہمیں اس فائدے کا وارث بنا(یعنی عمر بھر ہمارے حواس صحیح سلامت رکھ) جو شخص ہم پر ظلم کرے اس سے تو انتقام لے دشمنوں کے مقابلے میں ہماری مدد فرمادین کے معاملے میں ہم پر مصیبت نہ ڈال دنیا کو ہماری زندگی کا سب سے بڑا مقصد نہ بنا نہ ہی دنیا کو ہمارے علم کی منزل مقصود بنا اور ایسے شخص کو ہم پر مسلط نہ فرماجو ہم پر رحم نہ کرے۔)) اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

۲ - عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ جَلَسَ مَجْلِسًا فَكَثُرَ فِيْهِ لَغَطُهُ فَقَالَ قَبْلَ أَنْ يَقُوْمَ مِنْ مَجْلِسِهِ ذٰلِكَ ((**سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَ أَتُوْبُ إِلَيْكَ**)) إِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا كَانَ فِيْ مَجْلِسِهِ ذٰلِكَ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (۲) (صحيح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جو شخص کسی ایسی مجلس میں بیٹھے جہاں

۱ - صحيح سنن الترمذي ، للالباني ، الجزء الثالث ، رقم الحديث ۲۷۸۳
۲ - صحيح سنن الترمذي ، للالباني ، الجزء الثالث ، رقم الحديث ۲۷۳۰

فضول باتیں بہت ہوئی ہوں اور اٹھنے سے پہلے وہ یہ دعا مانگ لے ((یااللہ ! تو اپنی حمد کے ساتھ (ہر خطا سے) پاک ہے گواہی دیتا ہوں تیرے سوا کوئی الہ نہیں میں تجھ سے بخشش طلب کرتا ہوں۔ تیرے حضور توبہ کرتا ہوں۔)) تو اس مجلس میں (کئے گئے) اس کے سارے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔" اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

۲۴۰/۲۴۱ مصائب و آلام میں دین پر ثابت قدم رہنے کی دعا

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ : كَانَ أَكْثَرُ دُعَاءِ الرَّسُوْلِ ﷺ ((يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِيْ عَلَى دِيْنِكَ)) إِنَّهُ لَيْسَ آدَمِيٌّ إِلاَّ وَ قَلْبُهُ بَيْنَ إِصْبَعَيْنِ مِنْ أَصَابِعِ اللهِ فَمَنْ شَآءَ أَقَامَ وَ مَنْ شَآءَ أَزَاغَ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (١) (صحيح)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ یہ دعا بکثرت مانگا کرتے تھے ((اے دلوں کے پھیرنے والے ! میرا دل اپنے دین پر جما دے۔)) (کیونکہ) ہر آدمی کا دل اللہ تعالیٰ کی دو انگلیوں کے درمیان ہے جسے چاہے راہ راست پر قائم رکھے جسے چاہے بھٹکا دے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

۲۴۲ درج ذیل دعا نبی اکرم ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو سکھائی

عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ عَلَّمَهَا هٰذَا الدُّعَاءَ ((اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهِ عَاجِلِهِ وَ آجِلِهِ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَ مَالَمْ أَعْلَمْ وَ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهِ عَاجِلِهِ وَ آجِلِهِ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَ مَالَمْ أَعْلَمْ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلَكَ عَبْدُكَ وَ نَبِيُّكَ وَ أَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَاذَ بِهِ عَبْدُكَ وَ نَبِيُّكَ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَ مَا قَرَّبَ إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ أَوْ عَمَلٍ وَ أَعُوْذُبِكَ مِنَ النَّارِ وَ مَا قَرَّبَ إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ أَوْ عَمَلٍ وَ أَسْأَلُكَ أَنْ تَجْعَلَ كُلَّ قَضَاءٍ قَضَيْتَهُ لِيْ خَيْرًا)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ (٢) (صحيح)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے انہیں یہ دعا سکھائی ((یااللہ ! میں تجھ سے ہر طرح کی بھلائی مانگتا ہوں جلد یا دیر کی جسے میں جانتا ہوں اور جسے میں نہیں جانتا اور تجھ سے پناہ طلب کرتا ہوں ہر طرح کی برائی سے جلد یا دیر کی جسے میں جانتا ہوں اور جسے میں نہیں جانتا

١- صحيح سنن الترمذي ، للالباني ، الجزء الثاني ، رقم الحديث ٢٧٩٢
٢- صحيح سنن ابن ماجة ، للالباني ، الجزء الثاني ، رقم الحديث ٣١٠٢

یااللہ ! میں تجھ سے ہر وہ بھلائی مانگتا ہوں جو تجھ سے تیرے بندے اور تیرے نبی نے مانگی اور ہر اس برائی سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں جس سے تیرے بندے اور تیرے نبی نے پناہ مانگی ۔ یا اللہ ! میں تجھ سے جنت کا سوال کرتا ہوں اور ایسے قول و فعل کا بھی جو جنت کے قریب لے جائے یااللہ ! میں تیری پناہ طلب کرتا ہوں آگ سے اور اس قول و فعل سے جو آگ کے قریب لے جائے یااللہ ! میں تجھ سے درخواست کرتا ہوں کہ تو نے میرے لئے جس تقدیر کا فیصلہ کیا اسے میرے حق میں بہتر بنادے۔)) اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

۲۴۳ حالت مسکینی میں زندگی بسر کرنے اور مرنے کی دعا

عَنْ أَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ قَالَ : إِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ فِیْ دُعَآئِهٖ ((أَللّٰهُمَّ أَحْیِنِیْ مِسْکِیْنًا وَ أَمِتْنِیْ مِسْکِیْنًا وَ احْشُرْنِیْ فِیْ زُمْرَةِ الْمَسَاکِیْنِ)) . رَوَاهُ ابْنُ أَبِیْ شَیْبَةَ (۱) (حسن)

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنی دعا میں یہ کہتے ہوئے سنا ہے ((یااللہ ! مجھے حالت مسکینی میں زندہ رکھ اور حالت مسکینی میں موت دے اور (قیامت کے دن) مسکینوں کی جماعت میں سے اٹھا۔)) اسے ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

۲۴۴ صبر شکر اور تواضع کے حصول کی دعا

عَنْ بُرَیْدَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ((أَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ شَکُوْرًا وَاجْعَلْنِیْ صَبُوْرًا وَاجْعَلْنِیْ فِیْ عَیْنِیْ صَغِیْرًا وَ فِیْ أَعْیُنِ النَّاسِ کَبِیْرًا)) . رَوَاهُ الْبَزَّارُ (۲)

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ دعا مانگی ((یااللہ ! مجھے شکر کرنے والا اور صبر کرنے والا بنا اور اپنی نظر میں چھوٹا اور دوسروں کی نظر میں بڑا بنا دے۔)) اسے بزار نے روایت کیا ہے۔

✲✲

۱ـ سلسلة أحاديث الصحيحة ، للألباني ، الجزء الاول ، رقم الحديث ۳۰۸
۲ـ الدعوات المأثورات من محمد عاشور ، رقم الصفحة ۴۸

أَلْاَدْعِيَةُ فِي الْإِسْتِعَاذَةِ
پناہ مانگنے کی دعائیں

مسئلہ ۲۲۵ بد بختی اور بری تقدیر سے پناہ مانگنے کی دعا

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((يَتَعَوَّذُ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ وَ دَرْكِ الشَّقَاءِ وَ سُوْءِ الْقَضَاءِ وَ شَمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ)) . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (۱)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ ((زبردست مشقت سے 'بد بختی سے' بری تقدیر سے اور دشمنوں کے خوش ہونے سے پناہ مانگا کرتے تھے۔)) اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت دعا کے الفاظ یوں ہوں گے اللھم انی اعوذ بک من جھد البلاء و درک الشقاء و سوء القضاء و شماتۃ الاعداء "اے اللہ ! میں پناہ مانگتا ہوں زبردست مشقت سے 'بد بختی سے' برے فیصلے اور دشمنوں کے خوش ہونے سے۔

مسئلہ ۲۲۶ اللہ کے غصے اور زوال نعمت سے پناہ مانگنے کی دعا

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : كَانَ مِنْ دُعَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ((أَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَ تَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ وَ فُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ وَ جَمِيْعِ سَخَطِكَ)) . رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۲)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ کی دعاؤں میں سے ایک دعا یہ تھی ((یااللہ ! میں تیری نعمت کے زوال' تیری عافیت سے محروی 'تیرے اچانک عذاب اور تیرے ہر طرح کے غصے سے پناہ مانگتا ہوں۔)) اس مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۲۷ رسول اکرم ﷺ درج ذیل چار چیزوں سے پناہ مانگا کرتے تھے۔

۱- اللؤلؤ والمرجان ، الجزء الثانی ، رقم الحدیث ۱۷۳۳
۲- مختصر صحیح مسلم ، للالبانی ، رقم الحدیث ۱۹۱۳

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((أَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْأَرْبَعِ مِنْ عِلْمٍ لاَّ يَنْفَعُ وَ مِنْ قَلْبٍ لاَ يَخْشَعُ وَ مِنْ نَفْسٍ لاَ تَشْبَعُ وَ مِنْ دُعَاءٍ لاَّ يُسْمَعُ)) رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ (۱) (صحیح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا مانگا کرتے تھے ((یا اللہ ! میں چار چیزوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں (۱)ایسا علم جو نفع نہ دے (یعنی جس کے مطابق عمل نہ ہو) (۲)ایسا دل جو خوف نہ کھائے (۳)ایسا نفس جو آسودہ نہ ہو (۴)اور ایسی دعا جو قبول نہ ہو۔)) اسے ابوداؤد احمد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۶۸ حق کی مخالفت نفاق اور برے اخلاق سے پناہ مانگنے کی دعا

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ ((أَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَ سُوْءِ الْأَخْلاَقِ)) رَوَاهُ النَّسَائِيُّ (۲) (صحیح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا مانگا کرتے تھے ((یا اللہ ! میں حق کی مخالفت' نفاق اور برے اخلاق سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔)) اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۶۹ فکر اور غم' کمزوری اور سستی' بزدلی اور بخیلی' قرض اور لوگوں کے ظلم سے پناہ مانگنے کی دعا

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا دَعَا قَالَ ((أَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَ الْحُزْنِ وَ الْعَجْزِ وَ الْكَسَلِ وَ الْبُخْلِ وَ الْجُبْنِ وَ ضَلَعِ الدَّيْنِ وَ غَلَبَةِ الرِّجَالِ)) رَوَاهُ النَّسَائِيُّ (۳) (صحیح)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ یہ دعا مانگا کرتے تھے ((یا اللہ ! میں فکر اور غم' کمزوری اور سستی' بزدلی اور بخیلی' قرض کے بوجھ اور لوگوں کے غلبہ سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔)) اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۷۰ کسی چیز کے نیچے آنے' جلنے' ڈوبنے اور زیادہ بڑھاپے کی عمر میں

۱- صحیح سنن ابن ماجة ، للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحدیث ۳۰۹٤

۲-

۳- صحیح سنن النسائی ، للالبانی ، الجزء الثالث ، رقم الحدیث ۵۰۳۹

مرنے سے پناہ مانگنے کی دعا نیز مرتے وقت شیطان کے حملے سے پناہ مانگنے کی دعا۔

عَنْ أَبِي الْيُسْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَدْعُوْ ((أَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَرَمِ وَالتَّرَدِّيْ وَالْهَدْمِ وَ الْغَمِّ وَ الْحَرِيْقِ وَ الْغَرَقِ وَ أَعُوْذُبِكَ أَنْ يَتَخَبَّطَنِي الشَّيْطَانُ عِنْدَ الْمَوْتِ وَ أَنْ أُقْتَلَ فِيْ سَبِيْلِكَ مُدْبِرًا وَ أَعُوْذُبِكَ أَنْ أَمُوْتَ لَدِيْغًا)) . رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ (۱) (صحيح)

حضرت ابو الیسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا مانگا کرتے تھے ((یا اللہ ! میں بڑھاپے کی عمر‘ اونچی جگہ سے گرنے سے‘ کسی چیز کے نیچے آنے سے‘ غم سے‘ جلنے سے اور غرق ہونے سے تیری پناہ مانگتا ہوں نیز موت کے وقت شیطان کے حملہ سے بھی تیری پناہ مانگتا ہوں اور اس بات سے بھی تیری پناہ مانگتا ہوں کہ جہاد سے بھاگتا ہوا مروں اور پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ کسی زہریلے جانور کے ڈسنے سے مجھے موت آئے۔)) اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۷۱ عذاب قبر اور مسیح دجال کے فتنے سے پناہ مانگنے کی دعا

وضاحت حدیث مسئلہ نمبر ۳۸ کے تحت ملاحظہ فرمائیں

مسئلہ ۱۷۲ شیطان کے وسوسوں سے پناہ مانگنے کی دعا

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَأْتِي الشَّيْطَانُ أَحَدَكُمْ فَيَقُوْلُ مَنْ خَلَقَ كَذَا ؟ مَنْ خَلَقَ كَذَا ؟ حَتّٰى يَقُوْلُ مَنْ خَلَقَ رَبَّكَ ؟ فَإِذَا بَلَغَهُ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ وَلْيَنْتَهِ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "شیطان تم میں سے کسی کے پاس آتا ہے اور کہتا ہے فلاں کو کس نے پیدا کیا ہے؟ فلاں چیز کس نے پیدا کی ہے؟ حتی کہ یہ کہتا ہے کہ تیرے رب کو کس نے پیدا کیا ہے؟ پس جب ایسی سوچ آئے تو ((اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم ○)) (میں شیطان مردود سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں) کہے اور (آئندہ ایسی سوچ سے) باز رہے۔"

۱- صحیح سنن النسائی ، للالبانی ، الجزء الثالث ، رقم الحدیث ۵۱۰۵
۲-

اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

١٧٣ برص' کوڑھ' دیوانگی اور مختلف بیماریوں سے پناہ مانگنے کی دعا

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ ((أَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبَرَصِ وَ الْجُذَامِ وَ الْجُنُوْنِ وَ مِنْ سَيِّءِ الْأَسْقَامِ)) . رَوَاهُ النَّسَائِيُّ (١) (صحيح)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے ((یااللہ ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں برص' کوڑھ' جنون اور بری بیماریوں سے۔)) اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

١٧٤ برے ہمسائے اور برے دوست سے پناہ مانگنے کی دعا۔

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُوْلُ ((أَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنْ يَوْمِ السُّوْءِ وَ مِنْ لَيْلَةِ السُّوْءِ وَ مِنْ سَاعَةِ السُّوْءِ وَ مِنْ صَاحِبِ السُّوْءِ وَ مِنْ جَارِ السُّوْءِ فِيْ دَارِ الْمُقَامَةِ)) . رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ (٢) (صحيح)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ یہ دعا مانگا کرتے تھے ((یااللہ ! میں اپنے گھر میں برے شب و روز' بری گھڑی' برے ساتھی اور برے ہمسائے سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔)) اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

١٧٥ برے اخلاق' اعمال' خواہشات اور بیماریوں سے پناہ مانگنے کی دعا۔

عَنْ عَمِّ زِيَادِ بْنِ عَلَاقَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((أَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنْ مُنْكَرَاتِ الْأَخْلَاقِ وَالْأَعْمَالِ وَ الْأَهْوَاءِ وَ الْأَدْوَاءِ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ الطَّبْرَانِيُّ وَالْحَاكِمُ (٣) (صحيح)

حضرت زیاد بن علاقہ رحمہ اللہ کے چچا کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ((یااللہ ! میں برے اخلاق' برے اعمال' بری خواہشات اور بری بیماریوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔)) اسے ترمذی' طبرانی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

١٧٦ کان' آنکھ' زبان' دل اور شرمگاہ کے شر سے پناہ مانگنے کی دعا۔

١- صحيح سنن النسائى ، للالبانى ، الجزء الثالث ، رقم الحديث ٥٠٦٨
٢- سلسلة أحاديث الصحيحة ، للالبانى ، الجزء الثالث ، رقم الحديث ١٤٤٣
٣- صحيح سنن الترمذى ، للالبانى ، الجزء الثالث ، رقم الحديث ٢٨٤٠

عَنْ شَكْلِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قُلْتُ يَا نَبِیَّ اللّٰهِ عَلِّمْنِیْ تَعَوُّذًا أَتَعَوَّذُ بِهِ قَالَ قُلْ ((أَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِیْ وَ شَرِّ بَصَرِیْ وَ شَرِّ لِسَانِیْ وَ شَرِّ قَلْبِیْ وَ شَرِّ مَنِيِّیْ)) رَوَاهُ النَّسَائِیُّ (۱) (صحيح)

حضرت شکل بن حمید اپنے باپ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا "یارسول اللہ ! مجھے کوئی ایسا تعویذ سکھلایئے جس کے ذریعہ میں پناہ حاصل کرسکوں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "کہو ((اے اللہ ! میں اپنی سماعت' بصارت' زبان' دل اور شرمگاہ کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔))" اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۷۷ فقیری' قلت اور دنیا و آخرت میں ذلت سے پناہ مانگنے کی دعا۔

مسئلہ ۱۷۸ کسی پر ظلم کرنے یا اپنے اوپر ظلم ہونے سے پناہ مانگنے کی دعا۔

عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ ((أَللّٰهُمَّ إِنِّیْ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْقِلَّةِ وَالذِّلَّةِ وَ أَعُوْذُبِكَ أَنْ أَظْلِمَ أَوْ أُظْلَمَ)) . رَوَاهُ النَّسَائِیُّ (۲) (صحيح)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ فرمایا کرتے تھے ((اے اللہ ! میں فقیری سے (دین اور دنیا کی ضرورتوں میں) کمی سے اور (دنیا و آخرت میں) رسوائی سے تیری پناہ مانگتا ہوں نیز اس بات سے تیری پناہ مانگتا ہوں کہ میں کسی پر ظلم کروں یا کوئی مجھ پر ظلم کرے۔))" اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۷۹/۱۸۰ دنیا کے فتنوں اور عذاب قبر سے پناہ مانگنے کی دعا

وضاحت حدیث مسئلہ نمبر۱۲۹ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

❖❖

۱- صحيح سنن النسائی ، للالبانی ، الجزء الثالث ، رقم الحديث ۵۰۳۱
۲- صحيح سنن النسائی ، للالبانی ، الجزء الثالث ، رقم الحديث ۵۰۴۶

أَلْأَدْعِيَةُ فِي الْهَمِّ وَالْحُزْنِ
رنج اور غم کے وقت کی دعائیں

۱۸۱ شدت غم اور رنج میں درج ذیل دعائیں مانگنی چاہئیں۔

۱- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ عِنْدَ الْكَرْبِ ((لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيْمُ الْحَلِيْمُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوَاتِ وَ رَبُّ الْأَرْضِ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ)) . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (۱)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ شدت غم کے موقع پر یہ کلمات ادا فرمایا کرتے تھے ((عظمت اور حوصلے والے اللہ کے سوا کوئی الٰہ نہیں عرش عظیم کے مالک اللہ کے سوا کوئی الٰہ نہیں زمین و آسمان کے مالک اللہ کے سوا کوئی الٰہ نہیں وہ عرش کریم کا بھی مالک ہے۔)) اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

۲- عَنْ أَبِيْ بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ دَعَوَاتُ الْمَكْرُوْبِ ((أَللّٰهُمَّ رَحْمَتَكَ أَرْجُوْا فَلَا تَكِلْنِيْ إِلٰى نَفْسِيْ طَرْفَةَ عَيْنٍ وَ أَصْلِحْ لِيْ شَانِيْ كُلَّهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ)) . رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ (۲) (حسن)

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا "پریشان آدمی کی دعا یہ ہے ((اے اللہ ! میں تیری رحمت کا امیدوار ہوں مجھے لمحہ بھر کے لئے بھی میرے نفس کے حوالے نہ کر۔ میرے تمام حالات درست فرمادے۔ تیرے سوا کوئی الٰہ نہیں۔)) اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

۳- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا كَرَبَهُ أَمْرٌ يَقُوْلُ ((يَا

۱- اللؤلؤ والمرجان ، الجزء الثانی ، رقم الحدیث ۱۷٤۱

۲- صحیح سنن أبی داؤد ، للالبانی ، الجزء الثالث ، رقم الحدیث ٤٢٤٦

حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيْثُ)) . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ الْحَاكِمُ (۱) (حسن)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی پریشانی لاحق ہوتی تو فرماتے ((اے زندہ اور تھامنے والے (کائنات کے) میں تیری رحمت کے وسیلے سے تجھ سے فریاد کرتا ہوں۔)) اسے ترمذی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

٤- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا أَصَابَ أَحَدٌ قَطُّ هَمٌّ وَ لاَ حَزَنٌ فَقَالَ ((اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ أَمَتِكَ نَاصِيَتِيْ بِيَدِكَ مَاضٍ فِيَّ حُكْمُكَ عَدْلٌ فِيَّ قَضَاءُكَ أَسْئَلُكَ بِكُلِّ إِسْمٍ هُوَ لَكَ سَمَّيْتَ بِهِ نَفْسَكَ أَوْ أَنْزَلْتَهُ فِيْ كِتَابِكَ أَوْ عَلَّمْتَهُ أَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ أَوْ إِسْتَأْثَرْتَ بِهِ فِيْ عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ أَنْ تَجْعَلَ الْقُرْآنَ رَبِيْعَ قَلْبِيْ وَ نُوْرَ صَدْرِيْ وَ جَلاَءَ حُزْنِيْ وَ ذَهَابَ هَمِّيْ وَ غَمِّيْ)) إِلاَّ ذَهَبَ اللّٰهُ هَمَّهُ وَ حُزْنَهُ وَ أَبْدَلَهُ مَكَانَهُ فَرْجًا . قَالَ : فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَلاَ نَتَعَلَّمُهَا ، فَقَالَ : بَلٰى يَنْبَغِيْ لِمَنْ سَمِعَهَا أَنْ يَّتَعَلَّمَهَا . رَوَاهُ أَحْمَدُ (۲)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب کسی شخص کو دکھ اور غم پہنچے تو مندرجہ ذیل دعا پڑھے ((یااللہ ! میں تیرا بندہ ہوں تیرے بندے اور بندی کا بیٹا' میری پیشانی تیرے ہاتھ میں ہے' تیرا ہر حکم مجھ پر نافذ ہونے والا ہے میرے بارے میں تیرا ہر فیصلہ انصاف پر مبنی ہے میں تجھ سے تیرے ہر اس نام کے وسیلے سے سوال کرتا ہوں جسے تو نے خود اپنے لیے پسند کیا ہے یا اپنی کتاب میں نازل کیا ہے یا اپنی مخلوق میں سے کسی کو سکھایا ہے یا اپنے علم غیب کے خزانے میں محفوظ کر رکھا ہے کہ قرآن کو میرے دل کی بہار' سینے کا نور اور میرے دکھوں اور غموں کو دور کرنے کا ذریعہ بنادے۔)) تو اللہ تعالیٰ اس کا دکھ اور غم دور کر دیتے ہیں اور اس کی جگہ مسرت اور خوشی عنایت کرتے ہیں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا "یارسول اللہ ! ہم یہ دعا یاد نہ کرلیں؟" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "کیوں نہیں ہر سننے والے کو چاہئے کہ یہ دعا یاد کرلے۔" اسے احمد نے روایت کیا ہے

٥- عَنْ أَسْمَآءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : عَلَّمَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

۱- صحيح سنن الترمذي ، للالباني ، الجزء الثالث ، رقم الحديث ۲۷۹۶
۲- عدة الحصن والحصين ، رقم الحديث ۳۲۳

كَلِمَاتٍ أَقُولُهُنَّ عِنْدَ الْكَرْبِ ((أَللهُ أَللهُ رَبِّيْ لاَ أُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا)) . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَة (۱)

(صحيح)

حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے شدت غم میں درج ذیل کلمات پڑھنے کے لئے سکھلائے ((اللہ بس اللہ ہی میرا رب ہے میں اس کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہیں کرتا۔)) اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

۶- عَنْ أُبَيِّ ابْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ إِنِّيْ أُكْثِرُ الصَّلاَةَ عَلَيْكَ فَكَمْ أَجْعَلُ لَكَ مِنْ صَلاَتِيْ ؟ فَقَالَ : مَا شِئْتَ . قُلْتُ : اَلرُّبُعَ ؟ قَالَ : مَا شِئْتَ فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ . قُلْتُ : اَلنِّصْفَ ؟ قَالَ : مَا شِئْتَ فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ . قُلْتُ : فَالثُّلُثَيْنِ ؟ قَالَ : مَا شِئْتَ فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرًا لَكَ . قُلْتُ : أَجْعَلُ لَكَ صَلاَتِيْ كُلَّهَا . قَالَ : إِذًا تُكْفَى هَمُّكَ وَ يُكَفَّرُ لَكَ ذَنْبُكَ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (۲)

(حسن)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا "یا رسول اللہ! میں آپ ﷺ پر کثرت سے درود بھیجتا ہوں' اپنی دعا میں کتنا وقت درود کے لئے وقف کروں؟" حضور اکرم ﷺ نے فرمایا "جتنا تو چاہے۔" میں نے عرض کیا "ایک چوتھائی صحیح ہے؟" آپ ﷺ نے فرمایا "جتنا تو چاہے' لیکن اگر اس سے زیادہ کرے تو تیرے لئے اچھا ہے۔" میں نے عرض کیا "نصف وقت مقرر کروں؟" آپ ﷺ نے فرمایا "جتنا تو چاہے' لیکن اگر اس زیادہ کرے تو تیرے لیے اچھا ہے۔" میں نے عرض کیا "دو تہائی مقرر کروں؟" رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جتنا تو چاہے' لیکن اگر زیادہ کرے تو تیرے ہی لئے اچھا ہے۔" میں نے عرض کیا "میں اپنی ساری دعا کا وقت درود شریف کے لئے وقف کرتا ہوں۔" اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "یہ تیرے سارے دکھوں اور غموں کے لئے کافی رہے گا' تیرے گناہوں کی بخشش کا باعث ہوگا۔" اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۸۲ دشمن سے خوف اور پریشانی کے وقت درج ذیل دعائیں مانگنی چاہئیں۔

۱- صحیح سنن ابن ماجة ، للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحدیث ۳۱۳۲
۲- صحیح سنن الترمذی ، للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحدیث ۱۹۹۹

۱- عَنْ أَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : قُلْنَا یَوْمَ الْخَنْدَقِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ! ھَلْ مِنْ شَیْءٍ نَقُوْلُہُ فَقَدْ بَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ ، قَالَ : نَعَمْ ! ((اَللّٰھُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِنَا وَ آمِنْ رَوْعَاتِنَا)) قَالَ فَضَرَبَ اللّٰہُ وُجُوْہَ أَعْدَاءِہٖ بِالرِّیْحِ وَ ھَزَمَ اللّٰہُ بِالرِّیْحِ . رَوَاہُ اَحْمَدُ (۱) (صحیح)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں خندق کے دن ہم نے عرض کیا "یارسول اللہ ﷺ ! کیا کوئی چیز ایسی ہے جسے ہم (ان حالات میں) پڑھیں کیونکہ (خوف اور گھبراہٹ کی وجہ سے لوگوں کے) کلیجے حلق کو آگئے ہیں۔" آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہاں (کہو) ((یااللہ ! ہمارے عیوب ڈھانپ لے اور ہمیں گھبراہٹ سے امن دے۔)) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ (اس کے بعد) اللہ تعالیٰ نے (تیز) ہوا کے ذریعہ دشمنوں کے منہ پھیر دیئے اور اسی ہوا کے ذریعے اللہ نے انہیں شکست دے دی۔ اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

۲- عَنْ أَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَانَ إِذَا خَافَ قَوْمًا قَالَ ((اَللّٰھُمَّ إِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَ نَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ)) . رَوَاہُ أَحْمَدُ وَ أَبُوْدَاوٗدَ (۲)

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب کسی قوم سے اندیشہ محسوس کرتے تو فرماتے ((یااللہ ! ہم کفار کے مقابلے میں تجھے آگے کرتے ہیں اور ان کے شر سے تیری پناہ مانگتے ہیں۔)) اسے احمد اور ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

۳- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : کَانَ النَّبِیُّ ﷺ إِذَا غَزَا قَالَ ((اَللّٰھُمَّ أَنْتَ عَضُدِیْ وَ أَنْتَ نَصِیْرِیْ وَ بِکَ أُقَاتِلُ)) . رَوَاہُ أَبُوْدَاوٗدَ (۳) (صحیح)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب جنگ کرتے تو یہ دعا مانگتے ((یااللہ ! تو ہی میرا بازو ہے تو ہی میرا مددگار ہے تیرے ہی سہارے میں جنگ کرتا ہوں۔)) اسے احمد نے روایت کیا ہے

۱- مشکوۃ المصابیح ، للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحدیث ۲۴۵۵
۲- مشکوۃ المصابیح ، للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحدیث ۲۴۴۱
۳- صحیح سنن أبی داؤد ، للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحدیث ۲۲۹۱

٤ - عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَنَتَ بَعْدَ الرُّكُوْعِ فَقَالَ ((أَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَنَا وَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَأَلِّفْ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ وَ أَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِهِمْ وَ انْصُرْهُمْ عَلَى عَدُوِّكَ وَ عَدُوِّهِمْ أَللّٰهُمَّ الْعَنْ كَفَرَةَ أَهْلِ الْكِتَابِ الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِكَ وَ يُكَذِّبُوْنَ رُسُلَكَ وَ يُقَاتِلُوْنَ أَوْلِيَائَكَ أَللّٰهُمَّ خَالِفْ بَيْنَ كَلِمَتِهِمْ وَ زَلْزِلْ أَقْدَامَهُمْ وَ أَنْزِلْ بِهِمْ بَأْسَكَ الَّذِيْ لَا تَرُدُّهُ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ أَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ وَ نَسْتَغْفِرُكَ وَ نُثْنِيْ عَلَيْكَ وَ لَا نَكْفُرُكَ وَ نَخْلَعُ وَ نَتْرُكُ مَنْ يَّفْجُرُكَ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ أَللّٰهُمَّ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ لَكَ نُصَلِّيْ وَ نَسْجُدُ وَ لَكَ نَسْعٰى وَ نَحْفِدُ وَ نَخْشٰى عَذَابَكَ الْجِدَّ وَ نَرْجُوْا رَحْمَتَكَ إِنَّ عَذَابَكَ بِالْكَافِرِيْنَ مُلْحِقٌ)) . رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ (١)

حضرت عبید بن عمیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رکوع کے بعد یہ دعا مانگی ((الٰہی ! ہماری اور تمام مومن مردوں اور عورتوں مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کی بخشش فرما'ان کے دلوں میں الفت ڈال دے'ان کے درمیان اصلاح فرما' اپنے اور ان کے دشمن کے مقابلہ میں ان کی مدد فرما'اے اللہ ! ان اہل کتاب کافروں پر لعنت کر جو (لوگوں کو) تیری راہ پر چلنے سے روکتے ہیں'تیرے رسولوں کو جھٹلاتے ہیں' تیرے دوستوں سے جنگ کرتے ہیں' یااللہ ! ان کے درمیان اختلاف ڈال دے'ان کے قدم ڈگمگادے اور ان پر ایسا عذاب نازل فرماجسے تو مجرم لوگوں سے پھیرتا نہیں' بسم اللہ الرحمٰن الرحیم' اے اللہ ! ہم تجھ سے مدد اور بخشش طلب کرتے ہیں اور تیری تعریف کرتے ہیں' تیری ناشکری نہیں کرتے جو تیری نافرمانی کرے ہم اس سے قطع تعلق کرتے ہیں اور اسے چھوڑتے ہیں۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یااللہ ! ہم تیری ہی بندگی کرتے ہیں صرف تیرے لئے ہی نماز پڑھتے ہیں صرف تجھے ہی سجدہ کرتے ہیں تیری راہ میں محنت اور جدوجہد کرتے ہیں تیرے بڑے عذاب سے ڈرتے ہیں ہم تیری رحمت کے امیدوار ہیں بیشک کافروں کو تیرا عذاب پہنچ کر رہے گا۔)) اسے بیہقی نے روایت کیا ہے۔

---

١ - كتاب الصلاة ، باب دعاء القنوت

أَلْاَدْعِيَةُ فِي الْمَرَضِ وَالْمَوْتِ

مرض اور موت سے متعلق دعائیں

مسئلہ ۱۸۳ مریض کی عیادت کے وقت یہ دعائیں پڑھنی مسنون ہیں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : مَنْ عَادَ مَرِيْضًا لَمْ يَحْضُرْ أَجَلُهُ فَقَالَ عِنْدَهُ سَبْعَ مِرَارٍ ((أَسْأَلُ اللهَ الْعَظِيْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ أَنْ يَّشْفِيَكَ)) إِلاَّ عَافَاهُ اللهُ مِنْ ذٰلِكَ الْمَرَضِ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ (۱) (صحيح)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "جس شخص نے ایسے مریض کی عیادت کی جس کی موت کا وقت ابھی نہیں آیا اور اس کے لئے سات مرتبہ یہ دعا مانگے ((عرش عظیم کے مالک عظمت والے اللہ سے میں سوال کرتا ہوں کہ تجھے شفا اور عافیت عطا فرمائے)) تو اللہ اس مریض کو شفا دے گا۔" اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۸۴ جسم میں درد، بخار یا کسی بھی دوسری بیماری کے مریض کو دم کرنے کی دعائیں۔

۱- عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّـهُ شَـكَا إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَجَعًا يَجِدُهُ فِيْ جَسَدِهِ مُنْذُ أَسْلَمَ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : ضَعْ يَدَكَ عَلَى الَّذِيْ تَـأَلَّمَ مِنْ جَسَدِكَ وَ قُلْ بِسْمِ اللهِ ثَلاَثًا وَ قُلْ سَبْعَ مَرَّاتٍ ((أَعُوْذُ بِاللهِ وَ قُدْرَتِـهِ مِـنْ شَـرِّ مَا أَجِدُ وَ أُحَاذِرُ)) . رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۲)

حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے جسم میں درد تھا میں نے رسول اللہ ﷺ

۱- صحيح سنن أبي داؤد ، للالباني ، الجزء الثاني ، رقم الحديث ٢٦٦٣
۲- مختصر صحيح مسلم ، للالباني ، رقم الحديث ١٤٤٧

کو بتایا تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کہا جس جگہ درد ہے وہاں ہاتھ رکھ کر تین بار ((بسم اللہ)) کہو اور سات مرتبہ یہ دعا مانگو ((میں اللہ تعالیٰ کی مدد اور قدرت کے ذریعے اس بیماری سے پناہ مانگتا ہوں جو مجھے لاحق ہے یا جس کے لاحق ہونے کا مجھے خدشہ ہے۔)) اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

۲- عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ جِبْرِيْلَ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ : يَا مُحَمَّدُ ! إِشْتَكَيْتَ فَقَالَ : نَعَمْ ! قَالَ ((بِسْمِ اللّٰهِ أَرْقِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيْكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ أَوْ عَيْنِ حَاسِدٍ أَللّٰهُ يَشْفِيْكَ بِاسْمِ اللّٰهِ أَرْقِيْكَ)) . رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام نبی ﷺ کے پاس آئے اور پوچھا کیا آپ بیمار ہیں آپ ﷺ نے فرمایا ہاں تو حضرت جبریل علیہ السلام نے اس طرح دم کیا ((اللہ کے نام سے تجھے دم کرتا ہوں ہر تکلیف دہ چیز سے ہر نفس کے شر سے اور حاسد کی نظر سے اللہ تجھے شفا عطا کرے اللہ کے نام سے تجھے دم کرتا ہوں۔)) اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

۳- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا إِشْتَكَى مِنَّا إِنْسَانٌ مَسَحَهُ بِيَمِيْنِهِ ثُمَّ قَالَ ((أَذْهِبِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ وَ اشْفِ أَنْتَ الشَّافِيْ لاَ شِفَاءَ إِلاَّ شِفَاءُكَ شِفَاءً لاَ يُغَادِرُ سَقَمًا)) . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (۲)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ہم میں سے جب کوئی آدمی بیمار ہوتا تو رسول اللہ ﷺ اس پر اپنا دایاں ہاتھ پھیرتے اور یہ دعا فرماتے ((اے لوگوں کے رب اس بیماری کو دور فرما' تو ہی شفا دینے والا ہے لہٰذا شفا عطا فرما' شفا صرف تیری ہی طرف سے ہے' ایسی شفا عطا فرما جو کسی قسم کی بیماری نہ چھوڑے۔))" اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۸۵ نظر بد کے مریض کو دم کرنے کی دعا یہ ہے۔

٤- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُعَوِّذُ الْحَسَنَ وَ الْحُسَيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ((أُعِيْذُكُمَا بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطَانٍ وَ

۱- مختصر صحیح مسلم ، للالبانی ، رقم الحدیث ۱٤٤٤
۲- مختصر صحیح مسلم ، للالبانی ، رقم الحدیث ۱٤٦۰

هَامَّةٍ وَ مِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ)) وَّ يَقُوْلُ إِنَّ أَبَاكُمَا كَانَ يُعَوِّذُ بِهَا إِسْمٰعِيْلَ وَ إِسْحٰقَ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَ أَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ (۱) (صحيح)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ حضرت حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کے لئے یوں دعا فرماتے ((میں تم دونوں کے لئے ہر شیطان تکلیف دہ جانور اور نظر بد سے محفوظ رہنے کے لئے اللہ تعالیٰ کے کامل اور پر اثر کلمات کے ذریعے پناہ مانگتا ہوں۔)) اور فرماتے "بیشک تمہارے باپ (ابراہیم علیہ السلام) اسمٰعیل علیہ السلام اور اسحق علیہ السلام کے لئے انہی کلمات کے ساتھ پناہ مانگتے تھے۔" اسے بخاری' ترمذی' ابوداؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

وضاحت ایک آدمی کے لئے دعا مانگتے وقت اعیذکما کی بجائے اعیذک کہنا چاہئے۔

مسئلہ ۱۸۶ مریض کو دیکھ کر اپنے لئے یہ دعا مانگنی چاہئے۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ رَأَى مُبْتَلًى فَقَالَ ((أَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ عَافَانِيْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهِ وَ فَضَّلَنِيْ عَلَى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيْلًا)) لَمْ يُصِبْهُ ذَالِكَ الْبَلَاءُ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (۲) (صحيح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جس نے کسی مصیبت زدہ (یا بیمار) آدمی کو دیکھ کر کہا ((اس اللہ کا شکر ہے جس نے مجھے اس مصیبت سے بچایا ہے جس میں تجھے مبتلا کیا ہے اور (اس اللہ کا شکر ہے) جس نے مجھے بہت سی دوسری مخلوق پر فضیلت عطا فرمائی ہے۔)) وہ شخص (کہنے والا) کبھی اس مصیبت میں گرفتار نہیں ہوگا۔" اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۸۷ سانپ' بچھو اور زہریلے جانوروں کے کاٹنے سے محفوظ رہنے کی دعا۔

وضاحت مسئلہ ۱۵۴ کے تحت حدیث نمبر ۶ ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ ۱۸۸ برے امراض (برص' کوڑھ اور دیوانگی وغیرہ) سے پناہ مانگنے کی دعا۔

وضاحت حدیث مسئلہ نمبر ۱۷۳ ملاحظہ فرمائیں

۱- صحيح سنن أبي داؤد ، للالباني ، الجزء الثالث ، رقم الحديث ۳۹۶۳
۲- صحيح سنن الترمذي ، للالباني ، الجزء الثالث ، رقم الحديث ۲۷۲۹

مسئلہ ١٨٩ جسم میں درد یا کسی تکلیف کو دور کرنے کی دعا۔

وضاحت حدیث مسئلہ نمبر ١٨٤ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ ١٩٠ مریض کو زندگی کے آخری لمحات میں درج ذیل دعا مانگنی چاہئے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَ هُوَ مُسْتَنِدٌ إِلَيَّ يَقُوْلُ ((أَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ وَالْحِقْنِيْ بِالرَّفِيْقِ الْأَعْلَى)) . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (١)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں (بوقت وفات) رسول اللہ ﷺ میرے ساتھ ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ میں نے آپ ﷺ کو یہ الفاظ ادا فرماتے ہوئے سنا ((یااللہ ! مجھے بخش دے مجھ پر رحم فرما اور مجھے رفیق اعلیٰ (یعنی اپنے ساتھ) ملا دے۔)) اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ١٩١ کسی مصیبت یا غم (مثلاً موت وغیرہ) کی خبر سننے پر درج ذیل کلمات کہنے مسنون ہیں۔

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا مِنْ مُسْلِمٍ تُصِيْبُهُ مُصِيْبَةٌ فَيَقُوْلُ مَا أَمَرَهُ اللّٰهُ ((إِنَّا لِلّٰهِ وَ إِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ أَللّٰهُمَّ أْجُرْنِيْ فِيْ مُصِيْبَتِيْ وَ اَخْلُفْ لِيْ خَيْرًا مِّنْهَا)) إِلاَّ أَخْلَفَ اللّٰهُ لَهُ خَيْرًا مِنْهَا . رَوَاهُ مُسْلِمٌ (٢)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جب کسی مسلمان کو مصیبت پہنچے اور وہ یہ دعا مانگے جس کا اللہ نے حکم دیا ہے ((ہم سب اللہ کے لئے ہیں اور ہم سب کو اسی کی طرف پلٹنا ہے' یااللہ ! مجھے میری مصیبت کے عوض بہتر اجر دے اور اس سے بہتر بدل عطا فرما۔)) تو اللہ اس کو پہلے سے بہتر بدل عطا فرمائے گا۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ١٩٢ میت کے ورثاء سے تعزیت کرنے کی مسنون دعا یہ ہے۔

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى أَبِيْ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَ قَدْ شَقَّ بَصَرُهُ فَأَغْمَضَهُ ثُمَّ قَالَ إِنَّ الرُّوْحَ إِذَا قُبِضَ تَبِعَهُ الْبَصَرُ فَضَجَّ نَاسٌ مِنْ أَهْلِهِ فَقَالَ لاَ تَدْعُوْا عَلَى أَنْفُسِكُمْ إِلاَّ بِخَيْرٍ فَإِنَّ الْمَلاَئِكَةَ يُؤَمِّنُوْنَ عَلَى مَا تَقُوْلُوْنَ ثُمَّ قَالَ

١۔ مختصر صحیح مسلم ، للالبانی ، رقم الحدیث ١٦٦٤

٢۔ كتاب الجنائز ، باب ما يقال عند المصيبة

((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَبِیْ سَلَمَةَ وَ ارْفَعْ دَرَجَتَهُ فِی الْمَهْدِیِّیْنَ وَ اخْلُفْهُ فِیْ عَقِبِهِ فِی الْغَابِرِیْنَ وَاغْفِرْ لَنَا وَ لَهُ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ وَافْسَحْ لَهُ فِیْ قَبْرِهِ وَ نَوِّرْ لَهُ فِیْهِ)) . رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ (ہمارے گھر) تشریف لائے۔ اس وقت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کی آنکھیں پتھرا چکی تھیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کی آنکھیں بند کیں اور فرمایا "جب روح قبض کی جاتی ہے تو نظر اس کے تعاقب میں جاتی ہے۔" گھر والے اس بات پر رونے لگے تو رسول اکرم ﷺ نے فرمایا "اپنے مرنے والوں کے حق میں بھلی بات کہو کیونکہ جو کچھ تم کہتے ہو فرشتے اس پر آمین کہتے ہیں۔" پھر نبی اکرم ﷺ نے (ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کے حق میں) یہ دعا فرمائی ((یا اللہ ! ابوسلمہ کو بخش دے' ہدایت یافتہ لوگوں میں اس کا مرتبہ بلند فرما اور اس کے پسماندگان کی نسل سے اس کا جانشین پیدا فرما' یا رب العالمین ! ہم سب کو اور مرنے والے کو معاف فرما' میت کی قبر کشادہ کردے اور اسے نور سے بھر دے۔)) اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

۱۹۳ میت قبر میں رکھتے وقت یہ دعا پڑھنی مسنون ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَانَ اِذَا اُدْخِلَ الْمَیِّتُ الْقَبْرَ قَالَ ((بِسْمِ اللّٰهِ وَ عَلٰی مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ)) . رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ (۲) (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ میت کو قبر میں اتارتے وقت یہ دعا پڑھتے ((اللہ کے نام سے اور رسول اللہ ﷺ کے طریقہ پر (ہم اسے قبر میں اتارتے ہیں۔)))" اسے احمد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

۱-۱۹۳ زیارت قبور کی مسنون دعا درج ذیل ہے۔

عَنْ بُرَیْدَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یُعَلِّمُهُمْ اِذَا خَرَجُوْا اِلَی الْمَقَابِرِ اَنْ یَّقُوْلَ قَائِلُهُمْ ((اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَهْلَ الدِّیَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَ اِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ لَلَاحِقُوْنَ اَسْاَلُ اللّٰهَ لَنَا وَ لَکُمُ الْعَافِیَةَ)) . رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ مُسْلِمٌ (۳)

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب لوگ قبرستان جانے کے لئے نکلتے تو رسول اللہ ﷺ انہیں

۱- کتاب الجنائز ، باب فی اغماض المیت والدعا له اذا حضر
۲- کتاب الجنائز ، باب ما جاء ما یقول اذا دخل المیت القبر ، ج ۱
۳- کتاب الجنائز ، باب ما یقال عند دخول القبور

زیارت قبور کے لئے یہ دعا سکھایا کرتے تھے ((اس علاقہ کے مسلمان اور مومن باسیو ! اسلام علیکم ہم ان شاء اللہ تمہارے پاس آنے ہی والے ہیں' میں اللہ تعالیٰ سے اپنے لئے اور تمہارے لئے خیرو عافیت طلب کرتا ہوں۔)) اسے احمد اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

☆

اَلتَّـــوْبَةُ وَالْاِسْتِغْفَارُ

توبہ اور استغفار

مسئلہ ۱۹۴ بندہ اعتراف گناہ کے ساتھ توبہ کرے تو اس کی توبہ قبول کی جاتی ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا اعْتَرَفَ ثُمَّ تَابَ تَابَ اللّٰہُ عَلَیْہِ . مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ (۱)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "بندہ جب اعتراف گناہ کے ساتھ توبہ کرتا ہے تو اللہ اس کی توبہ قبول فرماتا ہے۔" اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۹۵ موت سے پہلے پہلے توبہ کا دروازہ ہر وقت کھلا رہتا ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِنَّ اللّٰہَ یَقْبَلُ تَوْبَةَ الْعَبْدِ مَا لَمْ یُغَرْغِرْ . رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ (۲) (حسن)

حضرت عبداللہ عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ بندے کی توبہ قبول فرماتا ہے جب تک انسان پر نزع طاری نہیں ہوتی۔" اسے ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۹۶ توبہ کرنے والے گنہگار، بہترین انسان ہیں۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ کُلُّ ابْنِ اٰدَمَ خَطَّاءٌ وَخَیْرُ الْخَطَّائِیْنَ التَّوَّابُوْنَ . رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیُّ (۳) (صحیح)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "سارے انسان خطاکار ہیں اور بہترین

۱- مشکوۃ المصابیح ، للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحدیث ۲۳۳۰
۲- صحیح سنن الترمذی ، للالبانی ، الجزء الثالث ، رقم الحدیث ۲۸۰۲
۳- صحیح سنن الترمذی ، للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحدیث ۲۰۲۹

خطاکار وہ ہیں جو توبہ کرتے ہیں۔" اسے ترمذی' ابن ماجہ اور دارمی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۹۷ توبہ نہ کرنے سے انسان کا دل سیاہ ہو جاتا ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ الْمُؤْمِنَ اَذْنَبَ کَانَتْ نُکْتَةٌ سَوْدَاءُ فِیْ قَلْبِهٖ فَاِنْ تَابَ وَنَزَعَ وَاسْتَغْفَرَ صُقِلَ قَلْبُهٗ وَاِنْ زَادَتْ فَذَالِكَ الرَّانُ الَّذِیْ ذَکَرَ اللّٰهُ تَعَالٰی فِیْ کِتَابِهٖ کَلاَّ بَلْ رَانَ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ مَا کَانُوْا یَکْسِبُوْنَ . رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ (۱) (حسن)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "مومن جب گناہ کرتا ہے تو اس کے دل پر ایک سیاہ نکتہ پڑ جاتا ہے اگر توبہ و استغفار کرے تو اس کا دل صاف کر دیا جاتا ہے اور اگر مزید گناہ کرتا چلا جائے تو سیاہ نکتہ بڑھتا رہتا ہے اور یہی ہے وہ زنگ جس کا اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں یوں ذکر کیا ہے ((ہرگز نہیں بلکہ ان کے اعمال کے باعث اللہ نے ان کے دلوں پر زنگ چڑھا دیا ہے۔))" اسے احمدؒ اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۹۸ رسول اکرم ﷺ ایک مجلس میں سو سو مرتبہ استغفار کرتے تھے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اِنْ کُنَّا لَنَعُدُّ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِی الْمَجْلِسِ یَقُوْلُ ((رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَتُبْ عَلَیَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُوْرُ)) مِائَةَ مَرَّةٍ . رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ (۲) (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی توبہ و استغفار گنتے تھے ایک مجلس میں آپ ﷺ سو مرتبہ ((اے میرے رب ! مجھے بخش دے میری توبہ قبول فرما تو یقیناً توبہ قبول کرنے والا اور بخشنے والا ہے۔)) کہتے تھے۔ اسے احمد' ابو داؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۹۹ مشرک کی توبہ اس وقت تک قبول نہیں ہوتی جب تک وہ شرک نہ چھوڑے۔

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی لَیَغْفِرُ

۱- صحیح سنن ابن ماجة ، للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحدیث ۳۴۲۲

۲- صحیح سنن ابن ماجة ، للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحدیث ۳۰۷۵

لِعَبْدِهِ مَا لَمْ يَقَعِ الْحِجَابُ ، قَالُوْا : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ! وَمَا الْحِجَابُ ؟ قَالَ : اَنْ تَمُوْتَ النَّفْسُ وَهِيَ مُشْرِكَةٌ . رَوَاهُ اَحْمَدُ (۱) (صحيح)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ بندے کو بخشتا رہتا ہے جب تک (اللہ اور بندے کے درمیان) پردہ حائل نہ ہو۔" صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا "یارسول اللہ ! پردہ (کا مطلب) کیا ہے؟" آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "آدمی اس حال میں مرے کہ شرک کرنے والا ہو۔" اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۰۰ کثرت سے استغفار کرنے والوں کو رسول اللہ ﷺ نے خوشخبری دی ہے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ طُوْبٰى لِمَنْ وَجَدَ فِيْ صَحِيْفَتِهِ اِسْتِغْفَارًا كَثِيْرًا . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ (۲) (صحيح)

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "مبارک ہو اس شخص کو جو اپنے نامۂ اعمال میں کثرت سے استغفار پائے۔" اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۰۱ فوت شدہ والدین کے لئے اولاد کا استغفار کرنا نفع بخش ہے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ لَيَرْفَعُ الدَّرَجَةَ لِلْعَبْدِ الصَّالِحِ فِي الْجَنَّةِ فَيَقُوْلُ ((يَارَبِّ ! اَنّٰى لِيْ هٰذِهِ فَيَقُوْلُ : بِاسْتِغْفَارِ وَلَدِكَ لَكَ)) . رَوَاهُ اَحْمَدُ (۳) (صحيح)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ نیک بندے کا جنت میں درجہ بلند فرماتا ہے تو وہ پوچھتا ہے "اے میرے رب ! یہ درجہ مجھے کیسے ملا ہے؟" اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "تیرے لئے تیرے بیٹے کے استغفار کرنے پر۔" اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۰۲ صبح و شام سید الاستغفار پڑھنے والا جنتی ہے۔

وضاحت حدیث مسئلہ نمبر ۱۵۴ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

۱۔ مشكوة المصابيح ، للالبانى ، الجزء الثانى ، رقم الحديث ۲۳۶۱
۲۔ صحيح سنن ابن ماجة ، للالبانى ، الجزء الثانى ، رقم الحديث ۳۰۷۸
۳۔ مشكوة المصابيح ، للالبانى ، الجزء الثانى ، رقم الحديث ۲۳۵۴

مسئلہ ۲۰۳ گناہ سے توبہ کرنے کی دعا یہ ہے۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ وَاذُنُوبَاهُ فَقَالَ : قُلْ ((اَللّٰهُمَّ مَغْفِرَتُكَ اَوْسَعُ مِنْ ذُنُوبِي وَرَحْمَتُكَ اَرْجَى عِنْدِي مِنْ عَمَلِيْ)) فَقَالَهَا ثُمَّ قَالَ : عُدْ ، فَعَادَ ، ثُمَّ قَالَ : عُدْ، فعاد، فقال : قُمْ فَقَدْ غَفَرَاللّٰهُ لَكَ . رَوَاهُ الْحَاكِمُ (۱)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں) حاضر ہوا اور کہنے لگا "ہائے میرے گناہ ! ہائے میرے گناہ ! " نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا' کہو ((یااللہ ! میرے گناہوں کے مقابلے میں تیری مغفرت بہت وسیع ہے اور میرے عمل کے مقابلے میں تیری رحمت کی زیادہ امید ہے۔)) اس نے یہ دعا کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اس کو دہرا۔" اس نے دہرایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "پھر دہرا۔" اس نے دہرایا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "کھڑا ہوجا' اللہ نے تجھے بخش دیا۔" اسے حاکم نے روایت کیا ہے۔

۱- عدة الحصن والحصين ، رقم الحديث ٢٤٦

ذِکْرُ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ

اللہ تعالیٰ کا ذکر

۲۰۴ اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے کی فضیلت۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰی : اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ وَاَنَا مَعَهُ اِذَا ذَكَرَنِیْ فَاِنْ ذَكَرَنِیْ فِیْ نَفْسِهٖ ذَكَرْتُهُ فِیْ نَفْسِیْ وَاِنْ ذَكَرَنِیْ فِیْ مَلَاٍ ذَكَرْتُهُ فِیْ مَلَاٍ خَيْرٍ مِنْهُمْ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (۱)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "میں بندے کے گمان کے مطابق اس سے سلوک کرتا ہوں جب بندہ مجھے یاد کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔ پس اگر وہ اپنے دل میں مجھے یاد کرتا ہے تو میں بھی اسے اپنے دل میں یاد کرتا ہوں اگر وہ جماعت میں میرا ذکر کرتا ہے تو میں بھی اس کا جماعت میں ذکر کرتا ہوں جو ان (یعنی بندوں) کی جماعت سے بہتر ہے۔" اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ وَاَبِیْ سَعِيْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَا : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَقْعُدُ قَوْمٌ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا حَفَّتْهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَنَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيْمَنْ عِنْدَهٗ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۲)

حضرت ابوہریرہ اور حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جب کچھ لوگ اللہ کو یاد کرنے کے لئے بیٹھتے ہیں تو فرشتے انہیں (چاروں طرف سے) گھیر لیتے ہیں (اللہ کی) رحمت انہیں ڈھانپ لیتی ہے۔ ان پر سکینت نازل ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ ان کا ذکر فرشتوں میں کرتے ہیں۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

۱۔ اللؤلؤ والمرجان ، الجزء الثانی ، رقم الحدیث ۱۷۲۱

۲۔ کتاب الذکر والدعا والتوبۃ ، باب فضل الاجتماع علی تلاوۃ القرآن و علی الذکر

مسئلہ ۲۰۵ اللہ کو یاد کرنے والا زندہ اور اللہ کی یاد سے غافل انسان' مردہ ہے۔

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَثَلُ الَّذِیْ یَذْکُرُ رَبَّہٗ وَالَّذِیْ لاَ یَذْکُرُ مَثَلُ الْحَیِّ وَالْمَیِّتِ . مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ (۱)

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اللہ کو یاد کرنے اور نہ کرنے والے کی مثال زندہ اور مردہ کی سی ہے۔" اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۰۶ جس مجلس میں اللہ کا ذکر نہ کیا جائے وہ مجلس قیامت کے دن باعث حسرت ہوگی۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِسًا لَمْ یَذْکُرُوا اللّٰہَ فِیْہِ وَلَمْ یُصَلُّوْا عَلٰی نَبِیِّھِمْ اِلاَّ کَانَ عَلَیْھِمْ تِرَۃً فَاِنْ شَاءَ عَذَّبَھُمْ وَاِنْ شَاءَ غَفَرَلَھُمْ . رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ (۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اگر لوگ کسی ایسی مجلس میں بیٹھیں جس میں نہ اللہ کو یاد کریں نہ اپنے نبی ﷺ پر درود بھیجیں تو وہ مجلس (قیامت کے دن) ان کے لئے باعث حسرت ہوگی۔ اگر اللہ چاہے گا تو انہیں سزا دے گا اگر چاہے گا تو معاف کردے گا۔" اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۰۷ اللہ کے ننانوے نام یاد کرنے والا جنتی ہے۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِنَّ لِلّٰہِ تَعَالٰی تِسْعَۃً وَّتِسْعِیْنَ اِسْمًا مِائَۃً اِلاَّ وَاحِدًا مَنْ اَحْصَاھَا دَخَلَ الْجَنَّۃَ . مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ (۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں جس نے یاد کئے وہ جنت میں داخل ہوا۔" اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۰۸ درج ذیل کلمات رسول اللہ ﷺ کو دنیا کی ہر چیز سے زیادہ محبوب تھے۔

۱۔ مختصر صحیح بخاری ، للزبیدی ، رقم الحدیث ۲۰۸۹
۲۔ صحیح سنن الترمذی ، للالبانی ، الجزء الثالث ، رقم الحدیث ۲۶۹۱
۳۔ اللؤلؤ والمرجان ، الجزء الثانی ، رقم الحدیث ۱۷۱٤

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَاَنْ اَقُوْلَ ((سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَیْهِ الشَّمْسُ)) . رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ((اللہ پاک ہے' حمد اللہ کے لائق ہے اللہ کے سوا کوئی الٰہ نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے۔)) کہنا مجھے ہر اس چیز سے محبوب ہے جس پر سورج طلوع ہوتا ہے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۰۹ درج ذیل تسبیح پڑھنے والے کے لئے جنت میں کھجور کا درخت لگایا جاتا ہے۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ قَالَ ((سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِهِ)) غُرِسَتْ لَهُ نَخْلَةٌ فِی الْجَنَّةِ . رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ (۲) (صحیح)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس نے ((عظمت والا اللہ اپنی حمد کے ساتھ پاک ہے۔)) کہا' اس کے لئے جنت میں کھجور کا ایک درخت لگایا جاتا ہے۔" اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۱۰ درج ذیل دو کلمات اللہ تعالیٰ کو بہت محبوب ہیں۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَلِمَتَانِ خَفِیْفَتَانِ عَلَی اللِّسَانِ ثَقِیْلَتَانِ فِی الْمِیْزَانِ حَبِیْبَتَانِ اِلَی الرَّحْمٰنِ ((سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ)) . مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ (۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "دو کلمے ایسے ہیں۔ جو زبان سے ادا کرنے میں بڑے آسان ہیں لیکن میزان میں ان کا وزن بہت زیادہ ہے اللہ تعالیٰ کو بہت زیادہ پسند ہے (وہ یہ ہیں) ((اللہ اپنی حمد کے ساتھ (ہر خطا سے) پاک ہے' عظمت والا اللہ پاک ہے۔)) اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

۱۔ کتاب الذکر والدعا والتوبة ، باب فضل التهلیل والتسبیح
۲۔ صحیح سنن الترمذی ، للالبانی ، الجزء الثالث ، رقم الحدیث ۲۷۵۷
۳۔ اللؤلؤ والمرجان ، الجزء الثانی رقم الحدیث ۱۷۲۷

مسئلہ ۲۱۱ گناہ مٹانے والے کلمات یہ ہیں۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ مَرَّ عَلٰی شَجَرَۃٍ یَّابِسَۃِ الْوَرَقِ فَضَرَبَہَا بِعَصَاہُ فَتَنَاثَرَ الْوَرَقُ ، فَقَالَ ((اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسُبْحَانَ اللّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ)) تَسَاقِطُ ذُنُوْبَ الْعَبْدِ کَمَا یَتَسَاقَطُ وَرَقُ ھٰذِہِ الشَّجَرَۃِ ۔ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ (۱)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک خشک پتوں والے درخت کے پاس سے گزرے تو اسے اپنی لاٹھی سے مارا، تو اس سے پتے (ٹوٹ کر) بکھر گئے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ((حمد اللہ کے لئے ہے، اللہ پاک ہے، اللہ کے سوا کوئی الٰہ نہیں، اللہ سب سے بڑا ہے۔)) کہنا اسی طرح گناہوں کو مٹا دیتا ہے جس طرح (لاٹھی مارنے سے) اس درخت کے (خشک) پتے جھڑتے ہیں۔ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۱۲ "لا الٰہ الا اللہ" ساتوں زمین و آسمان اور ان میں موجود تمام چیزوں سے بھاری ہے۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَفْضَلُ الذِّکْرِ ((لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَفْضَلُ الدُّعَاءِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ)) ۔ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ (۲) (صحیح)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ((بہترین ذکر لا الٰہ الا اللہ اور بہترین پکار الحمد للہ ہے۔)) اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۱۳ جنت کے خزانے سے دیا گیا کلمہ یہ ہے۔

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَلَا اَدُلُّکَ عَلٰی کَنْزٍ مِنْ کُنُوْزِ الْجَنَّۃِ ؟ قُلْتُ : بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ! قَالَ ((لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ)) ۔ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ (۳) (صحیح)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "کیا میں تجھے جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانے کے بارے میں آگاہ نہ کروں؟" میں نے عرض کیا "یا رسول اللہ ! ضرور آگاہ

۱۔ مشکوۃ المصابیح ، للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحدیث ۲۳۱۸
۲۔ صحیح سنن الترمذی ، للالبانی ، الجزء الثالث ، رقم الحدیث ۲۶۹۴
۳۔ صحیح سنن ابن ماجۃ ، للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحدیث ۳۰۸۳

فرمایئے۔" آپ ﷺ نے فرمایا ((لا حول ولا قوۃ الا باللہ ترجمہ ۔ نیکی کرنے اور برائی سے بچنے کی طاقت اللہ کی توفیق کے بغیر نہیں۔)) اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۱۴ انگلیوں پر تسبیحات گننا مسنون ہے۔

عَنْ يُسَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا كَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ قَالَتْ : قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَيْكُنَّ بِالتَّسْبِيْحِ وَالتَّهْلِيْلِ وَالتَّقْدِيْسِ وَاعْقِدْنَ بِالْاَنَامِلِ فَاِنَّهُنَّ مَسْئُوْلَاتٌ مُسْتَنْطِقَاتٌ وَلَا تَغْفُلْنَ فَتَنْسَيْنَ الرَّحْمَةَ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ (۱)

حضرت یسیرہ رضی اللہ عنہا جو مہاجرہ خاتون ہیں کہتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے ہمیں فرمایا ((سبحان اللہ ' لا الہ الا اللہ اور سبحان الملک القدوس)) کہنا اپنے اوپر لازم کر لو اور انگلیوں پر گنا کرو کیونکہ (قیامت کے دن) وہ سوال کی جائیں اور بلوائی جائیں گی۔ یہ تسبیحات پڑھنے سے غافل نہ ہونا ورنہ رحمت سے محروم رہ جاؤ گی۔" اسے ترمذی اور ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۱۵ ایک مرتبہ "الحمد للہ" کہنا ترازو کو نیکیوں سے بھر دیتا ہے۔

مسئلہ ۲۱۶ ایک مرتبہ "سبحان اللہ ' والحمد للہ" کہنا زمین و آسمان کے درمیان ساری جگہ کو نیکیوں سے بھر دیتا ہے۔

عَنْ اَبِيْ مَالِكِ نِ الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الْاِيْمَانِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَأُ الْمِيْزَانَ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَآنِ اَوْ تَمْلَأُ مَا بَيْنَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَالصَّلَاةُ نُوْرٌ وَالصَّدَقَةُ بُرْهَانٌ وَالصَّبْرُ ضِيَاءٌ وَالْقُرْاٰنُ حُجَّةٌ لَكَ اَوْ عَلَيْكَ كُلُّ النَّاسِ يَغْدُوْا فَبَائِعٌ نَفْسَهُ فَمُعْتِقُهَا اَوْ مُوْبِقُهَا . رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۲)

حضرت مالک اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "طہارت آدھا ایمان ہے۔ (ایک مرتبہ) ((الحمد للہ)) کہنا ترازو کو (نیکیوں سے) بھر دیتا ہے اور (ایک مرتبہ) ((سبحان اللہ والحمد للہ)) کہنا زمین و آسمان کے درمیان ساری جگہ کو (نیکیوں سے) بھر دیتا ہے۔ نماز (دنیا و آخرت میں) چہرے کا نور ہے۔ صدقہ روز قیامت (نجات کا) ذریعہ ہے۔ صبر روشنی ہے اور قرآن مجید (روز قیامت) تیرے حق

۱۔ صحیح سنن الترمذی ، للالبانی ، الجزء الثالث ، رقم الحدیث ۲۸۳۵
۲۔ مختصر صحیح مسلم ، للالبانی ، رقم الحدیث ۱۲۰

میں یا تیرے خلاف گواہی دے گا۔ ہر آدمی صبح اٹھتا ہے تو اس کی جان گروی ہوتی ہے جسے یا تو (نیکی کر کے) آزاد کرا لیتا ہے یا (گناہ کر کے) ہلاک کرتا ہے۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

أَلْاَدْعِيَةُ الْمُتَفَرِّقَةُ

متفرق دعائیں

مسئلہ ۲۱۷ دعا استخارہ (دو یا دو سے زیادہ جائز کاموں میں سے ایک کا انتخاب کرنے کے لئے یکسوئی اور اطمینان حاصل کرنے کی خاطر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگنا) یہ ہے۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یُعَلِّمُنَا الْاِسْتِخَارَۃَ فِیْ الْاُمُوْرِ کُلِّھَا کَمَا یُعَلِّمُنَا السُّوْرَۃَ مِنَ الْقُرْاٰنِ یَقُوْلُ : اِذَا ھَمَّ اَحَدُکُمْ بِالْاَمْرِ فَلْیَرْکَعْ رَکْعَتَیْنِ مِنْ غَیْرِ الْفَرِیْضَۃِ ثُمَّ لِیَقُلْ ((اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ وَاَسْتَقْدِرُکَ بِقُدْرَتِکَ وَأَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّکَ تَقْدِرُ وَلاَ اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلاَ اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلاَّمُ الْغُیُوْبِ اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَۃِ اَمْرِیْ اَوْ قَالَ فِیْ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَآجِلِہٖ فَاقْدُرْہُ لِیْ وَاِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَۃِ اَمْرِیْ اَوْقَالَ فِیْ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَآجِلِہٖ فَاصْرِفْہُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْہُ وَاقْدُرْلِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ کَانَ ثُمَّ رَضِّنِیْ)) وَیُسَمِّیْ حَاجَتَہٗ . رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ (۱)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں تمام کاموں کے لئے اسی طرح دعائے استخارہ سکھاتے جس طرح قرآن پاک کی کوئی سورۃ سکھاتے تھے۔ آپ ﷺ ارشاد فرماتے "جب کوئی آدمی کسی کام کا ارادہ کرے تو دو رکعت نفل ادا کرے پھر یہ دعا مانگے ((یا اللہ ! میں تیرے علم کی بدولت بھلائی چاہتا ہوں تیری قدرت کی برکت سے (اپنا کام کرنے کی) طاقت مانگتا ہوں تجھ سے تیرے

۱۔ مختصر صحیح بخاری ، للزبیدی ، رقم الحدیث ۶۱۴

فضل عظیم کا سوال کرتا ہوں۔ یقیناً تو قدرت رکھتا ہے میں قدرت نہیں رکھتا تو جانتا ہے میں نہیں جانتا۔ اور تو ہی غیب کا جاننے والا ہے۔ یااللہ ! تیرے علم کے مطابق اگر یہ کام میرے حق میں دینی اور دنیاوی معاملات اور انجام کے لحاظ سے بہتر ہے یا آپ ﷺ نے فرمایا جلد یا دیر میرے حق میں بہتر ہے تو اسے میرا مقدر بنادے اس کا حصول میرے لئے آسان فرمادے اور اسے میرے لئے بابرکت بنادے اگر تیرے علم کے مطابق یہ کام میرے لئے دینی اور دنیاوی معاملات اور انجام کے لحاظ سے نقصان دہ ہے یا آپ ﷺ نے فرمایا جلد یا بدیر میرے لئے نقصان دہ ہے تو اسے مجھ سے دور کردے اور میری سوچ اس طرف سے پھیردے اور جہاں کہیں سے ممکن ہو بھلائی میرا مقدر بنادے اور مجھے اس پر مطمئن کردے۔)) آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ دعا مانگنے والا ھذا الامر کی جگہ اپنی ضرورت کا نام لے۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۱۸ ادائیگی قرض کے لئے درج ذیل دعا مانگنی چاہئے۔

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ جَاءَهُ مُكَاتَبٌ فَقَالَ إِنِّي قَدْ عَجَزْتُ عَنْ كِتَابَتِي فَأَعِنِّي قَالَ أَلَا أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ عَلَّمَنِيهِنَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ؟ لَوْ كَانَ عَلَيْكَ مِثْلُ جَبَلِ ثَبِيرٍ دَيْنًا أَدَّاهُ اللّٰهُ عَنْكَ، قَالَ : قُلْ ((اَللّٰهُمَّ اكْفِنِي بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَأَغْنِنِي بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ)) . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (۱) (حسن)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک مکاتب (وہ غلام جس نے آزادی حاصل کرنے کے لئے مالک سے معاہدہ کر رکھا ہو) حاضر ہوا اور عرض کیا (معاہدہ کے مطابق میں اپنی آزادی کے لئے) رقم ادا کرنے سے عاجز ہوں۔ میری مدد فرمایئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا "کیا میں تمہیں وہ دعا نہ سکھا دوں جو مجھے رسول اللہ ﷺ نے سکھلائی۔ اگر پہاڑ کے برابر بھی تجھ پر قرض ہوگا تو اللہ تعالیٰ اتار دے گا" کہو ((یااللہ ! رزق حلال سے میری ساری ضرورتیں پوری فرما اور حرام سے بچا نیز اپنے فضل و کرم سے مجھے اپنی ذات کے علاوہ ہر ایک سے بے نیاز کردے۔)) اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت دوسری دعا مسئلہ نمبر ۱۶۸ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ ۲۱۹ بازار میں داخل ہونے کی دعا۔

۱۔ صحیح سنن الترمذی ، للالبانی ، الجزء الثالث ، رقم الحدیث ۲۸۲۲

عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا دَخَلَ السُّوْقَ قَالَ ((بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ خَيْرَ هٰذِهِ السُّوْقِ وَخَيْرَ مَا فِيْهَا وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّمَا فِيْهَا اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنْ أَنْ أُصِيْبَ فِيْهَا صَفْقَةً خَاسِرَةً)) . رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ (۱)

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب بازار میں داخل ہوتے تو فرماتے ((اللہ کے نام سے (میں بازار میں داخل ہوتا ہوں) یا اللہ ! میں تجھ سے اس بازار کی اور جو کچھ اس بازار میں ہے' اس کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور اس بازار کے شر سے اور جو کچھ بازار میں ہے اس کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں ۔ یااللہ ! میں اس بات سے تیری پناہ مانگتا ہوں کہ اس بازار میں کوئی گھاٹے کا سودا پاؤں۔)) اسے بیہقی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۲۰ مرغ کی آواز سن کر اللہ کا فضل اور گدھے کی آواز سن کر اللہ کی پناہ مانگنی چاہئے۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِذَا سَمِعْتُمْ صِيَاحَ الدِّيْكَةِ فَسْئَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهِ فَإِنَّهَا رَأَتْ مَلَكًا وَإِذَا سَمِعْتُمْ نَهِيْقَ الْحِمَارِ فَتَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ فَإِنَّهُ رَأَى شَيْطَانًا . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جب تم مرغ کی آواز سنو تو اللہ کا فضل مانگو۔ کیونکہ وہ (اس وقت) فرشتے کو دیکھتا ہے اور جب تم گدھے کی آواز سنو تو شیطان مردود سے اللہ کی پناہ مانگو کیونکہ وہ (اس وقت) شیطان کو دیکھتا ہے۔" اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۲۱ کتے کے بھونکنے پر بھی اللہ کی پناہ مانگنی چاہئے۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا سَمِعْتُمْ نُبَاحَ الْكِلَابِ وَنَهِيْقَ الْحُمُرِ بِاللَّيْلِ فَتَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ فَإِنَّهُنَّ يَرَيْنَ مَالَا تَرَوْنَ. رَوَاهُ أَبُوْدَاؤُدَ (۳) (صحیح)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جب تم رات کے وقت کتے کو بھونکتا اور گدھے کی آواز سنو تو اللہ کی پناہ مانگو کیونکہ (رات کے وقت کتے اور گدھے) وہ چیزیں دیکھتے

۱- مشکوۃ المصابیح ، للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحدیث ۲۴۵۶
۲- اللؤلؤ والمرجان ، للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحدیث ۱۷۴۰
۳- صحیح سنن ابی داؤد ، للالبانی ، الجزء الثالث ، رقم الحدیث ۴۲۵۶

ہیں جو تم نہیں دیکھتے۔" اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۲۲ بارش طلب کرنے کی دعا درج ذیل ہے۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ ﷺ اِذَا اسْتَسْقٰی قَالَ ((اَللّٰهُمَّ اسْقِ عِبَادَكَ وَبَهَائِمَكَ وَانْشُرْ رَحْمَتَكَ وَاَحْیِ بَلَدَكَ الْمَیِّتَ)). رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ (۱) (حسن)

حضرت عمرو اپنے باپ شعیب سے، شعیب اپنے دادا (عبداللہ بن عمرو بن عاص) رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ بارش کے لئے یہ دعا فرماتے تھے ((الٰہی ! اپنے بندوں اور چوپایوں کو پانی پلا۔ اپنی رحمت عام فرما دے اور مردہ زمین کو ہرا بھرا کردے۔)) اسے مالک اور ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۲۳ بارش ہوتے ہوئے یہ دعا مانگنی چاہئے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَانَ اِذَا رَاَی الْمَطَرَ قَالَ ((اَللّٰهُمَّ صَیِّبًا نَافِعًا)) . مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ (۲)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ جب بارش ہوتی دیکھتے تو فرماتے ((یااللہ ! فائدہ پہنچانے والی بارش برسا۔)) اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۲۴ کثرت باران کے نقصان سے محفوظ رہنے کی دعا۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ رَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَدَیْهِ ثُمَّ قَالَ ((اَللّٰهُمَّ حَوَالَیْنَا وَلَاعَلَیْنَا اَللّٰهُمَّ عَلَی الْاٰکَامِ وَالظِّرَابِ وَبُطُوْنِ الْاَوْدِیَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ)) . مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ (۳)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ (کثرت باران کے نقصان سے محفوظ رہنے کے لئے) ہاتھ اٹھاتے پھر دعا فرماتے ((یااللہ ! ہم پر نہیں بلکہ ہمارے اردگرد علاقوں پر برسا، میرے اللہ ! ٹیوں، ٹیلوں، ندی نالوں اور درخت اگنے کی جگہوں پر بارش برسا۔)) اسے بخاری

۱- صحیح سنن ابی داؤد ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحدیث ۱۰۴۳
۲- مختصر صحیح بخاری ، للزبیدی ، رقم الحدیث ۵۵۶ ۳- مختصر صحیح بخاری ، للزبیدی ، رقم الحدیث ۵۵۲

اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۲۵ تیز آندھی اور طوفان وغیرہ کو دیکھ کر یہ دعا مانگنی چاہئے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِیِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ : کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ إِذَا عَصَفَتِ الرِّیْحُ قَالَ ((**اَللّٰهُمَّ إِنِّی أَسْئَلُكَ خَیْرَهَا وَخَیْرَ مَا فِیْهَا وَخَیْرَ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا وَ شَرِّ مَا فِیْهَا وَشَرِّمَا أُرْسِلَتْ بِهِ**)) . رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ کہتی ہیں کہ تیز آندھی چلنے پر نبی اکرم ﷺ یہ دعا فرماتے ((یا اللہ ! میں تجھ سے اس آندھی کی بھلائی اور جو کچھ اس میں ہے اس کی بھلائی اور (جس) حکم کے ساتھ یہ بھیجی گئی ہے اس کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور اس آندھی کے شر سے اور جو کچھ اس میں ہے اس کے شر سے اور جس (حکم) کے ساتھ یہ بھیجی گئی ہے۔ اس کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔)) اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۲۶ نو مسلم کو اسلام قبول کرنے کے بعد یہ دعا مانگنی چاہئے۔

عَنْ أَبِیْ مَالِكٍ نِ الْأَشْجَعِیِّ عَنْ أَبِیْهِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ قَالَ : کَانَ رَجُلٌ إِذَا أَسْلَمَ عَلَّمَهُ النَّبِیُّ ﷺ الصَّلَاةَ ثُمَّ أَمَرَهُ أَنْ یَّدْعُوَ بِهٰؤُلَاءِ الْکَلِمَاتِ ((**اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاهْدِنِیْ وَعَافِنِیْ وَارْزُقْنِیْ**)) . رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۲)

حضرت ابو مالک اشجعی اپنے والد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب کوئی شخص اسلام قبول کرتا تو نبی ﷺ (پہلے) اسے نماز سکھاتے پھر اسے یہ دعا پڑھنے کا حکم فرماتے ((یا اللہ ! مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرما مجھے ہدایت دے عافیت عطا فرما اور رزق سے نواز۔)) اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۲۷ نیا کپڑا پہننے کی دعا یہ ہے۔

عَنْ أَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ قَالَ : کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ إِذَا اسْتَجَدَّ ثَوْبًا سَمَّاهُ بِاسْمِهِ إِمَّا قَمِیْصًا أَوْ عِمَامَةً أَوْ رِدَاءً ثُمَّ یَقُوْلُ ((**اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ کَسَوْتَنِیْهِ أَسْئَلُكَ خَیْرَهُ وَ خَیْرَ مَا صُنِعَ لَهُ وَ أَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهِ وَ شَرِّ مَا صُنِعَ لَهُ**)).

۱- مختصر صحیح مسلم ، للالبانی ، رقم الحدیث ۴۴۹

۲- کتاب الذکر و الدعا والتوبة والاستغفار ، باب فضل التهلیل والتسبیح والدعا

رَوَاهُ أَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ (۱) (صحيح)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ جب نیا کپڑا پہنتے خواہ کرتا' پگڑی یا چادر اس کا نام لے کر یہ دعا فرماتے ((یا اللہ ! ہر طرح کی تعریف تیرے ہی لئے ہے کہ تو نے ہی مجھے یہ کپڑا پہنایا ہے میں تجھ سے اس کپڑے کی اور جس شخص کے لئے بنایا گیا ہے اس کی خیر و برکت کا سوال کرتا ہوں اور اس کپڑے کے شر اور جس (شخص) کے لئے یہ بنایا گیا ہے اس کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔)) اسے ابو داؤد اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۲۸ نیا پھل دیکھ کر یہ دعا پڑھنی چاہئے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُؤْتٰى بِاَوَّلِ الثَّمَرِ فَيَقُـوْلُ ((اَللّٰهُمَّ بَارِكْ فِیْ مَدِيْنَتِنَا وَفِیْ ثِمَارِنَا وَفِیْ مُدِّنَا فِیْ صَاعِهَا بَرَكَةً مَعَ بَرَكَةٍ)) ثُمَّ يُعْطِيْهِ اَصْغَرَ مَنْ يَحْضُرُهُ مِنَ الْوِلْدَانِ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس نیا پھل لایا جاتا تو آپ ﷺ فرماتے ((یا اللہ ! ہمارے شہر' ہمارے پھل' ہمارے مد اور صاع (وزن کے پیمانے) میں برکت عطا فرما برکت پر برکت۔)) پھر آپ ﷺ وہ پھل مجلس میں موجود سب سے چھوٹے بچے کو دے دیتے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۲۹ غصہ دور کرنے کے لئے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھنا چاہئے۔

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ رَجُلاً مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِیِّ ﷺ فَغَضِبَ اَحَدُهُمَا فَاشْتَدَّ غَضَبُهُ حَتّٰى انْتَفَخَ وَجْهُهُ وَتَغَيَّرَ فَقَـالَ النَّبِیُّ ﷺ اِنِّیْ لَاَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْقَالَهَا لَذَهَبَ عَنْهُ الَّذِیْ يَجِدُ فَانْطَلَقَ اِلَيْهِ الرَّجُلُ فَـاَخْبَرَهُ بِقَوْلِ النَّبِیِّ وَقَالَ : تَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ فَقَالَ اَتَرٰى بِیْ بَاسٌ اَمَجْنُوْنٌ اَنَا اذْهَـبْ . رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ (۳)

صحابی رسول حضرت سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس دو آدمی گالم گلوچ

۱- صحيح سنن الترمذي ، للالباني ، الجزء الثاني ، رقم الحديث ۱۴۴۶
۲- كتاب الحج ، باب فضل المدينة و دعا النبي فيها بالبركة
۳- كتاب الادب ، باب ما ينهى من السباب واللعن ، رقم الحديث ۴۴

کرنے لگے۔ ان میں سے ایک اس قدر غصے میں تھے کہ اس کا منہ پھول گیا اور چہرے کا رنگ بدل گیا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں اگر یہ کہے تو اس کا سارا غصہ چلا جائے۔" ایک شخص یہ سن کر اس کے پاس گیا اور اسے نبی ﷺ کے ارشاد سے آگاہ کر کے کہا ((شیطان مردود سے اللہ کی پناہ مانگو۔)) اس (جھگڑالو آدمی) نے جواب دیا "کیا تم میرے اندر کوئی خرابی محسوس کرتے ہو یا میں دیوانہ ہوں (یہاں سے) چلے جاؤ۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۳۰ چھینک لینے والے کو "الحمد للہ" اور سننے والے کو "یرحمکم اللہ" کہنا چاہئے۔

عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ)) وَلْيَقُلْ لَهُ أَخُوْهُ أَوْصَاحِبُهُ ((يَرْحَمُكَ اللّٰهُ)) فَإِذَا قَالَ لَهُ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ فَلْيَقُلْ ((يَهْدِيْكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ)) . رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جب تم میں سے کوئی آدمی چھینک لے تو اسے ((حمد اللہ ہی کے لئے ہے۔)) کہنا چاہئے اور اس کے (سننے والے) بھائی یا ساتھی کو ((اللہ تجھ پر رحم فرمائے)) کہنا چاہئے اور جب وہ (سننے والا) یرحمک اللہ کہے تو چھینک لینے والے کو ((اللہ تمہیں ہدایت دے اور تمہارا حال درست کرے۔)) کہنا چاہئے۔" اس بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۳۱ غیر مسلم کی چھینک پر صرف یھدیکم اللہ ویصلح بالکم کہنا چاہئے۔

عَنْ أَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ الْيَهُوْدُ يَتَعَاطَسُوْنَ عِنْدَ النَّبِیِّ ﷺ يَرْجُوْنَ أَنْ يَقُوْلَ لَهُمْ يَرْحَمُكُمُ اللّٰهُ فَيَقُوْلُ يَهْدِيْكُمُ اللّٰهُ وَ يُصْلِحُ بَالَكُمْ . رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ (۲) (صحیح)

حضرت ابی موسی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ یہودی نبی اکرم ﷺ کے پاس چھینک لیتے اور امید کرتے کہ نبی اکرم ﷺ ان کے لئے "اللہ تم پر رحم فرمائے" کہیں، لیکن آپ ﷺ ان کے لئے "اللہ تمہیں ہدایت دے اور تمہارے حال کی اصلاح کرے۔" کہتے۔" اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

۱۔ كتاب الادب ، باب إذا عطس كيف يشمت ، رقم الحديث ۱۲۶
۲۔ صحيح سنن الترمذی ، للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحديث ۲۲۰۱

مسئلہ ٢٣٢ غیر مسلم کے سلام کے جواب میں صرف "وعلیکم" کہنا چاہئے۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ **اِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ اَهْلُ الْكِتٰبِ فَقُوْلُوْا ((وَعَلَيْكُمْ))** . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (١)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جب اہل کتاب تم کو سلام کہیں تو ان کے جواب میں وعلیکم کہا کرو۔" اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ٢٣٣ غیر مسلم اور مسلم افراد پر مشتمل مجلس میں موجود مسلمانوں کو اجتماعی سلام کہنا جائز ہے۔

عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَرَّ بِمَجْلِسٍ فِيْهِ اَخْلَاطٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُشْرِكِيْنَ عَبَدَةِ الْاَوْثَانِ وَ الْيَهُوْدِ **فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ** . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (٢)

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا گزر ایک ایسی مجلس پر ہوا جس میں مسلمان، مشرک، بت پرست اور یہودی سب شامل تھے۔ آپ ﷺ نے ان (مسلمانوں) کو سلام کیا۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ٢٣٤ افضل سلام السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ و مغفرتہ کہنا ہے۔

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَرَدَّ عَلَيْهِ ثُمَّ جَلَسَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ **عَشْرٌ** ، ثُمَّ جَاءَ آخَرُ ، فَقَالَ : اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ فَرَدَّ عَلَيْهِ فَجَلَسَ ، فَقَالَ: **عِشْرُوْنَ** ، ثُمَّ جَاءَ آخَرُ فَقَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ فَرَدَّ عَلَيْهِ فَجَلَسَ فَقَالَ : **ثَلَاثُوْنَ** رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ اَبُوْدَاوُدَ (٣) (صحیح)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا "السلام علیکم" آپ ﷺ نے اسے جواب دیا تو وہ بیٹھ گیا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "دس نیکیاں۔" پھر دوسرا آدمی آیا تو اس نے کہا "السلام علیکم ورحمۃ اللہ" آپ ﷺ نے

١ - اللؤلؤ والمرجان ، الجزء الثانی ، رقم الحدیث ١٣٩٨
٢ - صحیح بخاری ، کتاب الاستئذان ، باب التسلیم فی مجلس فیه اخلاط من المسلمین والمشرکین ، رقم الحدیث ١٤٨
٣ - صحیح سنن الترمذی ، للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحدیث ٢١٦٣

اسے جواب دیا اور وہ بیٹھ گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا "بیس نیکیاں۔" پھر تیسرا آدمی آیا' تو اس نے کہا "السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته" آپ نے اسے جواب دیا اور وہ بیٹھ گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا "تیس نیکیاں۔" اسے ترمذی اور ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ٢٣٥ شیشہ دیکھ کر یہ دعا پڑھنی چاہئے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللهُ عَنْهَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا نَظَرَ فِي الْمِرْآةِ قَالَ ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اَللّٰهُمَّ كَمَا حَسَّنْتَ خَلْقِي فَحَسِّنْ خُلُقِي)) . رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ (١) (صحیح)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب شیشہ دیکھتے تو فرماتے ((تعریف اللہ ہی کے لئے ہے۔ یا اللہ ! جس طرح تو نے میری اچھی صورت بنائی ہے' اسی طرح میرا اخلاق بھی اچھا کر دے۔)) اسے بیہقی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ٢٣٦ سجدہ تلاوت کی دعا یہ ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُوْلُ فِي سُجُوْدِ الْقُرْآنِ بِاللَّيْلِ ((سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ وَصَوَّرَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ بِحَوْلِهِ وَقُوَّتِهِ)) . رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ (٢) (صحیح)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ کہتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ رات کے وقت جب سجدہ تلاوت کرتے تو فرماتے ((میرے چہرے نے اس ہستی کو سجدہ کیا جس نے اسے پیدا کیا۔ اور اپنی طاقت و قدرت سے اس میں کان اور آنکھیں بنائیں۔)) اسے ابو داؤد' ترمذی اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

♣

١- ارواء الغليل ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحديث ٧٤
٢- صحيح سنن الترمذی ، للالبانی ، الجزء الثالث ، رقم الحديث ٢٧٢٣

اَلْأَدْعِيَةُ وَالْأَوْرَادُ غَيْرُ الْمَاثُوْرَةِ

غیر مسنون دعائیں اور وظیفے

مسئلہ ۲۳۷ درج ذیل اوراد و وظائف اور ادعیہ و اذکار سنت رسول ﷺ یا آثار صحابہ رضی اللہ عنہم سے ثابت نہیں۔

1. ناپاک جسم، کپڑے یا برتن کو پاک کرنے کے لئے دھونے کے دوران یا بعد میں کلمہ شہادت پڑھنا۔
2. غسل جنابت یا غسل حیض کے دوران (یا بعد) میں کلمہ شہادت یا ایمان کی صفات وغیرہ پڑھنا۔
3. وضو کرتے وقت ہر عضو کی الگ الگ دعا مانگنا۔
4. اذان سے قبل درود شریف پڑھنا
5. نماز کی نیت کے الفاظ ادا کرنا
6. فرض نماز کے بعد اجتماعی دعا کا ہمیشہ اہتمام کرنا
7. فرض نماز کے بعد بلند آواز سے اجتماعی ذکر کرنا
8. نماز جمعہ کے بعد سو مرتبہ "قُلْ هُوَ اللّٰهُ" کا اہتمام کرنا
9. نماز جمعہ کے بعد ایک دوسرے کو "تَقَبَّلَ اللّٰهُ مِنَّا وَمِنْكُمْ" کہنا۔
10. نماز جمعہ کے بعد کھڑے ہو کر بلند آواز سے اجتماعی درود شریف پڑھنا۔
11. جمعہ کے دونوں خطبوں کے درمیان ۳ مرتبہ بلند آواز سے اجتماعی درود شریف پڑھنا۔
12. عید کے دونوں خطبے تکبیر سے شروع کرنا۔
13. نماز جنازہ سے قبل اذان دینا۔
14. نماز جنازہ کے بعد صف میں بیٹھ کر دعا کرنا۔
15. روزہ رکھنے کی نیت کے الفاظ ادا کرنا۔
16. شہر میں داخل ہونے کی مسنون دعا کے علاوہ مکہ یا مدینہ میں داخل ہوتے وقت دوسری دعائیں مانگنا۔
17. طواف کرنے کی نیت کے الفاظ ادا کرنا۔
18. طواف کے ہر چکر میں الگ الگ مروجہ دعاؤں کا اہتمام کرنا۔

۱۹ سعی کی نیت کے الفاظ ادا کرنا۔
۲۰ سعی کے ہر چکر میں الگ الگ مروجہ دعاؤں کا اہتمام کرنا۔
۲۱ مقام ابراہیم اور مقام ملتزم پر مخصوص مروجہ دعاؤں کا اہتمام کرنا۔
۲۲ مکہ سے رخصت ہوتے ہوئے وداعی دعا مانگنا۔
۲۳ مسجد میں داخل ہونے کی مسنون دعا کے علاوہ مسجد الحرام یا مسجد نبوی میں داخل ہوتے وقت دوسری دعائیں مانگنا۔
۲۴ روضہ رسول پر مسنون درود و سلام کے علاوہ دوسرے طویل و عریض مروجہ درود و سلام پڑھنا۔
۲۵ روضہ رسول پر درود و سلام کے بعد اِشفعنی باللہ 'الامان یارسول اللہ الشفاعہ یارسول اللہ جیسے الفاظ کہنا۔
۲۶ درود و سلام کے بعد ولو انھم اذ ظلموا انفسھم تلاوت کر کے بخشش کی درخواست کرنا۔
۲۷ نزول وحی کی جگہ کھڑے ہو کر ملائکہ پر سلام بھیجنا۔
۲۸ ایصال ثواب کے لئے قرآن خوانی' فاتحہ خوانی' رسم قل' دسواں' چالیسواں کا اہتمام کرنا۔
۲۹ میت دفن کرنے کے بعد سر کی طرف کھڑے ہو کر سورہ فاتحہ اور پاؤں کی طرف سورہ بقرہ کی ابتدائی آیتیں تلاوت کرنا۔
۳۰ میت کو غسل دیتے وقت قرآن پاک کی تلاوت یا ذکر کرنا۔
۳۱ جنازہ لے جاتے ہوئے باواز بلند ذکر کرنا۔
۳۲ بسم اللہ کا قرآن پاک ختم کرنا۔
۳۳ چنوں پر ستر ہزار مرتبہ کلمہ پڑھنا۔
۳۴ ڈیڑھ لاکھ بار آیت کریمہ ختم کرنا۔
۳۵ ۲۷ رجب کو محفل ذکر منعقد کرنا۔
۳۶ ۲۷ رمضان المبارک کی رات (شب قدر) ۷ مرتبہ سورہ ملک پڑھنا۔
۳۷ ۱۵ شعبان کی رات (شب برات) ۳ دفعہ سورہ یاسین اور ۲۱ مرتبہ سورہ بقرہ کا آخری رکوع پڑھنا۔
۳۸ اجتماعی دعا مانگنے سے قبل باواز بلند اجتماعی درود و شریف پڑھنا۔
۳۹ یکم ربیع الاول سے ۱۲ ربیع الاول تک روزانہ بعد نماز عشاء ہزار بار درود شریف پڑھنا۔
۴۰ ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔ ربیع الاول کو بعد نماز عشاء ۱۱۷۷ مرتبہ یا بدیع العجائب کا وظیفہ کرنا۔
۴۱ ماہ صفر کو منحوس سمجھ کر پہلے بدھ کو مغرب اور عشاء کے درمیان محفل ذکر منعقد کرنا۔
۴۲ یکم محرم سے ۱۰ محرم تک روزانہ بعد نماز عشاء سو مرتبہ کلمہ طیبہ کا وظیفہ کرنا۔
۴۳ اوراد عبدالقادر جیلانی کا وظیفہ کرنا۔

۴۴ اسمائے گرامی شیخ عبدالقادر جیلانی (غوث الاعظم) کا وظیفہ کرنا۔

۴۵ قصیدہ غوثیہ
۴۶ ختم شریف کبیر غوثیہ
۴۷ عہد نامہ
۴۸ اوراد الاسبوع
۴۹ چہل کاف
۵۰ مسبعات عشر
۵۱ شش قفل
۵۲ ہفت ہیکل
۵۳ درود و تاج
۵۴ درود تنجینا
۵۵ درود ماہی
۵۶ درود مقدس
۵۷ درود لکھی
۵۸ درود اکبر
۵۹ دعا امن
۶۰ دعا منزل (قرآن مجید کی ہر منزل ختم کرنے کی دعا)
۶۱ دعا ایام بیض مکرم
۶۲ دعا سریانی
۶۳ دعا جمیلہ
۶۴ قدح معظم و مکرم
۶۵ دعا حبیب
۶۶ دعا مستجاب
۶۷ دعا نصف شعبان المعظم
۶۸ دعا حزب البحر
۶۹ دعا عکاشہ
۷۰ دعا گنج العرش

مسئلہ ۲۳۸ صرف اللہ اللہ یا اللہ ھو کا ذکر کرنا یا ضربیں لگانا سنت رسول اور آثار صحابہ سے ثابت نہیں۔

مسئلہ ۲۳۹ ذکر قلبی کو نماز، روزہ، زکوۃ، حج اور تلاوت قرآن سے افضل سمجھنا سنت رسول یا آثار صحابہ سے ثابت نہیں۔

مسئلہ ۲۴۰ اللہ ھو اللہ ھو کی ضربوں سے قلب جاری کرنے کا عمل سنت رسول یا آثار صحابہ سے ثابت نہیں۔

مسئلہ ۲۴۱ اللہ اللہ کے ذکر کی ضربوں سے اللہ کا جسم کے اندر سرایت کرنے کا عقیدہ کتاب و سنت سے ثابت نہیں۔

مسئلہ ۲۴۲ اللہ کا ذکر کرنے کے لئے کسی کامل ولی' بزرگ' غوث یا قطب سے اجازت حاصل کرنا سنت رسول یا آثار صحابہ سے ثابت نہیں۔

مسئلہ ۲۴۳ ذکر کی درج ذیل قسمیں سنت رسول یا آثار صحابہ سے ثابت نہیں۔

○ذکر ○ذکر جہر ○ذکر خفی ○ذکر حبس دم ○ذکر تسبیح ○ذکر روحی ○ذکر قلبی

مسئلہ ۲۴۴ اللہ اللہ کے ذکر کی درج ذیل زکاۃ مقرر کرنا سنت سے ثابت نہیں۔

☆ عام مسلمانوں کے لئے — روزانہ ۵۰۰۰ ضربیں لگانا

☆ امام مسجد کے لئے — روزانہ ۲۵۰۰۰ ضربیں لگانا

☆ غوث یا قطب کے لئے — روزانہ ۷۲۰۰۰ ضربیں لگانا

☆ فقیہ کے لئے — روزانہ سوا لاکھ ضربیں لگانا۔

مسئلہ ۲۴۵ ذاکر قلبی کی روح کا رسول اکرم ﷺ کی محفل[1] میں پہنچنے یا بیت المعمور تک پہنچنے کا عقیدہ کتاب و سنت سے ثابت نہیں

مسئلہ ۲۴۶ ذاکر قلبی کرنے والوں کو رسول اکرم ﷺ کی زیارت کرانے کا دعوی کرنا سنت سے ثابت نہیں۔

مسئلہ ۲۴۷ ذاکر قلبی سے قبر میں منکر نکیر کے سوال نہ کرنے کا عقیدہ کتاب و سنت سے ثابت نہیں

مسئلہ ۲۴۸ ذاکر قلبی کا مرنے کے بعد قبر میں بیٹھ کر اللہ اللہ کرنا اور لوگوں کو فیض پہنچانے کا عقیدہ سنت سے ثابت نہیں

مسئلہ ۲۴۹ ساٹھ سال تک ذاکر قلبی نہ بننے والے کو رسول اکرم ﷺ اپنی امت سے خارج کر دیتے ہیں' یہ عقیدہ کتاب و سنت سے ثابت نہیں۔

۱۔ روزانہ مسجد نبوی میں رسول اکرم ﷺ کا تمام زندہ یا مردہ غوث' قطب' ابدال اور دیگر اولیائے کرام کے ساتھ مجلس قائم کرنا' صحابہ کرام' تابعین' تبع تابعین میں سے کسی کے زمانے میں بھی اس کا ثبوت نہیں ملتا۔